ارشاد باری تعالیٰ

اَلَّذِیۡنَ یُنۡفِقُوۡنَ فِی السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالۡکٰظِمِیۡنَ الۡغَیۡظَ وَالۡعَافِیۡنَ عَنِ النَّاسِ ؕ وَاللّٰہُ یُحِبُّ الۡمُحۡسِنِیۡنَ ۝

(آل عمران:135)

ترجمہ: وہ لوگ جو آسائش میں بھی خرچ کرتے ہیں اور تنگی میں بھی اور غصہ دبا جانے والے اور لوگوں سے درگزر کرنے والے ہیں۔ اور اللہ احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADAR Qadian

جلد 68

شمارہ 36

ایڈیٹر: منصور احمد

نائبین: قریشی محمد فضل اللہ، تنویر احمد ناصر ایم اے

شرح چندہ: سالانہ 700 روپے

بیرونی ممالک: بذریعہ ہوائی ڈاک 50 پاؤنڈ یا 80 ڈالر امریکن یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

5 رمحرم 1441 ہجری قمری ● 5 رتبوک 1398 ہجری شمسی ● 5 ستمبر 2019ء

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر وعافیت ہیں۔

سیّدنا حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 30 راگست 2019 کو مسجد بیت الفتوح، (مورڈن) برطانیہ سے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس خطبہ کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور کی صحت وتندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

میں تمہیں بتلاتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی قدرتوں اور ارادوں کا کوئی احاطہ نہیں کرسکتا، ایسا انسان جو یہ دعویٰ کرے وہ خدا کا منکر ہے

امام فخر الدین رازی کا یہ قول بہت درست ہے کہ جو شخص خدائے تعالیٰ کو عقل کے پیمانہ سے اندازہ کرنے کا ارادہ کرے گا وہ بیوقوف ہے

ارشادات عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

قرآن شریف اور توریت کی تعلیم میں دوسرا فرق

دوسرا فرق یہ ہے کہ توریت نے صرف بنی اسرائیل کو مخاطب کیا ہے اور دوسری قوموں سے کوئی تعلق اور واسطہ ہی نہیں رکھا۔ اور یہی وجہ ہے کہ دلائل و براہین پر اس نے زور نہیں دیا کیونکہ توریت کے زیر نظر کوئی فرقہ دہریہ، فلاسفیہ اور براہمہ کا نہ تھا۔ قرآن نے چونکہ کُل مِلَل اور فرقوں کو زیر نظر رکھ لیا اور تمام ضرورتیں اس تک پہنچ کر ختم ہوگئی تھیں اس لئے قرآن نے عقائد کو بھی اور احکام عملی کو بھی مدلّل کیا۔

چنانچہ قرآن فرماتا ہے قُلۡ لِّلۡمُؤۡمِنِیۡنَ یَغُضُّوۡا مِنۡ اَبۡصَارِہِمۡ وَ یَحۡفَظُوۡا فُرُوۡجَہُمۡ (النور:31) یعنی مومنوں سے کہہ دے کہ کسی کے ستر کو آنکھ پھاڑ کر نہ دیکھیں اور باقی تمام فروج کی بھی حفاظت کریں۔ لازم ہے کہ انسان چشم خوابیدہ ہوتا کہ غیر محرم عورت کو دیکھ کر فتنہ میں نہ پڑے۔ کان بھی فروج میں داخل ہیں جو قصص سن کر فتنہ میں پڑ جاتے ہیں اس لئے عام طور پر فرمایا کہ تمام موریوں کو محفوظ رکھو اور کہا کہ بالکل بند رکھو ذٰلِکَ اَزۡکٰی لَہُمۡ (النور:31) یہ تمہارے لئے بہت ہی بہتر ہے اور یہ طریق اعلیٰ درجہ کی پاکیزگی رکھتا ہے جس کے ہوتے ہوئے بدکاروں میں نہ ہوگے۔

قرآن شریف دلائل و براہین بھی خود ہی بیان کرتا ہے

دیکھو! قرآن نے اسی ایک امر کو جو توریت میں بھی اپنے لفظوں اور اپنے مفہوم پر بیان ہوا۔ کیسا شرح و بسط کے ساتھ اور دلائل اور براہین کے ساتھ مؤکد کرکے بیان فرمایا۔ یہی تو قرآنی اعجاز ہے کہ وہ اپنے پیرو کو کسی دوسرے کا محتاج نہیں ہونے دیتا۔ دلائل اور براہین بھی خود ہی بیان کرکے اسے مستغنی کردیتا ہے۔ قرآن شریف نے دلائل کے ساتھ احکام کو لکھا ہے اور ہر حکم کے جداگانہ دلائل دیئے ہیں۔ غرض یہ دو بڑے فرق ہیں جو توریت اور قرآن میں ہیں۔ اول الذکر میں طریق استدلال نہیں۔ دعویٰ کی دلیل خود تلاش کرنی پڑتی ہے۔ آخر الذکر اپنے دعوے کو ہر قسم کی دلیل سے مدلل کرتا ہے اور پھر پیش کرتا ہے اور خدا کے احکام کو زبردستی نہیں منواتا بلکہ انسان کے منہ سے سرتسلیم خم کرنے کی صدا نکلواتا ہے۔ نہ کسی جبر و اکراہ سے بلکہ اپنے لطیف طریق استدلال سے اور فطری سیادت سے۔ توریت کا مخاطب خاص گروہ ہے اور قرآن کے مخاطب کل لوگ جو قیامت تک پیدا ہوں۔ پھر بتلاؤ کہ توریت اور قرآن کیونکر ایک ہو جائیں اور توریت کے ہونے سے کیونکر ضرورت قرآن نہ پڑے۔ قرآن جب کہتا ہے کہ تُو زنا نہ کر تو کُل بنی نوع انسان اس کا مفہوم ہوتا ہے لیکن جب یہی لفظ توریت بولتی ہے تو اس کا مخاطب اور مشار اِلیہ وہی قوم بنی اسرائیل ہے۔ اس سے بھی محدود اور غیر فصیح کا پتہ لگ سکتا ہے مگر دور اندیش اور خداترس دل ہوتو۔

جسمانی اور روحانی خوارق

توریت اور قرآن میں یہ بھی ایک فرق عظیم ہے کہ قرآن جسمانی اور روحانی خوارق ہر قسم کے اپنے اندر رکھتا ہے۔ مثلاً شق القمر کا معجزہ جسمانی معجزات کی قسم سے ہے۔

قانون قدرت کی تحدید نہیں ہوسکتی

بعض نادان شق القمر کے معجزہ پر قانون قدرت کی آڑ میں چھپ کر اعتراض کرتے ہیں لیکن ان کو اتنا معلوم نہیں کہ خدائے تعالیٰ کی قدرتوں اور قوانین کا احاطہ اور اندازہ نہیں کرسکتے۔ آہ! ایک وقت تو وہ منہ سے خدا بولتے ہیں لیکن دوسرے وقت چہ جائیکہ ان کے دل، ان کی روح خدائے تعالیٰ کی عظیم الشان اور وراء الوریٰ قدرتوں کو دیکھ کر سجدہ میں گر پڑے۔ اسے مطلق بھول جاتے ہیں۔ اگر خدا کی ہستی اور بساط یہی ہے کہ اس کی قدرتیں اور طاقتیں ہمارے ہی خیالات اور اندازہ تک محدود ہیں تو پھر دعا کی کیا ضرورت رہی؟ لیکن نہیں۔ میں تمہیں بتلاتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی قدرتوں اور ارادوں کا کوئی احاطہ نہیں کرسکتا۔ ایسا انسان جو یہ دعویٰ کرے وہ خدا کا منکر ہے۔ لیکن کس قدر واویلا ہے اس نادان پر جو اللہ تعالیٰ کو لامحدود قدرتوں کا مالک سمجھ کر بھی یہ کہے کہ شق القمر کا معجزہ قانون قدرت کے خلاف ہے۔ سمجھ لو کہ ایسا آدمی فکر سلیم اور دور اندیش دل سے بہرہ مند نہیں۔ خوب یاد رکھو کہ کبھی قانون قدرت پر بھروسہ نہ کرلو۔ یعنی کہیں قانون قدرت کی حد نہ ٹھہرالو کہ بس خدا کی خدائی کا سارا راز یہی ہے۔ پھر تو سارا تار و پود کھل گیا۔ نہیں۔ اس قسم کی دلیری اور جسارت نہ کرنی چاہیے جو انسان کو عبودیت کے درجہ سے گرادے جس کا نتیجہ ہلاکت ہے۔ ایسی بیوقوفی اور حماقت کرنا کہ خدا کی قدرتوں کو محصور اور محدود کرنا کسی مومن سے نہیں ہوسکتی۔ امام فخر الدین رازی کا یہ قول بہت درست ہے کہ جو شخص خدائے تعالیٰ کو عقل کے پیمانہ سے اندازہ کرنے کا ارادہ کرے گا وہ بیوقوف ہے۔

(ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 74 تا 76، مطبوعہ 2018 قادیان)

---

125 واں جلسہ سالانہ قادیان

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 125 ویں جلسہ سالانہ قادیان کیلئے 27، 28 اور 29 دسمبر 2019ء (بروز جمعہ، ہفتہ اور اتوار) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ احباب جماعت دعاؤں کے ساتھ اس مبارک جلسہ میں شمولیت کی نیت کرکے تیاری شروع کردیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس للّٰہی جلسہ سے فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ جلسہ سالانہ کی ہر لحاظ سے کامیابی اور بابرکت ہونے نیز سعید روحوں کی ہدایت کا موجب بننے کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔ جزاکم اللہ۔ (ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ قادیان)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

آج پہلی مرتبہ حضور انور سے ملاقات ہوئی ہے، آج مَیں نے خدا کے نمائندہ کو خلیفہ کی صورت میں دیکھا ہے گویا خدا زمین پر اُتر آیا ہے بدھ ازم کی تعلیم اور جماعت احمدیہ مسلمہ کی تعلیم میں بہت یگانگت ہے (نیپال سے تعلق رکھنے والے ایک مہمان)

جماعت احمدیہ جو بھی کام کرتی ہے، اور خاص طور پر جب مقامی لوگوں کو مدعو کرتی ہے تو یہ مواقع بہت خوشی کے موقعے ثابت ہوتے ہیں

(ڈسٹرکٹ کونسلر ایسٹ ہمشائر انتھونی ولیمس صاحب)

حضور انور اتنے عاجز انسان ہیں کہ ہم اس کا تصور بھی نہیں کرسکتے

اردو میں جو لفظ ''نور'' ہے حضور کے اندر نور ہے جو آدمی کو attract کرتا ہے، اُن کے اندر سے انسانیت نکلتی ہے (ایک مہمان)

مَیں پہلی مرتبہ کسی مسجد میں داخل ہوئی ہوں، یہ حقیقی معنوں میں میرے لیے ایک حیرت انگیز تجربہ تھا

مسجد میں داخل ہو کر امن، سکون اور اطمینان کی کیفیت محسوس ہوئی (ایک مہمان خاتون)

''مسجد مبارک'' اسلام آباد، یو.کے کی افتتاحی تقریب میں حضور انور کے خطاب کے بعد مہمانان کرام کے ایمان افروز تاثرات

''مسجد مبارک'' اسلام آباد، یو.کے کی افتتاحی تقریب میں حضور انور کا خطاب اخبار بدر کے گزشتہ شمارہ میں لگ چکا ہے۔ اس شمارہ میں حضور انور کے خطاب کے بعد مہمانوں کے ایمان افروز تاثرات پیش کئے جارہے ہیں۔ (ادارہ)

☆Wandworth کے علاقہ سے تعلق رکھنے والے دو پولیس آفیسرز پہلی مرتبہ اس نوعیت کے پروگرام میں شامل ہوئے۔ ان کا کہنا تھا کہ افراد جماعت احمدیہ قوانین کی پاسداری کرنے والے سلجھے ہوئے لوگوں کی جماعت ہے۔ دونوں پولیس آفیسر تقریباً گیارہ سال سے جماعت احمدیہ سے رابطہ میں ہیں۔ بالخصوص مسجد فضل لندن اور اسکے نواح میں ڈیوٹی دیتے ہیں۔ اس وجہ سے جماعت کے ساتھ بہت اچھے مراسم ہیں۔ انکا کہنا تھا کہ وہ اسلام آباد آکر بہت حیران ہوئے کہ جماعت نے کس اعلیٰ درجہ کا سینٹر تعمیر کیا ہے۔ جس طرح یہ جماعت خوبصورت اور amazing ہے اسی طرح یہ مسجد بھی ہے۔

☆نیپال سے تعلق رکھنے والے ایک مہمان جو اَب یو.کے کے رہائشی ہیں اس تقریب میں شامل ہوئے۔ انہوں نے یوکے میں آکر بدھ ازم کی ترویج و اشاعت کا کام شروع کیا۔ انہوں نے بتایا کہ 2012 میں دلائی لاما جو بدھ ازم کے روحانی سربراہ ہیں یوکے میں تشریف لائے۔ اس وقت انہوں نے دیگر مذاہب کے لوگوں کو دعوت دی تو جماعت کی طرف سے بھی ایک نمائندہ شامل ہوا۔ اس طرح پہلی دفعہ میرا جماعت سے رابطہ ہوا۔ اور ہمارا تعلق مضبوط ہوتا چلا گیا۔ آج پہلی مرتبہ حضور انور سے ملاقات ہوئی ہے۔ آج مَیں نے خدا کے نمائندہ کو خلیفہ کی صورت میں دیکھا ہے گویا خدا زمین پر اتر آیا ہے۔ بدھ ازم کی تعلیم اور جماعت احمدیہ مسلمہ کی تعلیم میں بہت یگانگت ہے۔

☆ایک عیسائی خاتون Reverend Jane Walker صاحبہ نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ آج یہاں آنا میرے لیے بہت عزت کا باعث تھا اور مجھے بہت خوشی ہوئی۔ اس شام کا خلاصہ یہ ہے کہ ہم سب خدا کی اولاد ہیں۔ جہاں بھی پیار اور امن ہے وہاں ہمیشہ یہ موقع بھی موجود ہے کہ خدا تعالیٰ کے پیار کو بانٹا جائے اور یہی ہمیں آج محسوس ہوا کہ ہم سے خدا کے پیار کو بانٹا گیا۔ میں اس کا بہت شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں۔ میں اپنے جذبات کو الفاظ میں نہیں ڈھال سکتی بس یہی کہہ سکتی ہوں کہ یہ wonderful ہے۔

☆مکرم Anthony Williams، (District Councillor East Hampshire) نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ میں اس علاقہ کا کونسلر ہوں جہاں جلسہ سالانہ کا انعقاد ہوتا ہے۔ اس سال کے شروع میں مجھے حضور انور سے ملاقات کرنے کا موقع ملا۔ مجھے اس مسجد کا علم تھا کیونکہ حضور انور نے اس پر بات بھی کی تھی۔ چنانچہ میں نے ویب سائٹ کھول کر دیکھا کہ یہ مسجد کیسے لگتی ہے۔ اب میں پہلی مرتبہ مسجد کو اندر سے دیکھ کر بہت متأثر ہوا ہوں۔ مسجد بہت خوبصورت ہے اور آج کی تقریب بہت شاندار تھی۔ جماعت احمدیہ جو بھی کام کرتی ہے، اور خاص طور پر جب مقامی لوگوں کو مدعو کرتی ہے تو یہ مواقع بہت خوشی کے موقعے ثابت ہوتے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ یہاں ٹلفورڈ میں رہنے والوں کے جماعت احمدیہ سے ہمیشہ اچھے تعلقات رہیں گے۔

☆کونسلر Keith Budden صاحب نے کہا: آپ کی مسجد بہت خوبصورت ہے۔ اسکے ساتھ جو ہال تعمیر کیا گیا ہے یہ نہ صرف عبادت کیلئے ہے بلکہ جس طرح حضور انور نے فرمایا ہے کہ دوسری کمیونٹیز بھی اسے استعمال کرسکتی ہیں۔ یہ بہت شاندار بات ہے۔ مجھے یہ بات بھی بہت اچھی لگی کہ آپ بلاتفریق رنگ و نسل کے دوسروں کی مدد کرتے ہیں۔

☆Sarah Jones صاحبہ ممبر آف پارلیمنٹ نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: مجھے یہ دیکھ کر بہت ہی اچھا لگا کہ متفرق کمیونٹیز سے تعلق رکھنے والے لوگ اور مختلف ممبران پارلیمنٹ آج یہاں آئے ہوئے ہیں۔ آپ کے پروگراموں میں شامل ہو کر ہمیشہ خوشی ہوتی ہے۔ آج بھی یہاں ہمارا استقبال کیا گیا۔ اس خوبصورت جگہ پر آکر اور اس انتہائی خوبصورت مسجد کو دیکھ کر بہت اچھا لگا۔

☆ ایک اَور مہمان نے اپنے تأثرات کا یوں اظہار کیا: حضور انور کا خطاب دل کو موہ لینے والا خطاب تھا۔ مَیں پہلے بھی ایک مرتبہ حضور انور سے ملا ہوں۔ آج مجھے تین مرتبہ حضور انور سے بات کرنے کی سعادت ملی ہے۔ دو دفعہ مَیں نے انگریزی میں بات کی اور پھر مَیں نے تیسری مرتبہ پنجابی میں بات کی اور حضور کو پنجابی میں کہا کہ یور ہولی نیس! جے تُسی پنجابی وِچ گل نہی کرو گے تے فیر مزا نہی آئے گا۔

حضور انور نے فرمایا: تسی ٹھیک کہندے او۔ پنجابی اچ گل کریاں بنا مزا نہی آوندا۔ پنجابی دل چوں پنجابی آوا ز ای نلدی اے۔ (Your Holiness، اگر آپ پنجابی میں بات نہیں کریں گے تو مزا نہیں آئے۔ حضور انور نے فرمایا: آپ ٹھیک کہتے ہیں۔ پنجابی میں بات کیے بغیر مزا نہیں آتا۔ پنجابی کے دل سے پنجابی آواز ہی نکلتی ہے)

اسی مہمان نے حضور انور کی شخصیت پر بات کرتے ہوئے کہا: حضور انور اتنے عاجز انسان ہیں کہ ہم اس کا تصور بھی نہیں کرسکتے۔ اردو میں جو لفظ ''نور'' ہے۔ حضور کے اندر نور ہے جو آدمی کو attract کرتا ہے۔ اُن کے اندر سے انسانیت نکلتی ہے۔

☆ایک عیسائی خاتون نے کہا: حضور انور بہت ہی روحانی شخصیت ہیں۔ آپ خواہ کسی بھی مذہب سے تعلق رکھتے ہوں آپ ہر بات کو قبول کرسکتے ہیں جو حضور انور نے کہی ہے۔

☆ایک اَور خاتون نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: یہ ایک شاندار تقریب تھی۔ مجھے یہ بھائی چارہ کا ماحول بہت اچھا لگا۔ اور میرے خیال میں یہی اسلام ہے نہ کہ وہ جو بدقسمتی سے پریس دکھاتی ہے۔ ایک خاص انسان ہی کھڑے ہو کر سب کی عزت کرسکتا ہے اور حضور نے ایسا ہی کیا۔ ایسا پیغام جو حضور نے دیا ہے دوسری کمیونٹیز کی طرف سے بھی آنا چاہیے تاکہ یہ ظاہر ہو کہ ہم سب دنیا کو بہتر بنانا چاہتے ہیں۔

☆Lee Thomas ایک Freelance Photographer ہیں۔ انہوں نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: میں مسجد کے ڈیزائن اور اس کی خوبصورتی سے بہت متأثر ہوا ہوں۔ مجھے پہلے مسجد کا گنبد نظر نہیں آیا۔ لیکن جب میں مسجد میں داخل ہوا تب مجھ پر اس مسجد کی خوبصورتی صحیح معنوں میں ظاہر ہوئی۔

☆ایک مہمان خاتون نے کہا: مَیں پہلی مرتبہ کسی مسجد میں داخل ہوئی ہوں۔ یہ حقیقی معنوں میں میرے لیے ایک حیرت انگیز تجربہ تھا۔ مسجد میں داخل ہو کر امن، سکون اور اطمینان کی کیفیت محسوس ہوئی۔

☆ ایک عیسائی پادری نے کہا: مَیں نے جماعت احمدیہ کے بارہ میں بہت اچھی اچھی باتیں سنی تھیں۔ مَیں نے سوچا کہ ٹھیک ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہاں آکر اور آپ کی مہمان نوازی دیکھ کر میری حیرت کی انتہا نہ رہی۔

☆ایک عیسائی مہمان خاتون نے جو اسلام آباد کے قریب رہتی ہیں اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: میں یہاں مدعو کیے جانے پر بہت حیران ہوئی۔ میں عیسائی ہوں اور میرا یہاں خیر مقدم کیا جانا نیز لوگوں کے دوستانہ رویہ نے مجھے بہت متأثر کیا ہے۔ آپ لوگ جو چیریٹی کا کام کرتے ہیں اور جو امن کا پیغام پھیلا رہے ہیں اور جو دنیا میں انقلاب لانا چاہ رہے ہیں وہ میرے لیے بہت حیران کن اور متأثر کن بات ہے اور اس سے میں بہت فخر محسوس کر رہی ہوں۔ میں حضور کے پیغام سے بھی بہت متأثر ہوئی ہوں اور میں یہ اپنے لیے بڑے اعزاز کی بات سمجھتی ہوں کہ مجھے حضور کے خطاب کو سننے کا موقع ملا۔

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 5 رجولائی 2019)

......☆......☆......☆......

خطبہ جمعہ

جمعے کی برکات کو حاصل کرنے کیلئے بڑی محنت کی ضرورت ہے

”اے اللہ! قتادہ نے اپنے چہرے کے ذریعے تیرے نبی کے چہرے کو بچایا ہے
پس تُو اس کی اس آنکھ کو دونوں آنکھوں میں سے زیادہ خوبصورت اور زیادہ نظر والی بنا دے“

”اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے! سورۃ اخلاص نصف یا تہائی قرآن کے برابر ہے“

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعے کے دن ایک گھڑی ایسی بھی آتی ہے کہ
اگر کسی مسلمان کو اس حال میں میسر آجائے کہ وہ اللہ سے خیر کا سوال کر رہا ہو تو اللہ اسے وہ چیز ضرور عطا فرما دیتا ہے اور وہ عصر کے بعد کی گھڑی ہے“

اخلاص و وفا کے پیکر بدری اصحابِ نبیؐ حضرت قتادہ بن نعمان انصاری اور حضرت عبداللہ بن مظعون رضی اللہ عنہما کی سیرت مبارکہ کا دل نشیں تذکرہ

اللہ تعالیٰ ان صحابہ کے درجات بلند سے بلند تر فرماتا چلا جائے

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 16 راگست 2019ء بمطابق 16 ظہور 1398 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح مورڈن (یو.کے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔
اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ۔
غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ۔

آج میں بدری صحابہ کا ذکر کروں گا جو گزشتہ کافی عرصے سے چل رہا ہے۔

جو پہلا ذکر ہے وہ حضرت قتادہ بن نعمان انصاریؓ کا ہے۔ حضرت قتادہؓ کا تعلق انصار کے قبیلہ خزرج کے خاندان بنوظفر سے تھا۔ ان کے والد کا نام نعمان بن زید اور والدہ کا نام اُنیسہ بنت قیس تھا۔ حضرت قتادہؓ کی کنیت ابوعمر کے علاوہ ابوعمرو اور ابوعبداللہ بھی بیان کی جاتی ہے۔ حضرت قتادہؓ حضرت ابوسعید خدریؓ کے اخیافی بھائی تھے یعنی والدہ کی طرف سے بھائی تھے۔ حضرت قتادہؓ کو ستر انصاری صحابہ کے ہمراہ بیعتِ عقبہ میں شمولیت کی توفیق ملی۔ البتہ دوسری روایت جو علامہ ابن اسحاق کی ہے انہوں نے لکھا ہے کہ عقبہ میں شامل ہونے والے انصاری صحابہ میں یہ نہیں تھے یا انہوں نے ان کا تذکرہ نہیں کیا۔

حضرت قتادہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقرر کردہ تیر اندازوں میں سے تھے اور غزوۂ بدر، احد، غزوۂ خندق اور بعد کے دیگر تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شمولیت کی توفیق ملی۔ غزوۂ احد کے روز حضرت قتادہؓ کی آنکھ پر تیر لگا جس سے ان کی آنکھ کا ڈیلا بہ کر باہر آگیا۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسولؐ اللہ! یہ تیر لگا ہے تو میرا ڈیلا باہر آگیا ہے اور بات یہ ہے کہ میں اپنی بیوی سے بڑی محبت کرتا ہوں۔ اگر اس نے میری آنکھ کو اس طرح دیکھا تو مجھے ڈر ہے کہ کہیں وہ مجھ سے نفرت نہ کرنے لگے۔ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ڈیلے کو اپنے ہاتھ سے واپس رکھ دیا اور صحیح جگہ پر قائم ہو گیا اور بینائی لوٹ آئی۔ اور بڑھاپے میں بھی دونوں آنکھوں میں سے یہ والی آنکھ زیادہ قوی اور زیادہ صحیح تھی۔ ایک روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس آنکھ میں اپنا لعاب لگایا تھا اس کے نتیجے میں وہ دونوں میں سے حسین تر ہوگئی۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد، الجزء الثالث صفحہ 239 و من بنی ظفر .... قتادۃ بن النعمان دار احیاء التراث العربی بیروت 1996ء) (اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ لابن اثیر جلد 4 صفحہ 370-371، قتادہ بن نعمان، دار الکتب العلمیہ بیروت 2008ء)

حضرت قتادہؓ بیان کرتے ہیں، یہ خود انہوں نے اس واقعہ کی اپنی تفصیل بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کمان بطور ہدیہ دی گئی تو وہ غزوۂ احد کے روز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے عطا فرمائی۔ میں اس کے ذریعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے تیر چلاتا رہا یہاں تک کہ اس کا وَتر یعنی کمان کی جو ڈور ہوتی ہے وہ ٹوٹ گئی۔ میں اس کے باوجود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ مبارک کے سامنے رہا۔ عموماً حضرت طلحہؓ کا ذکر ہوتا ہے۔ ان کا بھی ذکر ہے۔ کہتے ہیں مَیں سامنے کھڑا رہا۔ جب بھی کوئی تیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آتا تو میں اپنا سر اس کے آگے کر دیتا تاکہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کے لیے ڈھال بن سکوں۔ اس وقت میرے پاس کوئی تیر نہیں تھا جسے میں چلا سکتا۔ اسی دوران ایک تیر میری آنکھ پر لگا جس سے میری آنکھ کا ڈیلا نکل کر میری گال پر آگیا اور جتھہ منتشر ہو گیا۔ اس عرصے میں جب یہ جتھہ جو حملہ آور تھا منتشر بھی ہو گیا تو اس کے بعد کہتے ہیں کہ میں نے اپنے ہاتھ سے اپنے ڈیلے کو پکڑا اور اسے اپنے ہاتھ پر رکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ قریب ہی تھا تو وہیں لے گیا۔ پس جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے میرے ہاتھ میں دیکھا تو آپ کی آنکھوں سے آنسو نکل آئے اور فرمایا اے اللہ! قتادہ نے اپنے چہرے کے ذریعے تیرے نبی کے چہرے کو بچایا ہے۔ پس تُو اس کی اس آنکھ کو دونوں آنکھوں میں سے زیادہ خوبصورت اور زیادہ نظر والی بنا دے۔ چنانچہ وہ آنکھ دونوں میں سے زیادہ خوبصورت اور دونوں میں سے نظر کے اعتبار سے زیادہ تیز تھی۔

(المعجم الکبیر للطبرانی جلد 19 صفحہ 8 عمر بن قتادۃ بن النعمان، عن ابیہ دار احیاء التراث العربی 2002ء)

انہوں نے خود جو بیان کیا ہے وہاں بیوی کی محبت کا کوئی نہیں لکھا کہ اس لیے وہ مجھ سے نفرت کرے گی۔ تاریخ دانوں نے وہ واقعہ لکھا ہے جو پہلے میں نے بیان کیا تھا۔ واقعہ میں دلچسپی پیدا کرنے کے لیے یا ویسے ہی۔ بہرحال یہ جو روایت ہے اس میں بیوی کا یہ حوالہ کوئی بھی نہیں آتا لیکن بہرحال جنگ کے دوران آنکھ باہر آ گئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو واپس اس جگہ پر رکھ دیا اور ان کی نظر وہیں دوبارہ بحال بھی ہو گئی اور بڑی اچھی ہو گئی اور اسی وجہ سے بعد میں حضرت قتادہ 'ذوالعین' یعنی آنکھ والے کے لقب سے بھی مشہور ہو گئے۔

(الاصابہ فی تمییز الصحابہ لابن حجر عسقلانی جلد 2 صفحہ 345 ذوالعین، دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان 2005ء)

حضرت قتادہؓ غزوۂ خندق اور دیگر تمام غزوات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوئے۔ فتح مکہ کے موقع پر قبیلہ بنوظَفَر کا جھنڈا حضرت قتادہؓ کے ہاتھ میں تھا۔ حضرت قتادہؓ نے 65 سال کی عمر میں 23 ہجری میں وفات پائی۔ حضرت عمرؓ نے مدینے میں ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ قبر میں ان کے اخیافی بھائی حضرت ابوسعید خدریؓ اور محمد بن مسلمہؓ اور حارث بن خُزَمَہؓ اترے اور ایک روایت کے مطابق حضرت عمرؓ بھی قبر میں اترنے والوں میں شامل تھے۔ حضرت قتادہؓ کے ایک پوتے کا نام عاصم بن عمر تھا جو علم الانساب کا ماہر تھا یعنی قبیلوں کے خاندانوں اور نسلوں کا جو علم ہوتا ہے اور اس سے علامہ ابن اسحاق نے بکثرت روایات بیان کی ہیں۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد، الجزء الثالث صفحہ 239 و من بنی ظفر .... قتادۃ بن النعمان دار احیاء التراث العربی بیروت 1996ء) (اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ لابن اثیر جلد 4 صفحہ 372، قتادہ بن نعمان، دار الکتب العلمیہ بیروت 2008ء) (سیر الصحابہ از سعید انصاری جلد 3 صفحہ 474، دار الاشاعت کراچی 2004ء)

ایک روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک کمان تھی جس کا نام کُتُوم تھا اور وہ نَبَع ایک درخت ہے جس سے تیر بنائے جاتے ہیں، اس سے بنی ہوئی تھی اور یہ وہ کمان تھی جو غزوۂ احد کے روز حضرت قتادہؓ کے ہاتھ سے کثرتِ استعمال کی وجہ سے ٹوٹی تھی۔

(تاریخ دمشق لابن عساکر جلد 4 صفحہ 148 باب ذکر سلاحہ و مرکوبہ .... دار احیاء التراث العربی 2001ء) (لغات الحدیث جلد 4 صفحہ 293 مطبوعہ علی آصف پرنٹرز لاہور 2005ء)

حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ انصار میں سے ایک خاندان ایسا تھا جنہیں بَنُو اُبَیرِق کہا جاتا تھا۔ ان میں تین بھائی تھے بِشر، بَشیر اور مبشر۔ بَشیر منافق تھا۔ شعر کہتا تھا اور اشعار کے ذریعہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی ہجو کرتا تھا۔ بظاہر یہ مسلمان تھا لیکن بعض عمل اس کے ایسے نہیں تھے۔ پھر ان کو بعض عرب کی طرف سے منسوب کر کے کہتا تھا کہ فلاں نے ایسا ایسا کہا ہے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے یہ شعر سنا جو وہ شعر کہتا تھا تو انہوں نے کہا کہ اللہ کی قسم! یہ شعر اسی بدباطن شخص نے کہا ہوا ہے اور انہوں نے یعنی صحابہ نے کہا کہ یہ اشعار ابن اُبَیرِق کے کہے ہوئے ہیں۔ وہ لوگ زمانۂ جاہلیت اور اسلام دونوں ہی میں محتاج اور فاقہ زدہ لوگ تھے۔ کوئی ان میں تبدیلی نہیں پیدا ہوئی۔ کام نہیں کرتے تھے یا محنت نہیں کرتے تھے۔ اس وجہ سے بہرحال بہت زیادہ غریب تھے۔ پھر کہتے ہیں کہ مدینے میں لوگوں کا کھانا کھجور اور جَو ہی ہوتا تھا۔ جب کوئی شخص مال دار ہو جاتا اور کوئی غلّوں کا تاجر شام سے سفید آٹا لے کر آتا، پسا ہوا باریک آٹا تو وہ مال دار شخص اس میں سے کچھ خرید لیتا اور اسے اپنے کھانے کے لیے مخصوص کر لیتا۔ لیکن اس کے بال بچے جو تھے وہ کھجور اور جَو ہی کھاتے رہتے تھے۔ کہتے ہیں ایک بار ایسا ہوا کہ جب ایک غلے کا تاجر شام سے آیا تو میرے چچا رفاعہ بن زید نے میدے کی، سفید آٹے کی ایک بوری خریدی اور اسے اپنے گودام میں رکھ دیا۔ اس گودام میں ہتھیار اور زرہ اور تلوار بھی رکھی ہوئی تھی، اسلحہ بھی رکھا ہوا تھا۔ کہتے ہیں ان پر ظلم یہ ہوا کہ اس گودام میں نقب لگائی گئی اور دیوار توڑ کے اندر چور آ گئے اور راشن اور ہتھیار سب کا سب چرا لیا گیا۔ صبح کے وقت میرے چچا رفاعہ میرے پاس آئے اور کہا کہ میرے بھتیجے! آج کی رات تو میرے پر بڑا ظلم کیا گیا ہے۔ ہمارے گودام میں نقب لگائی گئی ہے۔ ہمارا راشن اور ہمارے ہتھیار سب کچھ چرا لیے گئے ہیں۔ ہم نے محلے میں پتا لگانے کی کوشش کی ہے اور لوگوں سے پوچھ گچھ کی ہے تو ہم سے کہا گیا کہ ہم نے بنو اُبَیرق کو آج رات دیکھا ہے، انہوں نے آگ جلا رکھی تھی اور ہمارا خیال ہے کہ تمہارے ہی کھانے پر وہ جشن منا رہے ہوں گے یعنی چوری کا مال پکا کر کھا رہے ہوں گے۔ جب ہم محلے میں پوچھ گچھ کر رہے تھے تو بنو ابیرق نے کہا کہ اللہ کی قسم! ہمیں تو تمہارا چور لبید بن سہل ہی لگتا ہے، کسی اَور کا نام لگا دیا۔ کہتے ہیں کہ لبید ہم میں سے ایک صالح مرد اور مسلمان شخص تھے۔ جب لبید نے یہ سنا کہ بنو ابیرق اس پہ چوری کا الزام لگا رہے ہیں تو انہوں نے اپنی تلوار سونت لی اور کہا کہ مَیں چور ہوں؟ اللہ کی قسم! میری یہ تلوار تمہارے بیچ رہے گی یا پھر تم اس چوری کا پتا لگا کر دو گے۔ بڑے غصّے میں کہا کہ اب یہ فیصلہ ہو گا۔ لوگوں نے کہا کہ جناب آپ اپنی تلوار دور رکھیں۔ آپ چور نہیں ہیں۔ ہمیں یقین ہے کہ بڑے نیک آدمی ہیں۔ ہم نے محلے میں مزید پوچھ گچھ کی تو ہمیں اس میں شک نہیں رہ گیا کہ وہی بنو ابیرق چور ہیں۔ میرے چچا نے کہا کہ اے میرے بھتیجے! اگر تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاتے اور آپؐ سے اس حادثے کا ذکر کرتے تو ہو سکتا ہے میرا مال مجھے مل جاتا۔ حضرت قتادہ بن نعمانؓ کہتے ہیں کہ میں یہ بات سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور عرض کیا کہ ہمارے ہی لوگوں میں سے ایک گھر والے نے ظلم و زیادتی کی ہے۔ انہوں نے میرے چچا رفاعہ بن زیدؓ کے گھر کا رخ کیا ہے اور ان کے گودام میں نقب لگا کر ان کے ہتھیار اور ان کا راشن چرا لیا ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے ہتھیار ہمیں واپس دے دیں۔ جہاں تک راشن یا غلے کا تعلق ہے تو ہمیں اس کی ضرورت نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اس بارے میں مشورے کے بعد کوئی فیصلہ دوں گا۔ جب یہ بات بنو ابیرق نے سنی تو اپنی قوم کے ایک شخص کے پاس آئے۔ اس شخص کو اَسِیر بن عروہ کہا جاتا تھا۔ انہوں نے اس سے اس معاملے میں بات کی اور محلے کے کچھ لوگ بھی اس معاملے میں ان کے ساتھ ایک رائے ہو گئے اور ان سب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچ کر کہا کہ اے اللہ کے رسولؐ! قتادہ بن نعمان اور ان کے چچا دونوں ہمیں لوگوں میں سے ایک گھر والوں پر جو مسلمان ہیں اور اچھے لوگ ہیں بغیر کسی گواہ اور بغیر کسی ثبوت کے چوری کا الزام لگاتے ہیں۔ قتادہؓ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، آپؐ سے بات چیت کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے ایک ایسے گھر والوں پر چوری کرنے کا الزام عائد کیا ہے جن کے بارے میں ذکر کیا گیا ہے کہ وہ مسلمان ہیں اور بھلے لوگ ہیں اور تمہارے پاس کوئی گواہ اور ثبوت بھی نہیں ہے۔ قتادہؓ کہتے ہیں میں آپؐ کے پاس سے واپس آ گیا۔ نیک فطرت تھے، بڑے نیک تھے، کہتے ہیں میں واپس آ گیا اور میرا جی چاہا کہ میں اپنے کچھ مال سے محروم ہو گیا ہوتا تو مجھے گوارا ہوتا لیکن اس معاملے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے بات نہ کی ہوتی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ بات سن کر مجھے خیال آیا کہ میں نے یوں ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف پہنچائی۔ اگر میرا مال چلا بھی جاتا تو کوئی حرج نہیں تھا لیکن میں یہ بات نہ کرتا۔ کہتے ہیں پھر میرے چچا نے میرے پاس آ کر کہا کہ بھتیجے تم نے اس معاملے میں اب تک کیا کیا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے جو جواب دیا تھا میں نے انہیں وہ بتا دیا۔ وہی جواب انہیں دے دیا۔ اس پر انہوں نے کہا کہ اللہ ہی ہمارا مددگار ہے۔ ہماری اس بات چیت کو ہوئے تھوڑا ہی عرصہ گزرا تھا کہ قرآن کریم کی یہ آیات نازل ہوئیں کہ اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنَاۤ اِلَیۡکَ الۡکِتٰبَ بِالۡحَقِّ لِتَحۡکُمَ بَیۡنَ النَّاسِ بِمَاۤ اَرٰىکَ اللّٰہُ ؕ وَلَا تَکُنۡ لِّلۡخَآئِنِیۡنَ خَصِیۡمًا (النساء:106) یعنی ہم نے یقیناً تیری طرف کتاب کو حق کے ساتھ نازل کیا ہے تا کہ تُو لوگوں کے درمیان اس کے مطابق فیصلہ کرے جو اللہ نے تجھے سمجھایا ہے اور خیانت کرنے والوں کے حق میں بحث کرنے والا نہ بن۔ خائنین سے مراد یہاں لکھا ہے کہ بنو ابیرق ہیں اور پھر یہ بھی ہے کہ وَاسۡتَغۡفِرِ اللّٰہَ کہ اللہ سے مغفرت چاہو۔ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ غَفُوۡرًا رَّحِیۡمًا (النساء:107) یعنی یقیناً اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا اور بڑا رحیم ہے، مہربان ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے آگے فرمایا کہ وَلَا تُجَادِلۡ عَنِ الَّذِیۡنَ یَخۡتَانُوۡنَ اَنۡفُسَہُمۡ ؕ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ مَنۡ کَانَ خَوَّانًا اَثِیۡمًا۔ یَّسۡتَخۡفُوۡنَ مِنَ النَّاسِ وَلَا یَسۡتَخۡفُوۡنَ مِنَ اللّٰہِ وَہُوَ مَعَہُمۡ اِذۡ یُبَیِّتُوۡنَ مَا لَا یَرۡضٰی مِنَ الۡقَوۡلِ ؕ وَکَانَ اللّٰہُ بِمَا یَعۡمَلُوۡنَ مُحِیۡطًا۔ ہٰۤاَنۡتُمۡ ہٰۤؤُلَآءِ جٰدَلۡتُمۡ عَنۡہُمۡ فِی الۡحَیٰوۃِ الدُّنۡیَا ۟ فَمَنۡ یُّجَادِلُ اللّٰہَ عَنۡہُمۡ یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ اَمۡ مَّنۡ یَّکُوۡنُ عَلَیۡہِمۡ وَکِیۡلًا۔ وَمَنۡ یَّعۡمَلۡ سُوۡٓءًا اَوۡ یَظۡلِمۡ نَفۡسَہٗ ثُمَّ یَسۡتَغۡفِرِ اللّٰہَ یَجِدِ اللّٰہَ غَفُوۡرًا رَّحِیۡمًا (النساء:108-111)

اور ان لوگوں کی طرف سے بحث نہ کر جو اپنے نفسوں سے خیانت کرتے ہیں یقیناً اللہ سخت خیانت کرنے والے گناہ گار کو پسند نہیں کرتا۔ وہ لوگوں سے تو چھپ جاتے ہیں جبکہ اللہ سے نہیں چھپ سکتے اور وہ ان کے ساتھ ہوتا ہے جب وہ راتیں ایسی باتیں کرتے ہوئے گزارتے ہیں جو وہ پسند نہیں کرتا اور اللہ اسے گھیرے ہوئے ہے جو وہ کرتے ہیں۔ دیکھو تم وہ لوگ ہو کہ تم دنیا کی زندگی میں تو ان کے حق میں بحثیں کرتے ہو۔ پس قیامت کے دن ان کے حق میں اللہ سے کون بحث کرے گا یا کون ہے جو ان کا حمایتی ہو گا اور جو بھی کوئی برا فعل کرے یا اپنی جان پر ظلم کرے پھر اللہ سے بخشش طلب کرے وہ اللہ کو بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا پائے گا۔ پھر آگے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَمَنۡ یَّکۡسِبۡ اِثۡمًا فَاِنَّمَا یَکۡسِبُہٗ عَلٰی نَفۡسِہٖ ؕ وَکَانَ اللّٰہُ عَلِیۡمًا حَکِیۡمًا۔ وَمَنۡ یَّکۡسِبۡ خَطِیۡٓئَۃً اَوۡ اِثۡمًا ثُمَّ یَرۡمِ بِہٖ بَرِیۡٓئًا فَقَدِ احۡتَمَلَ بُہۡتَانًا وَّاِثۡمًا مُّبِیۡنًا (النساء:112-113) یعنی جو کوئی گناہ کماتا ہے تو یقیناً وہ اسے اپنے ہی خلاف کماتا ہے اور اللہ دائمی علم رکھنے والا اور حکمت والا ہے اور جو کسی خطا کا مرتکب ہو یا گناہ کرے پھر کسی معصوم پر اس کی تہمت لگا دے تو اس نے بہت بڑا بہتان اور کھلا کھلا گناہ کا بوجھ اٹھایا ہے۔ کہتے ہیں کہ اس سے اشارہ بنو ابیرق کی اس بات کی طرف ہے جس میں انہوں نے کہا تھا کہ ہمیں لگتا ہے کہ یہ چوری لبید بن سہل نے کی ہے اور پھر آگے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَلَوۡلَا فَضۡلُ اللّٰہِ عَلَیۡکَ وَرَحۡمَتُہٗ لَہَمَّتۡ طَّآئِفَۃٌ مِّنۡہُمۡ اَنۡ یُّضِلُّوۡکَ ؕ وَمَا یُضِلُّوۡنَ اِلَّاۤ اَنۡفُسَہُمۡ وَمَا یَضُرُّوۡنَکَ مِنۡ شَیۡءٍ ؕ وَاَنۡزَلَ اللّٰہُ عَلَیۡکَ الۡکِتٰبَ وَالۡحِکۡمَۃَ وَعَلَّمَکَ مَا لَمۡ تَکُنۡ تَعۡلَمُ ؕ وَکَانَ فَضۡلُ اللّٰہِ عَلَیۡکَ عَظِیۡمًا۔ لَا خَیۡرَ فِیۡ کَثِیۡرٍ مِّنۡ نَّجۡوٰىہُمۡ اِلَّا مَنۡ اَمَرَ بِصَدَقَۃٍ اَوۡ مَعۡرُوۡفٍ اَوۡ اِصۡلَاحٍۭ بَیۡنَ النَّاسِ ؕ وَمَنۡ یَّفۡعَلۡ ذٰلِکَ ابۡتِغَآءَ مَرۡضَاتِ اللّٰہِ فَسَوۡفَ نُؤۡتِیۡہِ اَجۡرًا عَظِیۡمًا۔ (النساء:114-115) اور اگر تجھ پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتے تو ان میں سے ایک گروہ نے تو ارادہ کر رکھا تھا کہ وہ ضرور تجھے گمراہ کر دیں گے لیکن وہ اپنے سوا کسی کو گمراہ نہیں کر سکتے اور وہ تجھے ہرگز کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے اور اللہ نے تجھ پر کتاب اور حکمت اتارے ہیں اور تجھے وہ کچھ سکھایا ہے جو تو نہیں جانتا تھا اور تجھ پر اللہ کا فضل بہت بڑا ہے۔ ان کے اکثر خفیہ مشوروں میں کوئی بھلائی کی بات نہیں سوائے اس کے کہ کوئی صدقہ یا معروف کی یا لوگوں کے درمیان اصلاح کی تلقین کرے۔ اور جو بھی اللہ کی رضا حاصل کرنے کی خواہش میں ایسا کرتا ہے تو ضرور ہم اسے ایک بڑا اجر عطا کرتے ہیں۔

بہرحال ان آیات کے اَور بھی بڑے مطالب ہیں لیکن اگر اس کے بارے میں بھی لیا جائے تو کچھ عرصے بعد ان کو یہی خیال ہوا کہ ہمارے اس معاملے میں یہ ساری آیات نازل ہوئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر حقیقت کھول دی اور پھر اس کا اثر یہ بھی ہوا کہ جب یہ آیات نازل ہوئیں تو بنو ابیرق، جن پہ چوری کا شبہ تھا انہوں نے سمجھا کہ یہ ہمارے بارے میں ہی ہے تو انہوں نے اپنی وہ چوری تسلیم کر لی اور ہتھیار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آئے اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ ہتھیار رفاعہ کو جو مالک تھے ان کو لوٹا دیے۔ حضرت قتادہؓ کہتے ہیں کہ میرے چچا بوڑھے تھے اور اسلام لانے سے پہلے زمانہ جاہلیت میں ان کی نگاہیں کمزور ہو چکی تھیں اور میں سمجھتا تھا کہ ان کے ایمان میں کچھ خلل ہے۔ یہ سمجھتا تھا کہ ایمان تو یہ لے آئے ہیں، مسلمان ہو گئے ہیں لیکن ایمان مضبوط نہیں ہے۔ لیکن جب یہ ہتھیار ان لوگوں کی طرف سے واپس ہوئے جنہوں نے یہ چرائے تھے اور جب میں ہتھیار لے کے اپنے چچا کے پاس گیا تو انہوں نے کہا کہ اے میرے بھتیجے! اسے میں اللہ کی راہ میں صدقہ میں دیتا ہوں تو اس وقت مجھے پتا لگ گیا اور میں نے یقین کر لیا کہ چچا کا اسلام پختہ اور درست تھا اور مجھے یوں ہی ان پہ شک تھا کہ ان کا ایمان مضبوط نہیں۔

جب قرآن کریم کی یہ آیات نازل ہوئیں تو بَشیر جو ان میں سے ایک بھائی تھا جس کے بارے میں انہوں نے پہلے کہا کہ اس پر ان کو منافقت کا شک تھا وہ جا کے مشرکوں میں شامل ہو گیا اور سُلافہ بنتِ سَعد کے پاس جا ٹھہرا۔ اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے آیت نازل کی وَمَنۡ یُّشَاقِقِ الرَّسُوۡلَ مِنۡۢ بَعۡدِ مَا تَبَیَّنَ لَہُ الۡہُدٰی وَیَتَّبِعۡ غَیۡرَ سَبِیۡلِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ نُوَلِّہٖ مَا تَوَلّٰی وَنُصۡلِہٖ جَہَنَّمَ ؕ وَسَآءَتۡ مَصِیۡرًا۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغۡفِرُ اَنۡ یُّشۡرَکَ بِہٖ وَیَغۡفِرُ مَا دُوۡنَ ذٰلِکَ لِمَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَمَنۡ یُّشۡرِکۡ بِاللّٰہِ فَقَدۡ ضَلَّ ضَلٰلًۢا بَعِیۡدًا (النساء:116،117)

کہ جو رسول کی مخالفت کرے بعد اس کے کہ ہدایت اس پر روشن ہو چکی ہو اور مومنوں کے طریق کے سوا کوئی اور طریق اختیار کرے تو ہم اسے اسی جانب پھیر دیں گے جس جانب وہ مڑ گیا ہے اور ہم اسے جہنم میں داخل کریں گے اور وہ بہت برا ٹھکانہ ہے۔ یقیناً اللہ معاف نہیں کرتا کہ اس کا شریک ٹھہرایا جائے اور جو اس کے سوا ہے معاف کر دیتا ہے جس کے لیے چاہے اور جو اللہ کا شریک ٹھہرائے تو وہ یقیناً دور کی گمراہی میں بہک گیا۔

جب یہ اس مشرک سُلافہ کے پاس جا کر ٹھہرا اور اسلام سے ہٹ گیا تو حضرت حسان بن ثابتؓ نے اپنے چند اشعار کے ذریعہ اس کی ہجو کی۔ یہ سن کر وہ یعنی سُلافہ بنت سعد جو تھی اس کا سامان اپنے سر پر رکھ کر گھر سے نکلی اور میدان میں پھینک آئی اور پھر اس نے کہا کہ تم نے ہمیں حسّان کے شعر کا تحفہ دیا ہے یعنی اس نے یہ ہجو لکھی ہے اور تمہاری وجہ سے لکھی گئی ہے ہم بھی اس میں شامل ہو گئے۔ تم سے مجھے کوئی فائدہ پہنچنے والا نہیں۔ (سنن الترمذی ابواب تفسیر القرآن باب ومن سورۃ النساء حدیث نمبر 3036) اس لیے میں تمہارا سامان نہیں رکھوں گی۔ تو یہ

منافق کا یا پھر مشرک کا انجام ہوا۔

پھر حضرت ابوسعید خدریؓ سے مروی ہے کہ حضرت قتادہ بن نعمانؓ نے ایک مرتبہ سورۂ اخلاص ہی پر ساری رات گزار دی۔ ساری رات سورت اخلاص پڑھتے رہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جب اس کا تذکرہ ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس ذات کی قَسم! جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! سورۂ اخلاص نصف یا تہائی قرآن کے برابر ہے۔ (مسند احمد بن حنبل المجلد الرابع صفحہ 42 مسند ابوسعید خدری حدیث 11131، مکتبہ عالم الکتب بیروت 1998ء)

جو آگے یہ کہتے ہیں وہ یہی بات کی تھی یعنی اللہ تعالیٰ کی وحدانیت جو ہے وہی تو حقیقی قرآن ہے اور قرآن کریم میں اسی کی تعلیم ملتی ہے۔

ابوسَلَمہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوہریرہؓ ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کیا کرتے تھے کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ جمعے کے دن ایک گھڑی ایسی بھی آتی ہے کہ اگر وہ کسی مسلمان کو اس حال میں میسر آ جائے کہ وہ نماز پڑھ رہا ہو اور اللہ سے خیر کا سوال کر رہا ہو تو اللہ اسے وہ چیز ضرور عطا فرما دیتا ہے۔ اور حضرت ابوہریرہؓ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے اس ساعت کا مختصر حال بیان فرمایا کہ بہت چھوٹی سی ہے۔ جب حضرت ابوہریرہؓ کی وفات ہوئی تو کہتے ہیں کہ میں نے اپنے دل میں سوچا کہ بخدا اگر میں حضرت ابوسعید خدریؓ کے پاس گیا تو ان سے اس گھڑی کے متعلق ضرور پوچھوں گا۔ ہوسکتا ہے انہیں اس کا علم ہو۔ چنانچہ ایک مرتبہ میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا وہ چھڑیاں سیدھی کر رہے تھے تو میں نے ان سے پوچھا کہ اے ابوسعیدؓ! یہ کیسی چھڑیاں ہیں جو آپؓ سیدھی کر رہے ہیں؟ جو سوٹیاں تھیں وہ میں آپؓ کو سیدھی کرتے دیکھ رہا ہوں۔ انہوں نے جواب دیا کہ یہ وہ چھڑیاں ہیں جن میں اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے برکت رکھی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں پسند فرماتے تھے اور انہیں ہاتھ میں پکڑ کر چلا کرتے تھے۔ ہم انہیں سیدھا کر کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لاتے تھے۔ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں قبلہ رخ تھوک لگا ہوا دیکھا۔ کسی نے تھوک پھینکا تو اس وقت آپؐ کے ہاتھ میں ان میں سے ہی ایک چھڑی تھی۔ آپؐ نے اس چھڑی سے اسے صاف کرتے ہوئے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص نماز میں ہو تو سامنے مت تھوکے کیونکہ سامنے اس کا رب ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہو رہے ہو تو سامنے کی طرف نہ تھوکا کرو اور اس وقت میرا خیال ہے ابھی پوری طرح احکامات بھی نہیں تھے۔ اس لیے اس روایت میں یہ ہے کہ بائیں جانب یا پاؤں کے نیچے تھوکو اور یہ روایت بخاری میں بھی ہے۔ اس وقت کچی جگہ ہوتی تھی اور بعد میں مٹی ڈال کر یا مٹی سے صاف کر دیتے ہوں گے اس لیے نیچے تھوکنے کا کہا لیکن اصل جو ایک اَور روایت ہے اور بعد میں جب صحیح تربیت بھی ہوگئی اور احکامات بھی آ گئے تو اس میں یہی ہے کہ تمہارا جو چادر کا پلّو ہے اس میں صاف کیا کرو۔ ناک ہے یا تھوک ہے اُسے صاف کرنے کی اگر کوئی حاجت پڑ جائے تو کیونکہ اب تو رومال ہیں، ٹشو ہیں اور مسجدوں میں ویسے بھی قالین ہوتے ہیں اس لیے اس کا مطلب یہ نہیں کہ نیچے تھوکنا جائز ہے بلکہ اُن حالات میں ایک وقتی اجازت تھی اور اس کے بعد پھر آپؐ نے باقاعدہ وضاحت سے بیان فرمایا کہ اگر ایسا ناک صاف کرنے کی یا تھوکنے کی کوئی حاجت پڑ جائے تو چادر کے ایک کونے سے لو اور اسے لپیٹ دو اور باہر جا کے صاف کر دو۔

تو راوی بیان کرتے ہیں کہ پھر اسی رات خوب زوردار بارش ہوئی اور جب نماز عشاء کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وہاں تشریف لائے تو ایک دم بجلی چمکی تو آپؐ کی نظر حضرت قتادہ بن نعمانؓ پر پڑی۔ آپؐ نے فرمایا اے قتادہ! رات کے اس وقت تم یہ کیا کر رہے ہو؟ انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے معلوم تھا کہ آج نماز کے لیے بہت تھوڑے لوگ آئیں گے۔ بارش بہت ہو رہی ہے، بجلی چمک رہی ہے تو میں نے سوچا کہ میں نماز میں شریک ہو جاؤں اور میں پہلے آ گیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم نماز پڑھ چکو تو رُک جانا یہاں تک کہ میں تمہارے پاس سے گزرنے لگوں۔ چنانچہ نماز سے فارغ ہو کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت قتادہؓ کو ایک چھڑی دی اور فرمایا یہ لے لو۔ یہ تمہارے دس قدم آگے اور دس قدم پیچھے روشنی دے گی پھر جب تم اپنے گھر میں داخل ہو اور وہاں کسی کونے میں کسی انسان کا سایہ نظر آئے تو اس کے بولنے سے پہلے اسے اس چھڑی سے مار دینا کہ وہ شیطان ہوگا۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا تو یہ ابوسعیدؓ کہتے ہیں کہ اسی وجہ سے ہم ان چھڑیوں کو پسند کرتے ہیں۔ یہ چھڑیاں ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہوئی ہیں اور ہم خاص طور پہ بنا کے دیا کرتے تھے اور آپؐ استعمال کیا کرتے تھے۔ پھر واپس بھی کر دیتے تھے یا تحفے کے طور پر دے دیتے تھے اور ان چھڑیوں میں یہ بہت ساری برکات ہیں اس لیے میں ان کو جوڑ رہا ہوں۔

پھر یہ ابوسلمہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا اے ابوسعیدؓ! حضرت ابوہریرہؓ نے ہمیں ایک ایسی گھڑی کے متعلق حدیث سنائی ہے جو کہ جمعے کے دن آتی ہے۔ وہ سوال تو وہ پوچھنے گیا تھا لیکن پھر وہاں ان کو یہ دیکھتے ہوئے کہ سوٹیوں کو اکٹھے کر رہے ہیں، arrange کر رہے ہیں تو اس کا ضمناً ذکر آ گیا اور اس کی تفصیل بیان ہوگئی۔ اب دوبارہ وہ اپنے سوال کی طرف لوٹتے ہیں اور کہتے ہیں۔ یہ ابوہریرہؓ سے یہ روایت ہے کہ جمعے کے دن ایسی گھڑی آتی ہے جس میں دعا قبول ہوتی ہے، کیا آپ کو اس ساعت کا علم ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس ساعت کے متعلق دریافت کیا تھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے پہلے تو وہ گھڑی بتائی گئی تھی لیکن پھر شبِ قدر کی طرح بھلا دی گئی۔ ابوسلمہ کہتے ہیں کہ پھر میں وہاں سے نکل کر حضرت عبداللہ بن سلام کے پاس چلا گیا۔

(مسند احمد بن حنبل المجلد الرابع صفحہ 165 مسند ابوسعید خدری حدیث 11647 مکتبہ عالم الکتب بیروت 1998ء)(صحیح البخاری کتاب الصلوٰۃ باب حکّ المخاط بالحصی من المسجد حدیث 408-409)

مسند احمد بن حنبل کی جو یہ روایت بیان ہوئی ہے اس میں جمعے کے روز جس گھڑی کا ذکر ہے اس گھڑی کے بارے میں مختلف روایات ہیں۔ ان روایات سے تین مختلف اوقات کا یا باتوں کا پتا لگتا ہے۔ پہلا تو یہ کہ یہ گھڑی جمعے کے دوران آتی ہے۔ دوسرا جو مختلف روایتیں بیان ہوئی ہیں ان سے یہ کہ دن کے آخری حصے میں آتی ہے۔ اور تیسری یہ کہ نمازِ عصر کے بعد آتی ہے۔ چنانچہ یہ روایات یہاں بیان کر دیتا ہوں۔

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعے کے دن کا ذکر کیا اور فرمایا اس میں ایک گھڑی ہے جو مسلمان بندہ اس گھڑی کو ایسی حالت میں پائے گا کہ وہ اس میں کھڑا نماز پڑھ رہا ہوگا تو وہ جو کچھ بھی اللہ تعالیٰ سے مانگے گا وہ ضرور اس کو دے گا اور آپ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ وہ گھڑی بہت تھوڑی سی ہے۔ وہ بہت تھوڑا وقت ہے۔ (صحیح بخاری کتاب الجمعہ باب الساعۃ التی فی یوم الجمعہ حدیث 935)

پھر ایک صحیح مسلم کی روایت ہے ابوبُردَہ بن ابوموسیٰ اَشْعَرِی سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے مجھ سے کہا کیا تم نے اپنے والد سے جمعے کی گھڑی کی کیفیت کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کرتے سنا ہے؟ وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا ہاں میں نے سنا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ مَیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ وہ گھڑی امام کے بیٹھنے سے نماز کے ختم ہونے کے درمیان ہوتی ہے۔ (صحیح مسلم کتاب الجمعہ باب فی الساعۃ التی فی یوم الجمعہ حدیث 853)

پھر ایک اَور روایت ہے۔ حضرت عبداللہ بن سلام نے بیان کیا کہ میں نے ایک مرتبہ جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے عرض کیا کہ ہم اللہ کی کتاب میں جمعے کے دن ایک ایسی گھڑی کا ذکر پاتے ہیں کہ مومن بندہ جو نماز پڑھ رہا ہو اور اللہ سے کچھ مانگ رہا ہو وہ اس گھڑی کو نہیں پاتا مگر اللہ اس کی وہ حاجت پوری کر دیتا ہے۔ حضرت عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا ”یا گھڑی کا کچھ حصہ یا ایک تھوڑا سا وقت ہے“۔ میں نے عرض کیا کہ جی یا ”گھڑی کا کچھ حصہ“۔ پھر میں نے عرض کیا کہ وہ کون سی گھڑی ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ دن کی آخری گھڑیوں میں سے ہے۔ یعنی دن ڈھلنے کے قریب ہے۔ میں نے کہا وہ نماز کی گھڑی نہیں ہے؟ آپؐ نے فرمایا کیوں نہیں۔ مومن بندہ جب نماز پڑھ لے اور بیٹھ جائے اور صرف نماز ہی اسے روکے ہوئے ہو تو وہ نماز میں ہی ہے۔

(سنن ابن ماجہ کتاب اقامۃ الصلوٰۃ والسنۃ فیھا باب ما جاء فی الساعۃ التی ترجی فی الجمعہ، حدیث 1139)

نماز کے بعد پھر بھی اگر ذکرِ الٰہی کر رہا ہے تو وہ نماز کی حالت ہی ہے اور دعا کی کیفیت ہی اس میں پیدا ہوتی ہے۔

پھر ایک اور روایت حضرت ابوہریرہؓ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعے کے دن ایک گھڑی ایسی بھی آتی ہے کہ اگر کسی مسلمان کو اس حال میں میسر آ جائے کہ وہ اللہ سے خیر کا سوال کر رہا ہو تو اللہ اسے وہ چیز ضرور عطا فرما دیتا ہے اور وہ عصر کے بعد کی گھڑی ہے۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 13 صفحہ 117 مسند ابوہریرہ، حدیث 7688، مکتبہ مؤسسۃ الرسالہ 2008ء)

یہاں جمعے کا دن ہے لیکن عصر کے بعد کی روایت مسند احمد بن حنبل کی آتی ہے۔ پھر ایک روایت میں ذکر ہے کہ حضرت ابوسلمہ نے اس گھڑی کے متعلق پوچھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آخِرُ ساعاتِ النہار یعنی یہ گھڑی دن کی آخری گھڑیوں میں سے ہے۔ (مسند احمد بن حنبل المجلد السابع صفحہ 847-848 مسند عبداللہ بن سلام حدیث 24189، مکتبہ عالم الکتب بیروت 1998ء)

اس کے بارے میں وضاحت کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک جگہ تفسیر میں

ارشاد باری تعالیٰ

اَلَّذِيۡنَ يَقُوۡلُوۡنَ رَبَّنَاۤ اِنَّنَاۤ اٰمَنَّا فَاغۡفِرۡ لَنَا ذُنُوۡبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ (آل عمران:17)

(یہ ان کیلئے ہے) جو لوگ کہتے ہیں اے ہمارے ربّ! یقیناً ہم ایمان لے آئے پس ہمارے گناہ بخش دے اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

طالب دُعا: نور الہدیٰ، جماعت احمدیہ سملیہ (جھارکھنڈ)

ارشاد باری تعالیٰ

قُلۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوۡنِىۡ يُحۡبِبۡكُمُ اللّٰهُ وَيَغۡفِرۡ لَكُمۡ ذُنُوۡبَكُمۡ‌ؕ وَاللّٰهُ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ (آل عمران:32)

تُو کہہ دے اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔ اور اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

طالب دُعا: دھانو شیرپا، جماعت احمدیہ دیودمتانگ (سکم)

بیان فرمایا ہے کہ جمعہ اور رمضان کو آپس میں ایک مشابہت حاصل ہے اور وہ یہ کہ جمعہ بھی قبولیتِ دعا کا دن ہے اور رمضان بھی قبولیتِ دعا کا مہینہ ہے۔ جمعے کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص نماز کے لیے مسجد میں آجائے اور خاموش بیٹھ کر ذکرِ الٰہی میں لگا رہے، امام کا انتظار کرے اور بعد میں اطمینان کے ساتھ خطبہ سنے اور نماز باجماعت میں شامل ہو تو اس کے لیے خاص طور پر خدا تعالیٰ کی برکات نازل ہوتی ہیں اور پھر ایک گھڑی جمعے کے دن ایسی بھی آتی ہے کہ جس میں انسان جو دعا بھی کرے قبول ہو جاتی ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعے کے دن کا ذکر کیا اور فرمایا: اس میں ایک گھڑی ہے جو مسلمان بندہ اس گھڑی کو ایسی حالت میں پائے گا کہ وہ اس میں کھڑا نماز پڑھ رہا ہوگا تو وہ جو کچھ بھی اللہ تعالیٰ سے مانگے گا وہ اس کو ضرور دے گا اور آپؐ نے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ وہ گھڑی تھوڑی سی ہے۔ یہ بخاری کی حدیث ہے جس کا پہلے ذکر تھا۔ یہ بھی ابوہریرہؓ سے روایت ہے۔

آپؓ لکھتے ہیں کہ قانونِ الٰہی کے ماتحت اس حدیث کی ایک تعبیر تو ضرور کرنی پڑے گی کہ وہی دعائیں قبول ہوتی ہیں جو سنت اللہ اور قانونِ الٰہی کے مطابق ہوں۔ غلط قسم کی دعائیں تو بہر حال قبول نہیں ہوں گی۔ دعائیں وہی قبول ہوں گی جو اللہ کی سنت کے مطابق ہیں۔ جو جائز دعائیں ہیں اور اللہ تعالیٰ کے قانون کے مطابق ہیں لیکن جہاں یہ بہت بڑی نعمت ہے وہاں یہ آسان امر بھی نہیں ہے۔

جمعے کا وقت قریباً دوسری اذان یا اس سے کچھ دیر پہلے سے شروع ہو کر نماز کے بعد سلام پھیرنے تک ہوتا ہے۔ اگر یہ دونوں وقت ملا لیے جائیں اور خطبہ جمعہ چھوٹا بھی ہو تو یہ وقت بھی آدھ گھنٹہ ہو جاتا ہے اور اگر خطبہ لمبا ہو جائے تو یہ وقت گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ بھی ہو سکتا ہے۔ اس ایک گھنٹے یا ڈیڑھ گھنٹے میں ایک گھڑی ایسی آتی ہے کہ جب انسان کوئی دعا کرے تو وہ قبول ہو جاتی ہے لیکن اس نوّے منٹ کے عرصے میں انسان کو یہ علم نہیں ہوتا کہ آیا پہلا منٹ قبولیتِ دعا کا ہے، دوسرا منٹ قبولیتِ دعا کا ہے یا تیسرا منٹ قبولیتِ دعا کا ہے۔ یہاں تک کہ نوّے منٹ کے آخر تک انسان کسی منٹ کے متعلق بھی یہ نہیں کہہ سکتا کہ وہ قبولیتِ دعا کا وقت ہے۔ گویا وہ گھڑی جس میں ہر دعا قبول ہوتی ہے نوّے منٹ میں تلاش کرنی پڑے گی اور وہی شخص قبولیتِ دعا کا موقع تلاش کرنے میں کامیاب ہو سکے گا جو برابر نوّے منٹ تک دعا کرتا رہے اور نوّے منٹ تک برابر دعا میں لگے رہنا اور توجہ کو قائم رکھنا یہ ہر ایک کا کام نہیں، بڑا مشکل کام ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے لکھا ہے کہ بعض لوگ تو پانچ منٹ بھی اپنی توجہ قائم نہیں رکھ سکتے۔ کہتے ہیں کہ میں اس وقت مثلاً نماز کے لیے آیا ہوں۔ انسان اِدھر اُدھر نظر مارتا ہی ہے۔ میں نے خطبہ سے پہلے بعض لوگوں کو دیکھا ہے کہ وہ سنتیں پڑھ رہے ہوتے ہیں اور یک دم ان کی آنکھ ادھر ادھر جا پڑتی تھی۔ سنتوں پر ڈیڑھ دو منٹ لگتے ہیں مگر اس تھوڑے سے وقت میں بھی وہ کبھی دائیں دیکھتے تھے، کبھی بائیں دیکھتے تھے، کبھی زمین کی طرف دیکھتے تھے، کبھی آسمان کی طرف دیکھتے تھے۔ جب ڈیڑھ دو منٹ تک توجہ کو قائم رکھنا مشکل ہے تو نوّے منٹ تک دعا کرتے رہنا، ذکرِ الٰہی میں لگے رہنا اور توجہ کو ایک ہی طرف قائم رکھنا کوئی آسان بات نہیں ہے۔

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 33 صفحہ 161-162، خطبہ فرمودہ 30 مئی 1952ء)(صحیح بخاری کتاب الجمعہ باب الساعۃ التی فی یوم الجمعہ حدیث 935)

پس یہ گھڑی کا ذکر بھی ہے تو اس میں مسلسل توجہ کی بھی ضرورت ہے اور یہ بڑی محنت طلب چیز ہے اور اس کے لیے بڑا مجاہدہ کرنا پڑتا ہے۔ یہ آسان چیز نہیں ہے۔ یہ نہیں کہ ہم نے دعا کی تو اس منٹ میں قبول ہو گئی۔ انسان کو نہیں پتا کون سا منٹ ہے۔ پس اصل بات یہ ہے کہ اس عرصے میں انسان بغیر توجہ ہٹائے مسلسل دعا میں لگا رہے اور یہ لگا رہنا ضروری ہے اور جیسا کہ حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا ہے۔ میں نے ذکر کیا کہ یہ آسان کام نہیں ہے۔ جمعے کی برکات کو حاصل کرنے کے لیے بڑی محنت کی ضرورت ہے۔

دوسرے جن صحابی کا ذکر میں اس وقت کروں گا ان کا نام عبداللہ بن مظعونؓ ہے۔ حضرت عبداللہ بن مظعونؓ کا تعلق قریش کے قبیلہ بنو جُمَح سے تھا۔ ان کی والدہ کا نام سُخَیلَہ بنتِ عَنبَس تھا۔ یہ حضرت عثمان بن مظعونؓ اور حضرت قُدَامہ بن مظعونؓ اور حضرت سَائِب بن مظعونؓ کے بھائی تھے اور یہ سب رشتے میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے ماموں تھے۔ کیونکہ حضرت عمرؓ نے ان کی ہمشیرہ زینب بنت مظعون سے شادی کی تھی۔

یزید بن رُومَان سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مظعونؓ اور حضرت قُدامہ بن مظعونؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دارارقم میں جانے اور اس میں دعوتِ اسلام دینے سے قبل ہی اسلام قبول کر لیا تھا۔

(السیرۃ النبویۃ لابن ہشام صفحہ 463، من بنی جمح وحلفاؤھم، دارالکتب العلمیۃ 2001ء)(الطبقات الکبریٰ لابن سعد، الجزء3 صفحہ 214، عبداللہ بن مظعون من بنی جُمَح داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان 1996ء) (الطبقات الکبریٰ لابن سعد، جلد 3 صفحہ 201، عمر بن الخطاب، دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان 2012ء)(اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ، جلد 3 صفحہ 391، عبداللہ بن مظعون، دارالکتب العلمیۃ بیروت 2008ء)
(اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ جلد 2 صفحہ 399 سائب بن مظعون، دارالکتب العلمیہ بیروت 1996ء)

حضرت عبداللہ بن مظعونؓ اور ان کے تینوں بھائی حضرت قُدامہ بن مظعونؓ اور حضرت عثمان بن مظعونؓ اور حضرت سَائِب بن مظعونؓ حبشہ کی طرف ہجرت کرنے والوں میں شامل تھے اور حبشہ میں قیام کے دوران جب انہیں خبر ملی کہ قریش ایمان لے آئے ہیں تب یہ لوگ واپس آ گئے۔

(السیرۃ النبویۃ لابن ہشام صفحہ 241، 267، من ھاجر الی الحبشۃ من بنی جمح، من عاد من بنی جمح، دارالکتب العلمیۃ 2001ء)(اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ جلد 2 صفحہ 399 سائب بن مظعون، دارالکتب العلمیہ بیروت 1996ء)

مَیں بعض صحابہ کے ذکر میں پہلے بھی حبشہ کی ہجرت کا یہ ذکر کر چکا ہوں کہ مسلمانوں کی تکلیفیں جب انتہا کو پہنچ گئیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں سے فرمایا کہ وہ حبشہ کی طرف ہجرت کر جائیں اور فرمایا کہ حبشہ کا بادشاہ عادل اور انصاف پسند ہے۔ اس کی حکومت میں کسی پر ظلم نہیں ہوتا۔ اُس زمانے میں حبشہ میں ایک مضبوط عیسائی حکومت قائم تھی اور وہاں کا بادشاہ نجاشی کہلاتا تھا۔ بہرحال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے پر رجب پانچ نبوی میں گیارہ مرد اور چار عورتوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی اور جب انہوں نے ہجرت کی تو یہ ان کی خوش قسمتی تھی کہ جب وہ مکے سے نکلے ہیں اور جنوب کی طرف سفر کرتے ہوئے جب یہ شُعَیبَہ مقام پر پہنچے جو اس زمانے میں عرب کی ایک بندرگاہ تھی تو اللہ تعالیٰ کا ایسا فضل ہوا کہ ان کو ایک تجارتی جہاز مل گیا جو حبشہ کی طرف روانہ ہونے کو بالکل تیار تھا۔ چنانچہ یہ سب امن سے اس میں سوار ہو گئے اور جہاز روانہ ہو گیا۔ حبشہ پہنچ کر مسلمانوں کو نہایت امن کی زندگی نصیب ہوئی اور خدا خدا کر کے قریش کے مظالم سے چھٹکارا ملا لیکن جیسا کہ بعض مؤرخین نے بیان کیا ہے اور ان کے ضمن میں پہلے بھی بیان ہو چکا ہے کہ خبر سن کے واپس آ گئے تھے۔ مہاجرین کو حبشہ میں گئے زیادہ عرصہ نہیں گزرا تھا کہ ایک افواہ اڑتی ہوئی ان کو پہنچی کہ تمام قریش مسلمان ہو گئے ہیں اور مکے میں بالکل امن ہو گیا ہے۔ اس خبر کا یہ نتیجہ ہوا کہ اکثر مہاجرین بلا سوچے سمجھے واپس آ گئے۔ جب یہ لوگ مکے کے پاس پہنچے تو پتا لگا کہ یہ خبر تو غلط تھی اور مہاجرین کو حبشہ سے واپس لانے کی کافروں کی ایک کوشش تھی۔ اب ان سب کو بڑی مشکل کا سامنا تھا۔ بہرحال کوئی اَور رستہ نہیں تھا۔ بعض تو رستہ میں سے واپس چلے گئے اور بعض نے مکے میں آ کے کسی صاحبِ اثر کی پناہ لے لی لیکن وہ بھی زیادہ عرصہ تک قائم نہیں رہ سکتی تھی۔ قریش کے جو مظالم تھے وہ بڑھتے چلے گئے اور مسلمانوں کے لیے مکے میں کوئی امن کی جگہ نہیں تھی تو اس پر پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہجرت کرو اور پھر دوسرے مسلمانوں نے بھی خفیہ خفیہ ہجرت کی تیاری شروع کر دی اور موقع پا کر آہستہ آہستہ نکلتے گئے۔ اور ہجرت کا یہ سلسلہ ایسا شروع ہوا کہ بالآخر حبشہ میں مہاجرین کی جو تعداد تھی وہ ایک سو تک پہنچ گئی جن میں اٹھارہ عورتیں تھیں باقی مرد تھے۔ تو اس طرح یہ دوسری ہجرت ہوئی۔ بہرحال حضرت عبداللہ بن مظعونؓ کے متعلق یہی ہے کہ وہ پہلی ہجرت میں واپس آئے تھے لیکن دوبارہ واپس گئے یہ نہیں پتہ۔ یا پھر یہاں سے انہوں نے مدینہ ہجرت کی۔ (ماخوذ از سیرت حضرت خاتم النبیینؐ صفحہ 146 تا 149)

بہرحال حضرت عبداللہ بن مظعونؓ جب ہجرت کر کے مدینہ پہنچے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اور سہل بن عُبَید اللہ انصاری کے درمیان مؤاخات قائم فرمائی۔ (الطبقات الکبریٰ لابن سعد، الجزء3 صفحہ 214، عبداللہ بن مظعون من بنی جُمَح داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان 1996ء)

ایک روایت کے مطابق حضرت عبداللہ بن مظعونؓ کی حضرت قُطبہ بن عامر کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مؤاخات قائم فرمائی تھی۔ (عیون الاثر جلد 1 صفحہ 232، ذکر المواخات، دارالقلم بیروت 1993ء)

حضرت عبداللہ بن مظعونؓ اپنے تینوں بھائیوں حضرت عثمان بن مظعونؓ اور حضرت قدامہ بن مظعونؓ اور حضرت سائب بن مظعونؓ کے ہمراہ غزوۂ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے تھے۔

حضرت عبداللہ بن مظعونؓ غزوۂ بدر کے علاوہ غزوۂ احد اور خندق اور دیگر غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے تھے۔ حضرت عبداللہ بن مظعونؓ نے حضرت عثمانؓ کے دورِ خلافت میں 30ر ہجری میں بعمر ساٹھ سال وفات پائی تھی۔ (اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ جلد 2 صفحہ 399 سائب بن مظعون، دارالکتب العلمیہ بیروت 1996ء) (الطبقات الکبریٰ لابن سعد، الجزء3 صفحہ 212، 214، عبداللہ بن مظعون من بنی جُمَح داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان 1996ء)

اللہ تعالیٰ ان صحابہ کے درجات بلند سے بلند تر فرماتا چلا جائے۔

......☆......☆......☆......

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

جو شخص بھی مجھ پر سلام بھیجے گا اس کا جواب دینے کیلئے
اللہ تعالیٰ میری روح کو واپس لوٹا دے گا تا کہ مَیں اس کے سلام کا جواب دے سکوں
(ابوداؤد، کتاب المناسک)

طالبِ دُعا: محمد معین الدین، صدر جماعت احمدیہ کاماریڈی (تلنگانہ)

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آگ اس آنکھ پر حرام ہے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں بیدار رہی اور
آگ اس آنکھ پر بھی حرام ہے جو اللہ تعالیٰ کی خشیت کی وجہ سے آنسو بہاتی ہے
(سنن دارمی، کتاب الجہاد)

طالبِ دعا: محمد منیر احمد، امیر ضلع نظام آباد (تلنگانہ)

اے انصار کے گروہ! تم میں سے بعض ایسے نیکوکار لوگ ہیں کہ اگر وہ خدا کی قسم کھا کر کوئی بات کریں تو خدا تعالیٰ ان کی وہ بات ضرور پوری کرتا ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عظیم المرتبت بدری صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اوصاف حمیدہ کا ایمان افروز تذکرہ

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 11 ر جنوری 2019 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت خلّاد بن عمر بن جموح انصاریؓ کے کیا کوائف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: حضرت خَلّادْ بِن عَمرو بِن جَمُوحْ انصاری اپنے والد حضرت عَمرو بن جَموح اور بھائیوں حضرت مُعاذؓ، حضرت ابوایمنؓ، اور حضرت مُعَوَّذؓ کے ہمراہ غزوہ بدر میں شامل ہوئے۔ حضرت ابوایمن کے بارے میں یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ آپ کے بھائی نہیں تھے بلکہ آپ کے والد حضرت عَمرو بن جَموح کے آزاد کردہ غلام تھے۔

سوال نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ بدر کے لیے روانہ ہوتے ہوئے مدینہ سے باہر کس جگہ قیام فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جنگ بدر کے لئے روانہ ہوتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے لشکر کے ساتھ مدینہ سے باہر ایک جگہ سُقیَا کے پاس قیام کیا۔ حضرت عبداللہ بن قَتَادَہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سُقیَا (مدینہ سے باہر ایک جگہ تھی جہاں ایک کنواں بھی تھا) آئے اس کے قریب نماز ادا کی اور اہل مدینہ کے لئے دعا کی۔

سوال نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سُقیا کے مقام پر قیام فرمایا تو عدی بن ابی الزغبا اور بسبس بن عمروؓ نے اس سے کیا نیک نتیجہ اخذ کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت عدی بن ابی الزغبا اور بسبس بن عمروؓ نے آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! آپؐ کا اس جگہ قیام کرنا اور اصحاب کا جائزہ لینا بہت اچھا ہے اور ہم اسے نیک فال سمجھتے ہیں کیونکہ جب ہمارے یعنی بنوسلمہ اور اہل حُسَیکَہ کے درمیان معرکہ ہوا تھا تو ہم نے یہیں پڑاؤ ڈالا تھا۔ اس وقت حُسَیکَہ کے یہود سب یہود پر غالب تھے پس ہم نے انہیں جس طرح چاہا قتل کیا۔ اس لئے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! مجھے امید ہے کہ جب ہم لوگ قریش کے مقابل ہوں گے تو اس وقت اللہ تعالیٰ آپؐ کی آنکھوں کو ان سے ٹھنڈک عطا کرے گا۔

سوال جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حُسیکہ کا نام بدل کر سُقیا رکھ دیا تو حضرت خلاد کے دل میں کیا خواہش پیدا ہوئی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت خَلّادْ بیان کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حُسَیکَہ کا نام بدل کر سُقیَا رکھ دیا۔ میرے دل میں یہ خواہش تھی کہ میں اس جگہ کو خرید لوں۔ لیکن مجھ سے پہلے ہی حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے اسے دو اونٹوں یا بعض کے مطابق سات اَوْقِیَہ یعنی دوسو اسّی درہم کے عوض خرید لیا۔ جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس بات کا ذکر ہوا تو آپؐ نے فرمایا رَبِحَ الْبَیْعُ یعنی اس کا سودا بہت ہی نفع مند ہے۔

سوال حضرت خلادؓ اور ان کے بھائیوں نے جب اپنے والد حضرت عمرو بن جموحؓ کو جنگ احد میں شامل ہونے سے روکا تو انہوں نے کس جوش ایمان کا مظاہرہ کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت خَلّادؓ کے والد کے بارے میں آتا ہے کہ بدر کے موقع پر حضورؐ نے جہاد کی تحریک فرمائی تو ان کے پاؤں میں تکلیف کی وجہ سے ان کے بیٹوں نے انہیں جنگ میں شامل ہونے سے روک دیا۔ لیکن جب اُحُد کا موقع آیا تو عمرو اپنے بیٹوں کو کہنے لگے کہ اب تم مجھے روک نہیں سکتے اور میں لازماً اس میں شامل ہوں گا۔ پھر اولاد نے ان کو اُن کی معذوری کے حوالے سے روکنا چاہا تو یہ خود آنحضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میرے بیٹے اس دفعہ پھر مجھے جہاد سے روکنا چاہتے ہیں۔ میں آپؐ کے ساتھ اس جہاد میں شامل ہونا چاہتا ہوں۔ خدا کی قسم! میں امید رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری دلی مراد قبول کرے گا اور مجھے شہادت عطا فرمائے گا اور میں اپنے اسی لنگڑے پاؤں کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤں گا۔

سوال جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت عمرو بن جموح کو جنگ احد میں شامل ہونے کی اجازت دے دی تو انہوں نے کیا دعا کی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آنحضرتؐ نے حضرت عمرو بن جموحؓ سے فرمایا کہ بیشک اللہ تعالیٰ کو آپ کی معذوری قبول ہے اور جہاد آپ پہ فرض نہیں ہے۔ پھر آپؐ نے ان کے بیٹوں سے فرمایا کہ تم لوگ ان کو نیک کام سے نہ روکو۔ شاید اللہ تعالیٰ انہیں شہادت عطا فرما دے۔ چنانچہ حضرت عمرو نے اپنے ہتھیار لئے اور یہ دعا کرتے ہوئے میدان احد کی طرف روانہ ہوئے کہ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِی شَھَادَۃً وَلَا تَرُدَّنِیْ اِلٰی اَھْلِیْ خَائِبًا کہ اے اللہ! مجھے شہادت عطا کرنا اور مجھے اپنے گھر کی طرف ناکام و نامراد واپس لے کر نہ آنا۔ اللہ تعالیٰ نے بھی ان کی دعا کو قبول کیا اور انہوں نے وہاں جام شہادت نوش کیا۔

سوال حضرت خلاد کی والدہ حضرت ہند بنت عمرو کا حضرت جابر بن عبداللہؓ سے کیا رشتہ تھا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت خَلّادْ کی والدہ حضرت ہند بنتِ عَمرو حضرت جابر بن عبداللہ کی پھوپھی تھیں۔

سوال حضرت عائشہ جب غزوہ احد کے بارے میں خبر لینے کے لیے مدینہ سے باہر نکلیں تو ان کی ملاقات کس خاتون سے ہوئی اور وہ کس حال میں تھیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت عائشہؓ غزوۂ اُحُد کے بارہ میں خبر لینے کیلئے مدینہ کی عورتوں کے ساتھ گھر سے باہر نکلیں۔ جب آپؓ حرّہ کے مقام تک پہنچیں تو آپ کی ملاقات ہند بنت عمرو سے ہوئی جو کہ حضرت عبداللہ بن عمرو کی ہمشیرہ تھیں۔ حضرت ہند اپنی اونٹنی کو ہانک رہی تھیں۔ اس اونٹنی پر آپ کے شوہر حضرت عَمرو بن جَموح، بیٹے حضرت خَلّادْ بن عمرو اور بھائی حضرت عبداللہ بن عمرو کی نعشیں تھیں۔

سوال حضرت عائشہؓ کی حضرت ہند بنت عمرو سے کیا گفتگو ہوئی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت عائشہؓ نے حضرت ہند سے پوچھا کہ کیا تمہیں کچھ خبر ہے کہ تم پیچھے لوگوں کو کس حال میں چھوڑ آئی ہو؟ اس پر حضرت ہند نے کہا کہ رسول اللہؐ بخیریت ہیں اور آپؐ کے بعد ہر مصیبت آسان ہے۔ اسکے بعد حضرت ہند نے یہ آیت پڑھی۔ وَ رَدَّ اللّٰہُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِغَیْظِھِمْ لَمْ یَنَالُوْا خَیْرًا۔ وَ کَفَی اللّٰہُ الْمُؤْمِنِیْنَ الْقِتَالَ۔ وَ کَانَ اللّٰہُ قَوِیًّا عَزِیْزًا (الاحزاب:26) یعنی اور اللہ نے ان لوگوں کو جنہوں نے کفر کیا ان کے غیظ سمیت اس طرح لوٹا دیا کہ وہ کوئی بھلائی حاصل نہ کر سکے اور اللہ مومنوں کے حق میں قتال میں کافی ہو گیا اور اللہ بہت قوی اور کامل غلبہ والا ہے۔

سوال حضرت ہند بن عمرو جب اپنے بیٹے، شوہر اور بھائی کی نعشوں کو اونٹ پر لاد کر مدینہ لے جانے لگیں تو ان کے ساتھ کیا ایمان افروز واقعہ پیش آیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جب حضرت ہند اپنے اونٹ کو مدینہ کی طرف ہانکنے لگیں تو اونٹ زمین پر بیٹھ گیا۔ انہوں نے اونٹ کو ڈانٹا تو وہ کھڑا ہو گیا۔ جب انہوں نے اس کا رخ مدینہ کی طرف کیا تو وہ پھر بیٹھ گیا۔ پھر جب انہوں نے اسکا رخ اُحُد کی طرف پھیرا تو اونٹ چلنے لگا۔ حضرت ہند رسول اللہؐ کے پاس آئیں اور آپؐ کو اس واقعہ کی خبر دی۔ آپؐ نے فرمایا کہ یہ اونٹ مامور کیا گیا ہے کہ یہ مدینہ کی طرف نہ جائے بلکہ اُحُد کی طرف ہی رہے۔ فرمایا کہ کیا تمہارے شوہر نے جنگ پہ جانے سے پہلے کچھ کہا تھا؟ کہنے لگیں انہوں نے قبلہ رُخ ہو کر یہ کہا تھا کہ اے اللہ! مجھے میرے اہل کی طرف شرمندہ کر کے نہ لوٹانا اور مجھے شہادت نصیب کرنا۔ اس پر رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اسی وجہ سے اونٹ نہیں چل رہا تھا۔

سوال آنحضرتؐ نے حضرت ہند کے بیٹے، شوہر اور بھائی کے متعلق کیا بشارت سنائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آپؐ نے فرمایا کہ اے انصار کے گروہ! تم میں سے بعض ایسے نیکوکار لوگ ہیں کہ اگر وہ خدا کی قسم کھا کر کوئی بات کریں تو خدا تعالیٰ ان کی وہ بات ضرور پوری کرتا ہے اور عَمرو بِن جَمُوح بھی ان میں سے ایک ہیں۔ پھر آپ نے عَمرو بن جَمُوح کی بیوی کو فرمایا کہ اے ہند! جس وقت سے تیرا بھائی شہید ہوا ہے اس وقت سے فرشتے اس پر سایہ کئے ہوئے ہیں اور انتظار میں ہیں کہ اسے کہاں دفن کیا جائے۔ رسول اللہؐ ان شہداء کی تدفین تک وہیں رکے رہے۔ پھر فرمایا اے ہند! تیرا بیٹا خَلّادْ اور تیرا بھائی عبداللہ جنت میں باہم دوست ہیں۔ اس پر ہند نے عرض کی یارسول اللہؐ میرے لئے بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان کی رفاقت میں پہنچا دے۔

سوال حضور انور نے حضرت عقبہ بن عامر کے کیا کوائف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت عُقْبَہ بن عامِر کی والدہ کا نام فُکَیْہَہ بنت سکن تھا اور والد عامر بن نابِیْ تھے۔ انکی والدہ بھی آنحضرتؐ پر ایمان لائیں اور آپؐ کی بیعت سے مشرف ہوئیں۔ حضرت عُقْبَہ بن عامر ان چھ انصار میں سے تھے جو سب سے پہلے مکہ میں ایمان لائے اور بعد میں آپ بیعتِ عقبہ اولیٰ میں بھی شامل ہوئے۔

سوال حضور انور نے آنحضرتؐ کی سوید بن صامت سے ملاقات کا کیا واقعہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آنحضرتؐ مکہ میں اَشْہُرِ حُرُم کے اندر قبائل کا دورہ کر رہے تھے کہ آپ کو معلوم ہوا کہ یثرب کا ایک مشہور شخص سُوَیْد بن صامت مکہ میں آیا ہوا ہے۔ سُوَید مدینہ کا ایک مشہور شخص تھا اور اپنی بہادری اور نجابت اور دوسری خوبیوں کی وجہ سے 'کامل' کہلاتا تھا۔ آنحضرتؐ اسکے ڈیرے پر پہنچے اور اسے اسلام کی دعوت دی۔ اس نے کہا کہ میرے پاس بھی ایک خاص کلام ہے جس کا نام مَجَلّہ لُقْمان ہے۔ آپؐ نے کہا کہ مجھے اس کا کوئی حصہ سناؤ۔ سُوَید نے اس کا ایک حصہ آپؐ کو سنایا۔ آپؐ نے اس کی تعریف فرمائی مگر فرمایا کہ میرے پاس جو کلام ہے وہ بہت بالا اور ارفع ہے۔ آپؐ نے اسے قرآن شریف کا ایک حصہ سنایا۔ سوید نے اس کی تعریف کی اور گو وہ مسلمان نہیں ہوا مگر اس نے آپؐ کی تصدیق کی اور آپؐ کو جھٹلایا نہیں۔

سوال آنحضرتؐ نے حضرت عقبہ بن عامر کے بیٹے کو کون سی دعا سکھائی تھی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت عُقْبَہ بن عامر بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے بیٹے کو لے کر رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ ابھی وہ نَوعمر لڑکا تھا۔ میں نے عرض کیا کہ میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ہوں، میرے بیٹے کو دعائیں سکھائیں جن کے ذریعہ وہ اللہ تعالیٰ سے دعا کیا کرے اور اس پر شفقت فرمائیں۔ آپؐ نے فرمایا اے لڑکے! کہو کہ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ صِحَّۃً فِیْ اِیْمَانٍ وَ اِیْمَانًا فِیْ حُسْنِ خُلُقٍ وَ صَلَاحًا یَتْبَعُہٗ نَجَاحٌ کہ اے اللہ! میں تجھ سے حالت ایمان میں صحت طلب کرتا ہوں اور ایمان کے ساتھ حسن خلق کی دعا کرتا ہوں اور صلاح کے بعد کامیابی چاہتا ہوں۔

سوال خطبہ جمعہ کے آخر میں حضور انور نے جماعت کی کس پُرانی بزرگ احمدی خاتون کا ذکر خیر فرمایا؟

جواب حضور انور نے سسٹر عالیہ شہید صاحبہ آف امریکہ کا ذکر خیر فرمایا اور خطبہ کے بعد ان کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

......☆......☆......☆......

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE

RSB Traders & whole seller

Specialist in Teddy Bear Ladies & Kids items, All Types of Bags & Garments items

Mob: 9647960851
9082768330

Branch: Aroti Tola Po muluk
Bolpur-Birbhum
Head office: Q84 Akra Road
Po.Bartala, Kolkata-18

طالب دعا : جانِ عالم شیخ
(جماعت احمدیہ شانتی نکیتن، بولپور، بیر بھوم۔ بنگال)

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ جرمنی (جولائی 2019)

ہمیشہ یاد رکھیں کہ آپ کا علم، آپ کی عقل، آپ کی روشن دماغی سب بے فائدہ ہیں
اگر آپ اللہ تعالیٰ کی باتوں کو نہیں سمجھتیں یا سمجھنے کی کوشش نہیں کرتیں یا سن کر، سمجھ کر، پھر اس پر عمل کرنے کی کوشش نہیں کرتیں

یہ بات ہر احمدی مرد اور عورت اور لڑکے اور لڑکی کو اپنے سامنے رکھنی چاہیے کہ
اسلام جو کامل اور مکمل شریعت ہے جس میں مرد اور عورت ہر ایک کے حقوق اور فرائض اور ذمہ داریوں کی وضاحت کر دی گئی ہے
اور ان پر عمل کر کے ہم نے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنی ہے اسے ہم نے اپنی زندگیوں پر لاگو کرنا ہے
اور غیر مذہبی لوگوں یا دنیا دار لوگوں سے متاثر نہیں ہونا اور نہ صرف متاثر نہیں ہونا بلکہ ان کو مذہب کی حقیقت بتانی ہے ان کو خدا تعالیٰ کے قریب لانا ہے

اگر ہم نے اپنی دنیا و عاقبت سنوارنی ہے تو ایک مومن کیلئے مسلسل استغفار ضروری ہے اور سچی توبہ کیلئے محنت ضروری ہے
زنگ کو دور کرنے اور اندھیروں کو مٹانے کیلئے اللہ تعالیٰ کی طرف ایک خاص کوشش سے قدم بڑھانے کی ضرورت ہے

اگر عورت اپنے ذمہ کام کو سرانجام دے رہی ہے اور مرد اپنے ذمہ کام اور فرائض کو سرانجام دے رہا ہے اور دونوں اللہ تعالیٰ کے خوف اور خشیت اور اس کی رضا حاصل کرنے کیلئے کام کر رہے ہیں تو اُن کی اس دنیا کی زندگی بھی پاکیزہ ہوگی اور اللہ تعالیٰ کے حکم پر چلتے ہوئے اس کی رضا کو حاصل کرنے والی ہوگی

جلسہ سالانہ جرمنی کے موقع پر مورخہ 6 جولائی کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مستورات سے خطاب

وقت کی ضرورت ہے کہ بنی نوع انسان اپنے خالق کو پہچانے

سرمایہ دارانہ نظام اب آہستہ آہستہ کمزور ہو رہا ہے اور لوگ محسوس کرنے لگے ہیں کہ اس میں خطرات اور ناانصافیاں پنہاں ہیں، اس لئے یورپی ممالک اور دوسرے طاقتور ممالک کو تکبر کرتے ہوئے یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ ان کا نظام ہمیشہ چلتا رہے گا بلکہ انہیں اس بات کو یقینی بنانا ہوگا کہ دنیا کا معاشی نظام مساوات اور انصاف کے سہارے کھڑا ہو

تاریخ کے اس نازک موڑ پر میرا یہ پختہ یقین ہے کہ ہمارے دَور کے بڑے مسائل کے خاتمہ کا صرف ایک ہی طریقہ ہے
صرف ایک ہی راستہ ہے جو ہمیں نجات کی طرف لے جا سکتا ہے اور ہمیں اس دنیا میں جنگ وجدل سے چھٹکارا دلا سکتا ہے اور وہ رستہ اللہ تعالیٰ کا ہے
امن، طاقت اور مال کے ذریعہ سے قائم نہیں ہوتا بلکہ امن تو خدا تعالیٰ کی ذات میں ہے، پس یہ وقت کی ضرورت ہے کہ بنی نوع انسان اپنے خالق کو پہچانے

جلسہ سالانہ جرمنی کے موقع پر مورخہ 6 جولائی کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جرمن مہمانوں سے خطاب

(رپورٹ: عبدالماجد طاہر، ایڈیشنل وکیل التبشیر اسلام آباد، یو.کے)

6 جولائی 2019ء (بروز ہفتہ)

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چار بج کر پندرہ منٹ پر جلسہ گاہ میں تشریف لا کر نمازِ فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔ آج پروگرام کے مطابق لجنہ جلسہ گاہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا لجنہ جلسہ سے خطاب تھا۔

آج لجنہ کے جلسہ گاہ میں صبح کے اجلاس کا آغاز دس بجے حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی زیر صدارت ہوا جو دوپہر گیارہ بج کر 45 منٹ تک جاری رہا۔ اس سیشن میں تلاوتِ قرآن کریم اور اس کے اردو ترجمہ کے علاوہ ایک اردو نظم اور عربی قصیدہ اور چار تقاریر ہوئیں۔ جن میں سے تین اردو زبان میں تھیں اور ایک جرمن زبان میں تھی۔

پروگرام کے مطابق دوپہر 12 بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لجنہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے۔ ناظمہ اعلیٰ اور صدر لجنہ اماء اللہ جرمنی نے اپنی نائب ناظماتِ اعلیٰ کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا استقبال کیا۔ خواتین نے بڑے جوش اور ولولہ کے ساتھ نعرے لگائے اور اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کہا۔

اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوتِ قرآن کریم سے ہوا جو عزیزہ درّ عجم ہیوبش صاحبہ نے کی۔ بعد ازاں اس کا اردو اور جرمن زبان میں ترجمہ پیش کیا اسکے بعد عزیزہ عائشہ سندس صاحبہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منظوم کلام ؎

اِک نہ اک دن پیش ہوگا تو فنا کے سامنے
چل نہیں سکتی کسی کی کچھ قضاء کے سامنے

خوش الحانی سے پیش کیا۔

بعد ازاں پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والی 47 طالبات کو اسناد عطا فرمائیں اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے ان طالبات کو میڈل پہنائے۔ تعلیمی ایوارڈ حاصل کرنے والی ان خوش نصیب طالبات کے اسماء درج ذیل ہیں۔

شبانہ احمد (جرمنی) Consultant as General Practitioner
راحت الاسلام (جرمنی) PhD in Dentistry
فائزہ نیازی چوہدری (جرمنی) 2nd State Exmaination in Teaching
نائلہ جاوید (جرمنی) State Examination in Human Medicine
درعجب ہویش (جرمنی) 2nd State Exmaination in Teaching
ماریہ عباس (جرمنی) 2nd State Exmaination in Teaching
مصورہ صباحت بھٹی (جرمنی) 2nd State Exmaination in Teaching

ہدیٰ زیروی (جرمنی) 1st State Exmaination in Teaching
Zonara Ullah Wahla (جرمنی) 1st State Exmaination in Teaching
صالحہ صباحت میر (جرمنی) Magister Artium in Literature
نایاب مبشر گوندل (جرمنی) Master of Arts in Sociology
طاہرہ اللہ (جرمنی) Master of Science in Geography
مہوش احمد انور (جرمنی) Master of Science in Cell and Molecular Biology
انیلہ احمد (جرمنی) Master of Arts in Islamic Studies
عدیلہ ثناء (جرمنی) Master of Science Molecular Medicine
مہوش افتخار (جرمنی) Master of Science in Life and Medical Science
فریحہ ناصر بٹ (جرمنی) Master of Laws in Economic Law
نوریۃ انجم (جرمنی) Master in Engineering in Civil Engineering
انیزہ حیات (جرمنی) Master of Science in Industrial Engineering
ضوفیشان ملک (جرمنی) Master of Science in Economic Pedagogy
ھبۃ الحبیب ناصر (جرمنی) Master of Arts in Leadership in the creative Industries
سید صباح النور شولتس (جرمنی) Diploma in Personal Specialist
زوہا بابر (جرمنی) Bachelor of Arts inInternational Business Management
تابندہ خان (جرمنی) Bachelor of Arts in Social Work
انعم بیگ (جرمنی) Bachelor of Arts in Educational Science
ثنا ہیوبش (جرمنی) Bachelor of Arts in Sociology
وفا ناصر بٹ (جرمنی) Bachelor of Arts in Architecture
انیلہ رضا احمد (جرمنی) Bachelor of Arts in Psychology & Philology
ندا رانا عباسی (جرمنی) Bachelor of Arts in Social Work

صائمہ ملک (جرمنی) Bachelor of Arts in Educational Scinece
ہبہ پاک ترک (جرمنی) Bachelor of Arts in Islamic Science
کاشفہ بٹ (جرمنی) Bachelor of Arts in International Management
تابندہ منصور لون (جرمنی) Bachelor of Arts in History
نداء احمد ہیوبش (جرمنی) Bachelor of Science in History
عالیہ یوسف (جرمنی) A - Levels
امۃ الرفیق (سوئٹزرلینڈ) Bachelor of Law in Economics
عائشہ سنداس (جرمنی) BS Electrical Engineering in Electrical Engineering
زائرہ جبار (جرمنی) Bachelor of Engineering in Electrical Engineering
رومانہ کنول (جرمنی) M.Sc. Honours in Food Technology
باریرہ طاہر (جرمنی) BS Hons in Psychology
فیضانہ نعیم (پاکستان) BS Software Engineering in Software Engineering
صبا احمد (پاکستان) BS Hons in Statistics
عطیۃ الحبیب (جرمنی) Bachelor in Business Adminstration
راضیہ حمید (کینیڈا)
Nawaziest Ul Bushra (پاکستان) O - Level
لائلان احمد خالد (پاکستان) O - Level
مرحومہ سعدیہ فاخرہ (پاکستان) MA in Mass Communication (ان کا ایوارڈ ان کے والد صاحب نے مردانہ جلسہ گاہ میں وصول کیا تھا)

تقسیم ایوارڈ کی تقریب کے بعد بارہ بجکر تیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطاب فرمایا۔

خطاب
سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورۃ النحل کی آیت 98 اور سورۃ التوبہ کی آیت 112 کی تلاوت فرمائی۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یہ آیات جو میں نے تلاوت کی ہیں ان میں پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جو کوئی مومن ہونے کی حالت میں نیک اور مناسبِ حال عمل کرے گا، مرد ہو کہ عورت، ہم اسے یقیناً ایک پاکیزہ زندگی عطا کریں گے اور ہم ان تمام لوگوں کو ان کے بہترین عمل کے مطابق ان کے تمام اعمال صالحہ کا بدلہ دیں گے۔

پس یہ ہے خدا تعالیٰ کا انصاف کہ مردوں عورتوں دونوں کو ان کے عمل کا بدلہ ہے۔ بعض باتیں مردوں کیلئے فرض ہیں یا ان کے حالات کے مطابق ضروری ہیں اور عورت کیلئے اس طرح فرض اور ضروری نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ہمارے فرائض اور ڈیوٹیوں کی فہرست بھی بتا دی ہے کہ اسلامی معاشرے میں عورت کے کیا فرائض ہیں اور مرد کے کیا فرائض ہیں۔ ان کی ایک لمبی فہرست ہے وہ تو میں اس وقت بیان نہیں کر سکتا۔ مثال دیتا ہوں، مثلاً نماز کو ہی لے لیں۔ مردوں پر یہ فرض کیا گیا ہے کہ وہ سوائے اشد مجبوری کے نماز باجماعت مسجد میں جا کر ادا کریں جبکہ عورت کیلئے یہ ضروری نہیں۔ حتیٰ کہ جمعہ بھی عورت کیلئے اس طرح فرض نہیں ہے جس طرح مرد کیلئے فرض ہے۔ مرد کو یہ کہا گیا ہے کہ اگر تم باجماعت نماز پڑھو تو تمہیں اس کا ستائیس گنا ثواب ملے گا۔ تو کیا عورت باجماعت نماز نہ پڑھ کر ستائیس گنا ثواب سے محروم رہے گی یا اس کو اس لیے نماز باجماعت پڑھنا ضروری قرار نہیں دیا گیا کہ اسے کہیں ستائیس گنا ثواب نہ مل جائے اور اسے محروم رکھا جائے۔ نہیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہر ایک کے مناسب حال عمل ہیں، اگر وہ ان عملوں کو سرانجام دے رہا ہے، چاہے وہ مرد ہے یا عورت ہے تو اسے ثواب ملے گا۔ عورت کا گھر میں نماز پڑھنا اور اپنی گھریلو ذمہ داریاں ادا کرنا ہی اسے مرد کے برابر ثواب کا مستحق قرار دے گا۔ تبھی تو آنحضرت ﷺ نے ایک موقع پر ایک عورت کو فرمایا تھا کہ تمہارا اپنے گھروں کو سنبھالنا اور بچوں کی تربیت کرنا تمہیں اتنا ہی ثواب کا مستحق قرار دے گا یا بنائے گا جس کا ایک مرد اسلام کے راستے میں جانی و مالی جہاد کر کے مستحق ہوتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پس اگر عورت اپنے ذمہ کام کو سرانجام دے رہی ہے اور مرد اپنے ذمہ کام اور فرائض کو سرانجام دے رہا ہے اور دونوں اللہ تعالیٰ کے خوف اور خشیت اور اس کی رضا حاصل کرنے کیلئے کام کر رہے ہیں تو ان کی اس دنیا کی زندگی بھی پاکیزہ ہو گی اور اللہ تعالیٰ کے حکم پر چلتے ہوئے اسکی رضا کو حاصل کرنے والی ہو گی اور آخرت میں بھی ان کے عمل کے مطابق انہیں بدلہ دیا جائے گا۔ پس جہاں اس آیت میں اسلام نے مرد اور عورت دونوں کے حقوق کو تسلیم کیا ہے اور عورت و مرد کو یہ کہا گیا ہے کہ تمہیں تمہارے عملوں کے مطابق بدلہ دیا جائے گا، وہاں اس طرف بھی توجہ دلائی ہے کہ اپنی حالتوں اور اپنے عملوں کو خدا تعالیٰ کی تعلیم کے مطابق ڈھالو۔ اللہ تعالیٰ کی خشیت اور اسکی خوشنودی اور اسکی رضا حاصل کرنے کیلئے اپنے عمل کرو۔ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھو۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس آیت میں ان لوگوں کے اعتراض کی بھی نفی کی گئی ہے جو یہ کہتے ہیں کہ اسلام عورتوں کے حقوق کی نگہداشت نہیں کرتا۔ اسلام نہ صرف نیک عمل کرنے والی عورتوں کو چاہے بظاہر اس کے عمل مرد کی نسبت کم محنت والے اور مشقت والے نظر آتے ہوں اس دنیا میں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی خبر دے کر اللہ تعالیٰ اسے اپنے انعامات سے نوازنے کا اعلان کرتا ہے بلکہ یہی نہیں، اپنی ذمہ داریاں اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر ادا کرنے پر مرنے کے بعد بھی بہترین اجر کا اعلان کرتا ہے۔ پس یہ ان لوگوں کی جہالت ہے جو اسلام پر یہ الزام لگاتے ہیں کہ مرد اور عورت کے برابری کے حقوق نہیں ہیں اور ان لوگوں کی ان غیر مسلموں سے بڑھ کر جہالت ہے جو اس دنیاوی طور پر ترقی یافتہ معاشرے کی نام نہاد آزادی سے متاثر ہو کر کسی بھی قسم کے احساس کمتری میں مبتلا ہو کر اسلام کی سچائی اور اسلام میں اپنے حقوق کے بارے میں سوچ میں پڑ جاتے ہیں یا کہنا چاہیے کہ عورتیں اور پڑھی لکھی نوجوان لڑکیاں اور لڑکے، خاص طور پر لڑکیوں کی بات کر رہا ہوں، کہ اس سوچ میں پڑ جاتے ہیں کہ اسلام نے ہمیں ہمارے حقوق دیئے بھی ہیں کہ نہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پس اپنوں یا غیروں جس کے ذہن میں بھی یہ سوال اٹھتا ہے کہ اسلام میں عورت کے حقوق نہیں اس کو اسلام کی خوبصورت تعلیم کا علم ہی نہیں۔ آج ہر احمدی کا کام ہے کہ دنیا کو بتائے کہ دین کیا ہے؟ ہمارے حقوق کیا ہیں اور ہماری ذمہ داریاں کیا ہیں؟ انبیاء دنیا میں بندے کو خدا کے قریب کرنے کیلئے آتے ہیں اور مذہب اس دنیا کی زندگی اور مرنے کے بعد کی ہمیشہ رہنے والی زندگی کی بات کرتا ہے اور ایک دنیا دار صرف اس دنیا کی زندگی کو ہی اپنا مقصدِ حیات سمجھتا ہے۔ پس یہ بات ہر احمدی مرد اور عورت اور لڑکے اور لڑکی کو اپنے سامنے رکھنی چاہیے کہ اسلام جو کامل اور مکمل شریعت ہے جس میں مرد اور عورت ہر ایک کے حقوق اور فرائض اور ذمہ داریوں کی وضاحت کر دی گئی ہے اور ان پر عمل کر کے ہم نے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنی ہے اسے ہم نے اپنی زندگیوں پر لاگو کرنا ہے اور غیر مذہبی لوگوں یا دنیا دار لوگوں سے متاثر نہیں ہونا اور نہ صرف متاثر نہیں ہونا بلکہ ان کو مذہب کی حقیقت بتانی ہے، ان کو خدا تعالیٰ کے قریب لانا ہے، ان کو ان کی جاہلانہ سوچوں کی نشاندہی کر کے بتانا ہے کہ ہم جو احمدی مسلمان ہیں ٹھیک ہیں اور ہمارا جو مذہب کے بارہ میں، خدا تعالیٰ کے بارے میں نظریہ ہے وہ ٹھیک ہے اور تم غلط ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پس اس سوچ کے ساتھ ہم میں سے ہر ایک نے اپنی

اپنی زندگی گزارنی ہے۔ اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے احکامات کا پابند کرنا ہے اور دنیا کو بھی اسلام کی خوبصورت تعلیم کا قائل کرنا ہے۔ جب یہ ہوگا تبھی ہم حقیقی احمدی کہلا سکیں گے تبھی ہمارے یہ جلسے منعقد کرنے کا فائدہ ہے۔ ہر سال آپ اجتماع کرلیں، تربیتی کلاسیں منعقد کرلیں، جلسے منعقد کرلیں اور اس بات پر خوش ہوجائیں کہ ہماری اتنی حاضری ہے اور خلیفہ وقت نے ہم سے خطاب کیا ہے تو اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ وقتی جوش بے فائدہ ہے۔ بعض فقرات مقررین کے یہاں تقریریں کرنے والوں کے بھی آپ کو وقتی طور پر جذباتی کردیتے ہیں۔ جب تک ایک لگن اور کوشش کے ساتھ ان نیک باتوں کو اپنی زندگیوں کا حصہ نہ بنائیں، تو وقتی طور پر جذباتی ہونا یہ بے فائدہ چیز ہے۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ آپ کا علم، آپ کی عقل، آپ کی روشن دماغی سب بے فائدہ ہیں اگر آپ اللہ تعالیٰ کی باتوں کو نہیں سمجھتیں یا سمجھنے کی کوشش نہیں کرتیں یا سن کر، سمجھ کر، پھر اس پر عمل کرنے کی کوشش نہیں کرتیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس نیک اعمال کے لیے جہاں ان جلسوں میں بیان کی گئی باتوں سے فائدہ اٹھائیں وہاں اللہ تعالیٰ کی باتوں کی تلاش کرکے ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں تبھی ان جلسوں اور ان کارروائیوں کا فائدہ ہے۔ جیسا کہ آیت کے حوالے سے میں نے ذکر کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے مومن مردوں اور عورتوں کے نیک عمل پر جزا دینے کا کہا ہے اور دوسری آیت میں اللہ تعالیٰ نے جزا کی بشارت پانے والوں کے بعض اعمال کا ذکر کیا ہے جیسا کہ فرماتا ہے کہ جو لوگ توبہ کرنے والے ہیں، عبادت کرنے والے ہیں، خدا کی حمد کرنے والے ہیں، خدا کی راہ میں سفر کرنے والے ہیں، رکوع کرنے والے ہیں، سجدہ کرنے والے ہیں، نیک باتوں کا حکم دینے والے ہیں، بری باتوں سے روکنے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی حدود کی حفاظت کرنے والے ہیں ایسے مومنوں کو تو بشارت دے دے۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرمایا۔ جب اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا کہ بشر المؤمنین تو اس بشارت میں مرد اور عورت دونوں شامل ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک جگہ لکھا ہے کہ توبہ کی قوت حاصل کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ نے استغفار کی طرف ہمیں توجہ دلائی ہے۔ اگر ان گناہوں سے بچنا ہے اپنے آپ کو محفوظ رکھنا ہے تو مستقل استغفار کرتے رہو۔ یہ میرے الفاظ ہیں۔ آپ علیہ السلام کی باتوں کا مفہوم یہی ہے۔ پھر آپ علیہ السلام نے لکھا کہ بعض وقت انسان نہیں جانتا اور یک دفعہ ہی زنگ اور تیرگی اس کے قلب پر آجاتی ہے۔ اس کیلئے استغفار ہے کہ وہ زنگ اور تیرگی نہ آوے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: دنیا کے شغلوں، اس کے کاموں، اس کے کھیل کود اور لہو ولعب میں آجکل اتنی زیادہ attraction ہے اور انسان کا دل اس حد تک اسکی طرف مائل ہونے کی کوشش کرتا ہے کہ دل پر زنگ لگ ہی جاتا ہے۔ جو چمک دین کی روشنی کی صفائی اور ستھرائی کی اور دل کے مصفّٰی ہونے کی ہے وہ ماند پڑ جاتی ہے اور دنیا کی جو رنگینیاں ہیں وہ غالب آجاتی ہیں اور یہ جو دنیا کی رنگینیاں ہیں یہی زنگ ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس اگر ہم نے اپنی دنیا و عاقبت سنوارنی ہے اور درست رکھنی ہے تو ایک مومن کیلئے مسلسل استغفار ضروری ہے اور سچی توبہ کیلئے محنت ضروری ہے۔ پس ہمیں اس طرف بہت توجہ کی ضرورت ہے۔ زنگ کو دور کرنے اور اندھیروں کو مٹانے کیلئے اللہ تعالیٰ کی طرف ایک خاص کوشش سے قدم بڑھانے کی ضرورت ہے اور یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے فضل کے بغیر نہیں ہوتا۔ اس لیے اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے کیلئے استغفار کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق عبادت بھی ضروری ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: توبہ کرنے کی طرف توجہ دلانے کے بعد اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں عبادت کی طرف توجہ دلائی ہے کہ عبادت کرنے والوں کو بشارت ہے۔ عبادت کے جو طریق خدا تعالیٰ نے ہمیں بتائے ہیں ان میں سب سے اہم نماز ہے۔ عورت گھر کی نگران ہونے کے لحاظ سے اپنی نمازوں کی حفاظت کے ساتھ ساتھ اپنے بچوں کی نمازوں کی بھی حفاظت کی نگران ہے اور اس کو کرنی چاہیے۔ عورتوں میں، ماؤں میں نمازوں کی عادت ہو، اس کا اہتمام ہو تو بچوں کو بچپن سے ہی نمازوں کی طرف توجہ دلانے والی یہ چیز ہوتی ہے اور عموماً ایسی ماؤں کے بچے نمازی ہوتے ہیں اور ایسی عورتیں اور ایسی مائیں ایسے بچوں کو پروان چڑھا رہی ہوتی ہیں جو اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق اپنے مقصد پیدائش کو سمجھنے والے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اچھی تربیت کرنے والی مائیں، بچوں کو عبادت گزار بنانے کی کوشش کرنے والی مائیں کم از کم اپنی اس کوشش کی وجہ سے جو وہ بچوں کو خدا تعالیٰ کے قریب کرنے کیلئے کرتی ہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارت حاصل کرنے والی بن جائیں گی اور یہ بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ باپوں کے عملوں کی وجہ سے بگڑنے والے بچے ایک وقت میں ماؤں کی دعاؤں اور تربیت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی طرف آنے والے بن جاتے ہیں، نیکیوں کے راستے کی طرف چل پڑتے ہیں۔ پس بے شک بعض ماؤں کیلئے بچوں اور خاص طور پر لڑکوں کی تربیت ایک خاص عمر کے بعد بہت بڑا چیلنج بن جاتی ہے لیکن ماؤں کو ہمت نہیں ہارنی چاہیے اور پھر خاص طور پر لڑکیاں تو عموماً ماؤں کے زیر اثر ہوتی ہیں اگر لڑکیاں بگڑ رہی ہیں تو یہ تو خالصتاً ماؤں کا قصور ہے۔ اگر لڑکیاں آزادی کی طرف جا رہی ہیں تو یہ خالصتاً ماؤں کا قصور ہے۔ اگر لڑکیاں یونیورسٹیوں میں جا کر غلط قسم کی دوستیاں لگانی شروع کردیتی ہیں تو ماؤں کو فکر کرنی چاہیے اور دعائیں زیادہ کرنی چاہئیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مومن کی یہ بھی نشانی ہے کہ وہ حمد کرنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی حمد یہ تقاضا کرتی ہے کہ اسکی نعمتوں کی شکرگزار بنیں۔ اللہ تعالیٰ نے جو بہتر حالات اور مالی بہتری مہیا فرمائی ہے اس کا شکر ادا کریں۔ جب حقیقی حمد کی طرف توجہ پیدا ہوگی تو یہ خیال دل میں مضبوط ہوگا کہ تعریف کے قابل صرف اور صرف خدا تعالیٰ کی ذات ہے اور میرے حالات کی بہتری اگر ہوسکتی ہے تو خدا تعالیٰ کے ساتھ جڑے رہنے سے ہوسکتی ہے اور ہوئی ہے اور اگر کبھی مشکلات اور تنگیوں کا سامنا کرنا بھی پڑے تو اللہ تعالیٰ کی حمد میں تب بھی کمی نہیں ہونی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ کی حمد میں کمی ناشکری کی طرف لے جاتی ہے اور ناشکری خدا تعالیٰ سے دور لے جاتی ہے۔ پس ہر ایک کو اللہ تعالیٰ کا شکرگزار بندہ بنتے ہوئے اسکی حمد کی طرف توجہ رکھنی چاہیے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پھر ایک خصوصیت یہاں مومن کی یہ بتائی گئی کہ وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں سفر کرنے والے ہیں۔ آپ میں سے اکثر جو یہاں آئی ہیں یا مرد ہیں جو یہاں آئے ہیں وہ اس لیے آئے ہیں کہ ان کے ملک میں ان پر حالات تنگ کیے گئے اور ہجرت کرنی پڑی اور ان ممالک میں پناہ لینی پڑی۔ پس اس لحاظ سے آپ کے سفر بھی خدا کی راہ میں سفر ہیں۔ اپنے دین کو بچانے کیلئے ہیں یا آپ نے دین کی وجہ سے زندگیوں کو بچانے کیلئے یہ سفر کیے ہیں۔ اکثریت ایسے لوگوں کی ہے جن میں کوئی ایسی قابلیت نہیں ہے جسکی وجہ سے وہ کہہ سکیں کہ ہم ان ملکوں میں آئے ہیں اور اپنی کسی قابلیت کی وجہ سے ہماری ہجرت ہے۔ پس جب ہجرت اس نام پر کی ہے کہ ہمیں مذہبی آزادی حاصل ہو اور ہم خدا تعالیٰ کا حق ادا کرسکیں تو پھر خدا تعالیٰ کی باتوں کو ماننا بھی ضروری ہے اور یہاں آکر جو مالی بہتری اور اکثر کو کشادگی پیدا ہوئی ہے وسعت پیدا ہوئی ہے وہ مزید اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرنیوالے بنیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آخر پر فرمایا: اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی باتوں کو سمجھنے والے ہوں، اس پر عمل کرنے والے ہوں، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کا حق ادا کرنے والے ہوں، اس دنیا کی لغویات اور بیہودگیوں سے بچنے والے ہوں اور اپنی نسلوں کو بچانے والے ہوں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مان کر جو ہم نے عہد کیا ہے اس عہد کو پورا کرنے والے ہوں اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

......☆......☆......

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب ایک بجکر بیس منٹ تک جاری رہا۔ آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

اس کے بعد ممبراتِ لجنہ اور ناصرات کے درج ذیل مختلف گروپس نے اپنی اپنی زبانوں میں دعائیہ نظمیں اور ترانے پیش کیے۔ افریقن، عربی، اردو، پنجابی، جرمن، انگلش، سپینش، ترکی، بوسنین، میسیڈونین، انڈونیشین، بنگلہ اور جمائیکا۔ اس موقع پر خواتین نے نعرہ ہائے تکبیر بھی بلند کیے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کم عمر والے بچوں کے ہال میں تشریف لے آئے۔ حضور انور کی زیارت سے بچوں اور ان کی ماؤں کی خوشی دیدنی تھی۔ یہاں پر بھی ناصرات کے گروپس نے دعائیہ نظمیں اور ترانے پیش کیے۔

اسکے بعد 1 بجکر 45 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لاکر نماز ظہر و عصر جمع کرکے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

پروگرام کے مطابق ساڑھے چار بجے سہ پہر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ جرمن اور دوسری مختلف اقوام سے تعلق رکھنے والے مہمانوں کے ساتھ ایک پروگرام

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

مومنین کیلئے یہ انتہائی ضروری چیز ہے کہ اپنی اطاعت کے معیار کو بڑھائیں

(خطبہ جمعہ 24مئی 2019)

طالب دعا: شیخ اختر علی، والدہ اور بہن اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ سورو (اڈیشہ)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

دنیاوی خواہشات کے شرک سے بچنے کی بھی ضرورت ہے

(خطبہ جمعہ 24مئی 2019)

طالب دعا: اے. شمس العالم ولد مکرم ابوبکر صاحب اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ میلا پالم (تامل ناڈو)

میں شرکت کیلئے مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے۔ان مہمانوں کے ساتھ یہ پروگرام کچھ وقت پہلے سے جاری تھا۔ اس پروگرام میں شامل ہونے والے مہمانوں کی تعداد 1179 تھی۔ جرمنی کے مختلف شہروں سے آنے والے مہمانوں کی تعداد 502 تھی۔ جبکہ جرمنی کے علاوہ دوسرے یورپین ممالک بلغاریہ، مسیڈونیا، مالٹا، البانیا، بوزنیا،کوسوو،ہنگری، کروشیا، لتھوانیا، اسٹونیا، سلو وینیا وغیرہ سے 341 مہمان شامل ہوئے ۔عرب ممالک سے تعلق رکھنے والے مہمانوں کی تعداد 157 تھی، جبکہ افریقہ کے ممالک سے آنے والے مہمانوں کی تعداد 75 اور ایشین ممالک سے تعلق رکھنے والے 104 مہمان شامل تھے۔مجموعی طور پر 67 اقوام سے تعلق رکھنے والے لوگ اس پروگرام میں شامل ہوئے۔حضور انور کی آمد کے بعد پروگرام کا آغاز ہوا۔

☆ملک ساؤٹومے اینڈ پرنسپے (S A Ö TOME and PRINCIPE) سے صدر مملکت کے نمائندہ URBINO JOSE GONCALVES BOTELHO جلسہ جرمنی میں شرکت کے لیے آئے ہوئے تھے۔موصوف نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا کہ مَیں صدر مملکت کی طرف سے آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ آپ نے مجھے اس جلسے میں شرکت کیلئے دعوت دی۔صدر مملکت افسوس کا اظہار کرتے ہیں کہ بعض مصروفیات کی وجہ سے وہ بذاتِ خود اس جلسہ میں شرکت نہ کر سکے۔

موصوف نے کہا اس طرح میں صدر مملکت کی طرف سے جماعت احمدیہ جرمنی کو مبارک باد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے نہایت شاندار طریق سے جلسہ سالانہ جرمنی 2019ء کو منعقد کرنے کی توفیق پائی۔ میں اس اخوت اور بھائی چارے پر جو ہم نے جلسے پر دیکھا آپ لوگوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

میں بڑی خوشی اور مسرت سے جماعت احمدیہ جرمنی اور ہیومینیٹی فرسٹ کی خدمات کو سراہتا ہوں جو وہ ہمارے ملک کے لوگوں کی معاشی اور تعلیمی اور فلاحی بہبود کیلئے کر رہے ہیں۔انہی خدمات میں سے میں چند ایک کا تذکرہ کرتا ہوں۔مثلاً ہیومینیٹی فرسٹ ہمارے ملک کے دیہی علاقوں میں سکولوں کی تعمیر اور ان میں بنیادی ضروریات کا سامان مہیا کر رہی ہے۔اسی طرح ہائی سکول کے تین صد سے زائد طلباء کیلئے سکالرشپ کی سہولت مہیا کر رہے ہیں اور پورے ملک میں مسلسل میڈیکل کیمپ اور سرجری کیمپ منعقد کر رہے ہیں۔ ضرورت مندوں اور متأثرین کیلئے ہمارے ملک میں ہیومینیٹی فرسٹ کی موجودگی نہایت فائدہ مند ثابت ہو رہی ہے۔

ہیومینیٹی فرسٹ ان لوگوں کیلئے جو قدرتی آفات اور آگ لگنے سے متأثر ہوئے ہیں، گھروں کی تعمیر کر رہی ہے۔ہیومینیٹی فرسٹ کی ان تمام خدمات پر میں خلیفۃ المسیح کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے ہمارے ملک میں ان کاموں کیلئے مدد کی ۔اس وقت ہیومینیٹی فرسٹ کے تحت ہمارے ملک میں ہسپتال کا منصوبہ صحت کے شعبہ میں سنگِ میل ثابت ہوگا۔اس مقصد کیلئے موجودہ حکومت نے ہیومینیٹی فرسٹ کو ROSA UBA BUDO میں ایک عمارت تحفہ میں دی ہے۔

آخر پر میں آپ کو اس بات کی یقین دہانی کرواتا ہوں کہ ساؤٹومے اینڈ پرنسپے کی حکومت ہیومینیٹی فرسٹ اور جماعت احمدیہ کے ساتھ ایک مضبوط اور مستقل دوستی رکھنے کی خواہاں ہے۔

میں اس موقع کا فائدہ اٹھاتے ہوئے صدر مملکت کی طرف سے خلیفۃ المسیح کو دعوت پیش کرنا چاہتا ہوں کہ آپ اس ہسپتال کی افتتاحی تقریب میں شرکت کریں جو ہمارے لیے بے انتہا عزت اور فخر کا باعث ہوگا۔آپ کی توجہ کا بہت شکریہ!

بعد ازاں پروگرام کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم شکیل احمد عمر صاحب مبلغ سلسلہ جرمنی نے کی اور بعد ازاں اس کا جرمن زبان میں ترجمہ پیش کیا۔

اسکے بعد 4 بجکر 45 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انگریزی زبان میں خطاب فرمایا۔حضور انور کے خطاب کا اُردو ترجمہ پیش ہے۔

خطاب
سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

تشہد وتعوذ وتسمیہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: تمام قابل احترام مہمانوں کی خدمت میں السلام علیکم۔ اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں آپ پر ہوں۔ مَیں آپ سب مہمانوں کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جو آج ہمارے جلسہ سالانہ میں شرکت کیلئے تشریف لائے ہیں۔جلسہ سالانہ خاص مذہبی اجتماع ہے جس میں احمدی مسلمان اپنی روحانیت، اخلاقیات اور دینی علم بڑھانے کے لئے شامل ہوتے ہیں۔ یہاں جلسہ سالانہ جرمنی میں اب یہ ایک روایت بن چکی ہے کہ خاص طور پر مسلمان اور غیر مسلم مہمانوں کے استفادہ کے لئے ایک سیشن رکھا جاتا ہے،جس کے لئے ہم آج یہاں اکٹھے ہوئے ہیں۔آپ میں سے وہ مہمان جو پہلے بھی یہاں تشریف لا چکے ہیں وہ تو احمدیت کے عقائد سے متعارف ہونگے البتہ کچھ نئے مہمان بھی ہیں جو پہلی دفعہ شامل ہو رہے ہیں اور وہ احمدیہ عقائد اور تعلیمات کا تعارف حاصل کرنا چاہیں گے۔ان مہمانوں کو بھی اب یہ پتا چل گیا ہوگا کہ احمدیہ مسلم جماعت ایک اسلامی فرقہ ہے جو بانی اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری زمانہ کے بارہ میں پیشگوئی کے مطابق بنی نوع انسان کی اصلاح کے لئے قائم کیا گیا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ ایک قدرتی امر ہے جو نہ صرف سیکولر تنظیموں پر بلکہ مذہبی جماعتوں پر بھی لاگو ہوتا ہے کہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ایک خاص عقیدہ یا جماعت کے ماننے والے اپنی اصل اور بنیادی تعلیمات اور عقائد سے ہٹنا شروع ہو جاتے ہیں۔ نتیجۃً ان ساری جماعتوں میں ایک وقت ایسا آتا ہے کہ انہیں ازسرنو زندہ کرنا پڑتا ہے ورنہ آہستہ آہستہ وہ اپنا اصل وجود کھو بیٹھتی ہیں یا ایسی شکل اختیار کر لیتی ہیں جس کی ان کے اصل سے کوئی مشابہت باقی نہیں رہتی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہمارا عقیدہ ہے کہ جب مذہبی جماعتوں کے ساتھ ایسا معاملہ پیش آتا ہے تو سنت اللہ یہ جاری ہے کہ اللہ تعالیٰ سلسلہ کی اصل تعلیمات کو زندہ کرنے کے لئے اپنے چنیدہ فرستادوں کو بھیجتا ہے تا کہ وہ لوگوں کی اصلاح کر سکیں اور ان کی اصل تعلیمات اور عقائد کی طرف رہنمائی کر سکیں۔ جہاں تک اسلام کا تعلق ہے تو اس حوالہ سے ہمارا عقیدہ ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم آخری شرعی نبی ہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبعوث ہوئے اور پھر انیسویں صدی کے آخر میں اسلام کی اصل تعلیمات اور عقائد کے احیائے نو کے لئے اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ مسلمہ کے بانی کی صورت میں ایک مصلح بھیجا جس نے حقیقی اسلام سکھایا اور اس پر عمل کیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس ہم اپنی جماعت کے بانی کو مسیح موعود علیہ السلام اور مہدی (یعنی ہدایت یافتہ) مانتے ہیں اور آپ کا سب سے اہم مقصد اسلام کی اصل تعلیمات کا احیائے نو اور بنی نوع انسان کو دوبارہ اللہ تعالیٰ کی طرف واپس لے کر آنا تھا۔اپنی جماعت کے اس مختصر تعارف کے بعد اب میں دنیا کی موجودہ حالت کے بارہ میں کچھ بیان کرونگا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ ہر انسان کی فطرت ہے وہ آزادی، خودمختاری اور آرام سے زندگی گزارنا چاہتا ہے۔ پرامن اور مطمئن زندگی کی خواہش جو ہر قسم کے تنازعہ سے پاک ہو، ایک قدرتی امر ہے۔ ہر ایک چاہتا ہے کہ وہ پرامن اور محفوظ جگہ پر رہے۔ ہر ایک چاہتا ہے کہ اس کا گاؤں، قصبہ یا شہر محفوظ ہو اور ہم آہنگی والا ہو۔ ہر کسی کی خواہش ہے کہ اکا ملک پُرامن، پھلنے پھولنے والا اور زندگی کی سہولیات سے آراستہ ہو۔ پس لوگ یہی چاہتے آئے ہیں کہ ساری دنیا پُرامن ہو۔تاہم امن کی اس فطری خواہش کے باوجود سچ یہ ہے کہ تفرقہ وفساد اور تنازعات دنیا کے ہر حصہ میں پھیل چکے ہیں۔ایسے ملک بھی ہیں جو خانہ جنگی کی وجہ سے پِس چکے ہیں۔ شرپسند گروہ ایک دوسرے یا حکومت کے خلاف برسرپیکار ہیں۔ کچھ ملکوں میں صوبوں اور مختلف علاقوں کے درمیان شدید دشمنی ان کے اپنے معاشرہ کا امن تباہ کر رہی ہے۔مزید برآں ان ملکوں میں جہاں کثرت سے مہاجرین آگئے ہیں وہاں مقامی اور نئے آنے والوں کے درمیان تناؤ نظر آنے لگا ہے۔ٹوٹ پھوٹ کا شکار معاشرے پہلے زیادہ تقسیم ہو رہے ہیں اور بڑی تیزی سے اس مقام پر پہنچ رہے ہیں جہاں کسی بھی وقت وہ تناؤ کی وجہ سے تباہ ہو سکتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: عالمی سطح پر دیکھیں تو اکثر ممالک طاقت اور قبضہ حاصل کرنے کیلئے ایک دوسرے سے مقابلہ کر رہے ہیں۔ جغرافیائی، سیاسی و معاشی برتری کے حصول کیلئے یا مختلف اقدار اور عقائد کے حامل لوگوں کو اپنی مرضی کے مطابق ڈھالنے کے لئے غیر منصفانہ جنگیں مسلط کی جارہی ہیں۔ مثال کے طور پر اپنا غلبہ قائم رکھنے اور مخالف ممالک کی ترقی کو روکنے کی خاطر اقتصادی اور تجارتی جنگیں شروع ہو چکی ہیں۔مزید یہ کہ دنیا روایتی خونی جنگوں سے گھر چکی ہے جن میں دوسری قوموں کو کچلنے اور ان کی آئندہ نسلوں کا مستقبل تاریک کرنے کیلئے وسیع پیمانے پر تباہی پھیلانے والے مہلک ہتھیار استعمال کئے جارہے ہیں۔

ہم اپنی دولت وطاقت کی ہوس میں آج کل کی نوجوان نسل کا مستقبل ایک نہ ختم ہونے والی ناانصافی اور ظلم وستم کے ذریعہ بڑی بے رحمی سے تباہ کر رہے ہیں۔خوف اور پریشانی والی بات یہ ہے کہ جس چیز کا آج ہم مشاہدہ کر رہے ہیں اور یہ کسی بھی وقت ایک

کلامُ الامام

حق کا ہمیشہ ساتھ دو

(ملفوظات، جلد 3، صفحہ 115)

طالب دُعا: بشیر احمد مشتاق (سابق صدر جماعت احمدیہ حلقہ اِرم لین) سری نگر، جموں اینڈ کشمیر

کلامُ الامام

تقویٰ میں ترقی کرو

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 435)

طالب دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیماپوری، سابق امیر ضلع وافراد خاندان ومرحومین، جماعت احمدیہ گلبرگہ (کرناٹک)

عالمی سانحہ کا پیش خیمہ بن سکتی ہے جسکے نتائج ہمارے تصور سے بہت بالا ہونگے۔ مختصر یہ کہ دنیا کا شاید ہی کوئی ایسا حصہ ہوگا جسے ہم پُرامن اور لڑائی جھگڑوں سے پاک قرار دے سکیں۔ دنیا کی بڑی طاقتیں اکثر کمزور ممالک کو اپنی مرضی کے مطابق ڈھالنے کے لئے اپنی طاقت اور دولت کا استعمال کرتی ہیں۔ یہاں تک کہ نسبتاً کمزور ممالک بھی طاقتور ممالک کی پشت پناہی کی وجہ سے خطہ میں اپنا غلبہ قائم رکھنے کے لئے اپنے ہمسایہ ممالک کے ساتھ بے انصافی کا سلوک روا رکھتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ دہشت گرد گروہ اپنے مذموم مقاصد کے حصول کے لئے تشدد اور قتل و غارت کی راہ اختیار کرتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
اسی طرح بعض نام نہاد مذہبی تنظیمیں دولت اور طاقت جو کہ ان کا اصل مقصد ہوتا ہے حاصل کرنے کے لئے مذہب کا نام دھوکہ سے استعمال کرتی ہیں اور شدت پسندی کو جائز قرار دیتی ہیں۔ پھر انتہائی دائیں بازو والے یورپ اور ساری دنیا میں امن کے لئے سنگین خطرہ بنتے جا رہے ہیں۔ دائیں بازو والے آج کل قوم پرستی کے نام پر کثیر ثقافتی اور کثیر الاقوام معاشرہ کو ختم کر کے اس پر اپنے تعصّبانہ اور نسلی امتیاز کے حامل نظریات مسلط کرنا چاہتے ہیں۔ اپنی قوم کی شناخت بچانے اور اسے بیرونی عناصر سے پاک رکھنے کیلئے بعض متعصب لوگ ایسے مہاجرین کو بری طرح نشانہ بنا رہے ہیں جو کئی دہائیوں سے ان ملکوں میں پُرامن طریقہ سے رہ رہے ہیں اور ایک مثالی شہری ہونے کے ناطے اس ملک کی بہتری کے لئے کوشاں ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
بعض ممالک یا گروہ ذاتی مفادات کی خاطر انصاف اور اخلاقیات کے بنیادی اصولوں کو بالائے طاق رکھتے ہوئے اور دوسروں کی پرواہ کئے بغیر دنیا کی معاشی منڈیوں اور کاروبار پر قبضہ جمانے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتے۔ مختصراً جیسا کہ مَیں بیان کر چکا ہوں کہ تنازعات ساری دنیا پر محیط ہیں اور معاشرہ کی ہر سطح پر دیکھے جا سکتے ہیں۔ اس لئے ہماری امن کی فطرتی خواہش کے باوجود ہم بالکل اسکے برعکس حالت دیکھ رہے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
مَیں دُنیا کی کشیدہ ہوتی ہوئی صورت حال کے بارہ میں گزشتہ کئی سالوں سے بتا رہا ہوں لیکن اب تو دوسرے لوگ بھی دنیا میں موجود عدم تحفظ و امن کے بارہ میں اپنی فکر کا اظہار کرنے لگے ہیں۔ اب میں بعض جغرافیائی سیاست کے ماہرین، سیاست دانوں اور تجزیہ نگاروں کے اس بارہ میں بیانات پیش کرونگا جو اب کھلے عام اس خطرہ کا اظہار کر رہے ہیں اور دنیا کے امن اور تحفظ کو قائم رکھنے کے لئے فوری اقدامات اور اصلاحات کی ضرورت پر زور دے رہے ہیں۔ مثال کے طور پر نیویارک ٹائمز کے ایک حالیہ کالم میں فرینکوئس ڈیلیٹر جو کہ اقوام متحدہ میں فرانس کے سفیر ہیں لکھتے ہیں سیکورٹی کونسل میں میرے گزشتہ پانچ سالوں کے تجربہ کے بعد میں نے اس تلخ حقیقت کو جانا ہے کہ دنیا دن بدن زیادہ خطرناک اور غیر یقینی صورت حال کا شکار ہوتی جا رہی ہے۔ ہماری نظروں کے سامنے دنیا میں ٹیکنالوجی کے انقلاب اور چین کے اوپر آنے کی وجہ سے طاقت کا توازن تبدیل ہو رہا ہے اور ہم یہ بھی دیکھ رہے ہیں کہ بڑے ملکوں کے درمیان مقابلہ میں اضافہ ہو رہا ہے۔ ہم اب دنیا میں ایک نیا فساد دیکھ رہے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
بڑی طاقتیں بظاہر فیاضی کا مظاہرہ کرتے ہوئے دنیا کے موجودہ نظام کو قائم رکھنے یا ایک نیا اور بہتر نظام قائم کرنے کی کوششیں کر رہی ہیں لیکن اس کے برعکس یہاں ایک سینئر مغربی سیاست دان جو عالمی تعلقات اور سیاست کو بڑی اچھی طرح جانتے ہیں کھلے عام تسلیم کرتے ہیں کہ یہ تمام طاقتیں دنیا کو ایک نئے فساد کی طرف لے کر جا رہی ہیں۔ فرانسیسی سفیر مزید کہتے ہیں کہ ہر قسم کا عالمی بحران قابو سے باہر نکل سکتا ہے۔ ایسا ہی ہم نے شام میں دیکھا اور ضرورت ہے کہ ہم ایران ، شمالی کوریا اور بحیرہ جنوبی چین کے معاملہ میں ایسی صورت حال پیدا نہ ہونے دیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
اگرچہ یہ درست ہے کہ شام اور ایران مسلمان ممالک ہیں لیکن شمالی کوریا اور بحیرہ جنوبی چین کے تنازعہ میں ملوث ممالک کا تو اسلام سے کوئی بھی تعلق نہیں۔ اس لئے یہ ہرگز نہیں کہا جا سکتا کہ دنیا کا فساد کا محور مسلمان یا مسلم ممالک ہی ہیں، جیسا کہ اکثر سمجھا جاتا ہے۔ اس کالم میں فرانسیسی سفیر دنیا میں امن کے قیام کے لئے یورپ کے اہم ترین کردار کا بھی ذکر کرتے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں کہ میرا پختہ یقین ہے کہ یورپ کی تاریخی ذمہ داری ہے اور اس قابل بھی ہے کہ دنیا کی مختلف طاقتوں کے درمیان توازن قائم رکھنے کے لئے اہم کردار ادا کر سکے۔ یہ یورپ کی ذمہ داری ہے کہ وہ دنیا کو آپس میں ملانے اور دنیا کی طاقت میں توازن قائم کرنے کے لئے اپنا کردار ادا کرے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
کچھ عرصہ قبل مَیں ایک جرمن سیاستدان سے ملا جو ایسی تنظیم کیلئے کام کر رہے تھے جسے جرمن حکومت نے پناہ گزینوں اور مقامی لوگوں کے درمیان تعلق استوار کرنے کیلئے قائم کیا تھا۔ مَیں نے انہیں بتایا تھا کہ ان مسائل کا حل صرف جرمنی یا کسی ایک ریاست کے بس میں نہیں ہے بلکہ اگر وہ دنیا میں دیرپا امن کی خواہش رکھتے ہیں تو تمام یورپی ممالک کو متحد ہو کر کام کرنا ہوگا۔ ایک حالیہ کالم میں پروفیسر Nouriel Roubini جو کہ کلنٹن کے دور میں وائٹ ہاؤس میں عالمی سطح کے ماہر معاشیات تھے امریکہ اور چین کے تعلقات کے بارہ میں لکھتے ہیں کہ عالمی سطح پر چین اور امریکہ کے درمیان سرد جنگ کے نقصانات امریکہ اور روس کے مابین ہونے والی سرد جنگ کے مقابل پر کہیں زیادہ ہونگے۔ پروفیسر Roubini مزید لکھتے ہیں کہ بڑے پیمانے پر سرد جنگ دنیا کی عالمگیریت کو ختم کرنے کا پیش خیمہ بن سکتی ہے یا کم از کم دنیا کو معاشی لحاظ سے دو متضاد بلاکس میں تقسیم کر دے گی۔ دونوں صورتوں میں تجارت، سرمایہ کاری، نوکریاں، ٹیکنالوجی اور ڈیٹا بری طرح محدود ہو کر رہ جائے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
یہ کالم عالمی طاقتوں کی تجارتی جنگ کے نقصان دہ پہلوؤں پر روشنی ڈالتا ہے۔ اگرچہ کچھ دن قبل چین اور امریکہ کے مابین ایک معاہدہ ہوا ہے لیکن دیکھتے ہیں کہ یہ کتنا کامیاب رہتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
گو کہ یہ تجارتی جنگیں غیر معقول اور بغیر کسی سوچ سمجھ کے ہیں لیکن میرا سب سے بڑا خوف یہی ہے کہ شاید ایٹمی جنگ شروع ہو جائے۔ اس جنگ کے خوفناک نتائج انسانی سوچ سے بالا ہیں اور آئندہ آنے والی نسلوں تک پھیلنے والے ہونگے۔ اب تو دوسرے لوگ بھی اس خطرہ کا اظہار کر رہے ہیں۔ بلومبرگ میں پروفیسر Tyler Cowen جو کہ جارج میسن یونیورسٹی میں معاشیات کے پروفیسر ہیں لکھتے ہیں کہ آج کی دنیا کی ایک بہت ہی تلخ حقیقت یہ ہے کہ نوجوان لوگ ایٹمی جنگ کے نقصانات سے آگاہ نہیں۔ موسمیاتی تبدیلی بڑا خدشہ سمجھا جا رہا ہے جبکہ ایٹمی جنگ ماضی کا خطرہ سمجھا جا رہا ہے۔ اس کے برعکس میرے نزدیک ایٹمی جنگ آج بھی دنیا کا سب سے بڑا مسئلہ ہے۔ بے شک یہ خطرہ بعض اوقات اتنا زیادہ دکھائی نہیں دیتا۔

وہ مزید لکھتے ہیں کہ بعض چھوٹے ممالک نے ایٹمی ہتھیار حاصل کر لئے ہیں اور دوسرے ممالک اسے حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس طرح ایٹمی جنگ کا خطرہ مسلسل بڑھ رہا ہے۔ وہ بڑے وثوق سے لکھتے ہیں کہ صرف ایک ملک کے ایٹمی میزائل چلانے سے ہی دنیا کی حالت ہمیشہ کیلئے بدل جائے گی۔

Duetsche-Welle میں چھپنے والے ایک حالیہ سروے کے مطابق جرمن لوگ جس مسئلہ کے بارہ میں زیادہ فکرمند ہیں وہ موسمیاتی تبدیلی ہے لیکن میں ذاتی طور پر مذکورہ بالا پروفیسر صاحب کی رائے سے اتفاق کرتا ہوں کہ آج کا سب سے بڑا مسئلہ جنگ، بالخصوص ایٹمی جنگ کا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
اسی سال جرمن کے سابق وزیر خارجہ Sigmar Gabriel نے بھی ایٹمی ہتھیاروں کے پھیلاؤ کے بارہ میں اپنے خدشات کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے بتایا ہے کہ امریکہ، چین اور روس ایٹمی میدان میں اپنے غلبہ کو قائم کرنے کیلئے اب ایک نئے ایٹمی دوڑ میں شامل ہو چکے ہیں اور عین ممکن ہے کہ امریکہ اور روس اپنے ایٹمی میزائل یورپ میں نصب کریں تو اس صورت میں یورپی ممالک کا برابر نقصان ہوگا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
اسی طرح امریکہ اور ایران کے درمیان حالات بہت خراب ہو رہے ہیں اور بڑا امکان ہے کہ ان کے درمیان جنگ چھڑ جائے۔ کوئی بھی یہ دعویٰ نہیں کر سکتا کہ امریکہ اور ایران کے درمیان ہونے والی جنگ کوئی مذہبی جنگ ہوگی اور یہ واضح مثال ہوگی کہ کس طرح ایسی جارحیت سے لاکھوں انسان کی زندگی داؤ پر لگتی ہے۔ سیاسی تجزیہ کار بتاتے ہیں کہ اگر امریکہ اور ایران کے درمیان جنگ شروع ہوئی تو پھر اس سے صرف یہ دو ملک ہی متاثر نہیں ہونگے بلکہ اس کے اثرات باقی ملکوں تک بھی پھیلیں گے۔ یقیناً جرمنی اور دوسرے ممالک بھی اس جنگ کے تباہ کن اثرات سے حصہ لیں گے۔ اس لئے جرمن حکومت اور دوسرے یورپی ممالک کو لازمی اس صورت حال کو حل کرنے کیلئے مؤثر کردار ادا کرنا ہوگا۔ مزید یہ کہ عالمی اقتصادی بحران کے دس سال گزر جانے پر یورپی ممالک یہ نہ سمجھیں کہ ان کی قومی اقتصادیات محفوظ ہیں یا سرمایادارانہ نظام ترقی کر رہا ہے۔ یہاں تک کہ مغربی

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

اللہ تعالیٰ کے رحم کو جذب کرنے کیلئے اپنی حالتوں کو سنوارنے کی ضرورت ہے

(خطبہ جمعہ 24رمئی 2019)

طالب دُعا: مقصود احمد قریشی ولد مکرم محمد عبید اللہ قریشی اینڈ فیملی وافراد خاندان (جماعت احمدیہ بنگلور)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

اللہ تعالیٰ خلافت اور جماعت سے جڑنے والوں کی رہنمائی فرماتا ہے

(خطبہ جمعہ 24رمئی 2019)

طالب دعا: عبد الرحمٰن خان اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ پنکال (اڈیشہ)

ماہرین معاشیات بھی اس مالی نظام کی خامیوں کی نشان دہی کر رہے ہیں۔ مثال کے طور پر ایک مشہور و معروف ماہر معاشیات Paul Kearns حال ہی میں معاشیات کے ایک رسالہ میں چھپنے والے کالم میں لکھتے ہیں کہ ہم سب سرمایا دارانہ نظام سے فائدہ اٹھا چکے ہیں مگر اب اس نظام میں اصلاحات کی ضرورت ہے تا کہ یہ فعال ہو سکے۔ اسے منافع کی بنیاد پر ہی نہیں بلکہ معاشرتی اقدار کے مطابق چلانا ہوگا۔ اس لئے سرمایا دارانہ نظام اب آہستہ آہستہ کمزور ہو رہا ہے اور لوگ محسوس کرنے لگے ہیں کہ اس میں خطرات اور ناانصافیاں پنہاں ہیں۔ اس لئے یورپی ممالک اور دوسرے طاقتور ممالک کو تکبر کرتے ہوئے یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ ان کا نظام ہمیشہ چلتا رہے گا بلکہ انہیں اس بات کو یقینی بنانا ہوگا کہ دنیا کا معاشی نظام مساوات اور انصاف کے سہارے کھڑا ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ایک اور تشویشناک مسئلہ جو یورپ میں بے یقینی کی فضا برقرار رکھے ہوئے ہے Brexit اور اسکے نتیجہ میں پیدا ہونے والی پیچیدگیوں کا ہے۔ حال ہی میں Duetsche Welle نے بریگزٹ کے یورپ پر ہونے والے اثرات کا تجزیہ کیا ہے۔ رپورٹ میں ذکر کیا گیا ہے کہ Hard Brexit کے نتیجہ میں سب سے زیادہ جرمنی متاثر ہوگا اور اس کی ٹیکنالوجی اور کار انڈسٹری بڑے پیمانے پر متاثر ہوگی۔ صرف جرمنی میں ہی لاکھوں کا روزگار ختم ہو سکتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ایک اور مسئلہ جو ساری دنیا اور خصوصاً جرمنی میں باعث تشویش ہے، امیگریشن اور نقل مکانی ہے۔ اس مسئلہ پر اگرچہ متضاد آراء ہیں مگر حقیقت یہ ہے کہ امیگریشن اقتصادیات کی ترقی کیلئے ایک اہم ضرورت ہے۔ Bertelsmann فاؤنڈیشن کی حالیہ تحقیق کے مطابق جرمنی میں کام کے لئے بنیادی افرادی قوت کو پورا کرنے کیلئے ہر سال دو لاکھ ساٹھ ہزار افراد کو اس ملک میں لانے کی ضرورت ہے۔ رپورٹ اس بات کا ذکر کرتی ہے کہ اگر امیگریشن کا عمل شروع نہ کیا گیا تو لوگوں کی بڑھتی ہوئی عمر کے باعث جرمنی میں افرادی قوت 2060 تک ایک تہائی رہ جائے گی یا پھر سولہ ملین افراد کی کمی ہو جائے گی۔ اس لئے پناہ گزینوں کو ملک کے تمام مسائل کی جڑ قرار دینا بالکل غیر منصفانہ ہے بلکہ سچ یہ ہے کہ امیگریشن کے بغیر بہت سے امیر مغربی ممالک شدید خطرہ میں ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ تمام ممالک ایک دوسرے پر انحصار کرتے ہیں اور اب ہم ایک جُڑی ہوئی عالمی دنیا میں رہ رہے ہیں۔ اس لئے بجائے روکاوٹیں کھڑی کرنے اور دوسروں سے علیحدہ ہونے کے یہ ضروری ہے کہ مختلف علاقوں سے تعلق رکھنے والے لوگ ایک دوسرے سے تعاون کریں اور مشترکہ فائدہ کیلئے مل کر کوشش کریں۔ حکومتوں کو چاہئے کہ اس مقصد کیلئے باقاعدہ منصوبہ بندی کریں اور اس بات کو یقینی بنائیں کہ ممالک ایک دوسرے کے ساتھ مل کر کام کریں اور مقامی سطح پر مہاجرین کو معاشرے کا حصہ بنانے کیلئے ان کی مدد کی جائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

مشرق وسطیٰ میں صورت حال کئی دہائیوں سے انتہائی نازک اور مخدوش ہے۔ اسرائیل اور فلسطین کے مابین مذاکرات کے نتیجہ میں ہونے والے لاتعداد امن معاہدات ناکام ہو چکے ہیں۔ حال ہی میں امریکہ اور اسکے اتحادیوں نے ایک نیا امن کا منصوبہ تیار کیا ہے اور اس سے پہلے کہ اس کا باقاعدہ اعلان کیا جاتا اس کے بارہ میں شکوک کا اظہار شروع ہو گیا ہے۔ نیز سیاست دان اور ماہرین کہہ رہے ہیں کہ نیا منصوبہ ناانصافی پر مبنی ہے اس لئے یہ کوئی مقصد حاصل نہیں کر سکے گا۔ Gerard Araud جو کہ اقوام متحدہ میں فرانس کے سفیر تھے، انہوں نے ریٹائرمنٹ سے قبل کہا کہ اس منصوبہ کی ناکامی تقریباً یقینی ہی تھی۔ اس لئے کہ دنیا کا امن مختلف عوامل کی وجہ سے تباہ ہوا ہے جیسا کہ بعض سیاسی حکمرانوں اور ممالک کی یکطرفہ پالیسیاں جو ذاتی اور قومی مفادات کو برابری اور مساوات کے اصولوں پر بالا رکھتے ہیں۔ ایسی ناانصافی انہیں کبھی بھی امن اور ترقی کی طرف نہیں لے جا سکتی۔ مختلف تحقیقات اور مضامین جن کا میں نے حوالہ دیا ہے واضح کرتے ہیں کہ دنیا میں امن اور تحفظ کی کمی کا قصور کسی مذہب کا نہیں نکالا جا سکتا چاہے وہ اسلام ہو یا کوئی اور۔ بلکہ متعدد اقتصادی، جغرافیائی، سیاسی اور معاشرتی مسائل ایسے ہیں جو دنیا کے امن کو برباد کرنے میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

تاریخ کے اس نازک موڑ پر میرا یہ پختہ یقین ہے کہ ہمارے دور کے بڑے مسائل کے خاتمہ کا صرف ایک ہی طریقہ ہے، صرف ایک ہی راستہ ہے جو ہمیں نجات کی طرف لے جا سکتا ہے اور ہمیں اس دنیا میں جنگ و جدل سے چھٹکارا دلا سکتا ہے اور وہ رستہ اللہ تعالیٰ کا ہے۔ امن، طاقت اور مال کے ذریعہ سے قائم نہیں ہوتا بلکہ امن تو خدا تعالیٰ کی ذات میں ہے۔ پس یہ وقت کی ضرورت ہے کہ بنی نوع انسان اپنے خالق کو پہچانے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ بنی نوع انسان جو کہ اشرف المخلوقات ہیں امن کے ساتھ زندگی بسر کریں اور ایک دوسرے کے حقوق ادا کریں۔ اس لیے قرآن کریم جو کہ اسلام کی مقدس کتاب ہے اور اسلام کے احکامات کا اول سرچشمہ ہے، ہمارے عقیدہ کے مطابق یہ کتاب اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کی جسے ہم آخری مذہبی شریعت مانتے ہیں جو قیامت تک قائم رہے گی۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ جب دنیا کے ہر حصہ میں تفرقہ اور بد امنی پھیلتی ہے تو اس کی بنیادی وجہ انسان اور اس کے خالق کے درمیان دوری کا پیدا ہونا ہے۔ ایسے وقتوں میں جب دنیا تباہی کی طرف بڑھ رہی ہو تب اللہ تعالیٰ اپنے رحم کی وجہ سے اپنے برگزیدہ نمائندے مبعوث کرتا ہے جو انسانیت کو مذہب کی طرف واپس لے کر آتے ہیں۔ پہلے وقتوں میں انبیا اپنے لوگوں کی رہنمائی کرنے کے لیے مختلف علاقوں میں آئے پھر ہمارے عقیدہ کے مطابق اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک عالمی شریعت کے ساتھ سب انسانوں کی روحانی اور اخلاقی اصلاح کے لیے بھیجا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جیسا کہ میں آغاز میں بتا چکا ہوں کہ ہم احمدی مسلمان اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے دنیا کی اصلاح کے لیے بانئ سلسلہ احمدیہ کو مصلح بنا کر بھیجا تا کہ آپ بنی نوع انسان کو ہدایت دیں اور اسلام کی حقیقی تعلیمات پر روشنی ڈالیں جو عرصہ سے بُھلائی جا چکی تھی۔ نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس لیے آئے کہ مسلمانوں اور غیر مسلموں کو دکھلا دیں کہ اسلام ایک امن، مصالحت، بھائی چارہ اور دوستی کا مذہب ہے اور یہ کہ خدا تعالیٰ نے یہ انسانیت کے لیے چاہا کہ وہ امن میں رہے اور اپنے خالق اور ایک دوسرے کے حقوق ادا کرے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے متعدد بار اس بات پر زور دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حقوق کی ادائیگی اس وقت تک نہیں ہو سکتی جب تک اس کی مخلوق کے حقوق ادا نہ کیے جائیں۔ قرآن کریم تو یہاں تک کہتا ہے کہ ان لوگوں کی عبادتیں جو اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے حقوق ادا نہیں کرتے بے فائدہ ہیں اور اللہ تعالیٰ انہیں رد کر دیگا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے سایہ میں پناہ لیں تا کہ وہ ہر قسم کی جنگ اور خطرہ سے محفوظ رہیں۔ نیز آپ علیہ السلام نے یہ تنبیہ بھی فرمائی کہ اگر لوگ اپنے خالق کو پہچاننے میں ناکام ہوئے تو یہ بڑی خطرہ کی بات ہوگی۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ باوجود اپنی طاقت اور دولت کے نہ یورپ، نہ امریکہ، نہ ایشیا، نہ آسٹریلیا، نہ جزائر اور نہ ہی دنیا کے دوسرے علاقے تباہی سے بچیں گے۔ لہٰذا میری دلی دعا ہے کہ انسانیت اپنے خالق کو پہچانے اور اس کی طرف رجوع کرے بجائے اس کے کہ وہ اس مادی دنیا، اس کی کششوں اور اس کے آراموں کو زندگی کا آخری مقصد بنالیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

مجھے قوی امید ہے اور میری دعا ہے کہ لوگ اپنے خالق اور اپنے ساتھیوں کی نسبت اپنے فرائض سمجھ جائیں تا کہ یہ دنیا وہ پُرسکون جنت بن جائے جس کی ہم سب خواہش رکھتے ہیں۔ میری دعا ہے کہ ہم ان لوگوں کے لیے جو ہمارے بعد ہیں ایک اچھا نمونہ چھوڑیں تا کہ آنے والی نسلیں امن کے ساتھ رہ سکیں نہ یہ کہ وہ ان میں سے ہوں جو لڑائیوں کو مزید بڑھانے والے ہوں۔ تفرقہ ڈالنے والے ہوں اور ایسے ہوں جن کی ترقی اور کامیابی کے راستے بند ہوں۔ میری دعا ہے کہ تمام کالے بادل جنگ اور دشمنی کے جو ہمارے سروں پر منڈلا رہے ہیں ہٹ جائیں اور ان کی جگہ امن اور ترقی کا دائمی نیلا آسمان دنیا کے ہر حصہ پر چھایا رہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس سے پہلے کہ بہت دیر ہو جائے اللہ تعالیٰ انسانیت کو اپنی طرف مائل کرتے ہوئے آنے والی تباہی سے بچنے کی توفیق دے آمین۔ آخر میں ایک بار پھر آپ سب کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ آپ نے ہمارے پروگرام میں شرکت کی۔

......☆......☆......

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب 5 بجکر 25 منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے آئے۔ (باقی آئندہ)

......☆......☆......☆......

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کیلئے اس کا خوف دل میں رکھتے ہوئے
اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرنا ضروری ہے

(خطبہ جمعہ 24 مئی 2019)

طالب دعا: شیخ غلام احمد، نائب امیر جماعت احمدیہ بھدرک (اڈیشہ)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

تقویٰ پر قائم ہونا ضروری ہے کہ
ہر نیکی اور اعلیٰ اخلاق کو اس لیے کرنا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا یہ حکم ہے

(خطبہ جمعہ 24 مئی 2019)

طالب دعا: محمد گلزار اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ سورو (اڈیشہ)

نماز جنازہ

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 7؍مئی 2019ء بروز منگل 12 بجے دن اسلام آباد، ٹلفورڈ میں اپنے دفتر کے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر وغائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

☆مکرم احمد دانیال نورو یا صاحب (سلاؤ، یو.کے)

4؍مئی 2019ء کو 82 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ ماریشس کے پہلے احمدی مکرم نور محمد نورویا صاحب کے پوتے تھے۔ مرحوم بہت نیک، اصول پسند اور باوفا انسان تھے۔ ماریشس جماعت کے فعال ممبر تھے اور 2005ء سے اپنے بچوں کے پاس یہاں سلاؤ میں مقیم تھے۔ آپ کو 1993ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے دورہ ماریشس کے دوران قافلہ کو اسکارٹ کرنے کی سعادت ملی۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرم سید فضل احمد صاحب (فلاڈلفیا، امریکہ)

25؍فروری 2019ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم کو بچپن سے خدمت دین کی توفیق ملتی رہی۔ 1971ء میں آپ نے بطور سائق ناظم آباد کراچی سے خدمت کا باقاعدہ آغاز کیا۔ بعدازاں صدر احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کراچی، زعیم مجلس، زعیم انصار اللہ دبئی، صدر جماعت دبئی، زعیم انصار اللہ فلاڈلفیا، جنرل سیکرٹری، قائد تعلیم القرآن مجلس انصار اللہ امریکہ اور نائب نیشنل سیکرٹری وقف نو کے طور پر خدمت کی توفیق پائی اور اپنی آخری شدید علالت کے باوجود تادم آخر یہ سلسلہ جاری رکھا۔ مسجد فلاڈلفیا کیلئے چندہ اکٹھا کرنے اور گزشتہ سال حفظ القرآن کیمپ میں بھی خدمت کی توفیق پائی۔ آپ کی خدمت کا عرصہ 48 سال پر محیط ہے۔ آپ نہایت خلیق، مخلص، باوفا، جماعت کے اطاعت گزار اور شفیق انسان تھے۔ خدمت قرآن کریم کا آپ کو خاص شغف تھا۔ مرحوم موصی تھے۔ آپ مکرم عبد الخالق تعلقدار صاحب (انچارج انصار سیکشن مرکزیہ) کے بہنوئی تھے۔

(2) مکرمہ حمیدہ بیگم صاحبہ

اہلیہ مکرم میجر شمیم احمد صاحب مرحوم (ہیوسٹن، امریکہ)

19؍مارچ 2019ء کو 95 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کے میاں نے نائب امیر کراچی کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند ایک نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(3) مکرمہ خولہ مجید صاحبہ

اہلیہ مکرم عبد المجید صاحب مرحوم (کراچی)

28؍فروری 2019ء کو 88 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ حضرت مسیح موعودؑ کے صحابی حضرت مولوی عبد الماجد صاحبؓ کی سب سے بڑی پوتی تھیں۔ حضرت سارہ بیگم صاحبہ (حرم حضرت مصلح موعودؓ) ان کی سگی پھوپھی تھیں۔ مرحومہ نے پنجاب یونیورسٹی سے فارسی لٹریچر میں منشی فاضل کی ڈگری حاصل کی۔ گہرا دینی علم رکھتی تھیں۔ حضرت مسیح موعودؑ کی کتب اور جماعت کے لٹریچر اور دیگر کتب کا گہرا مطالعہ تھا۔ اردو اور فارسی ادب اور شاعری سے بھی بہت شغف تھا۔ سینکڑوں اردو اور فارسی اشعار زبانی یاد تھے جو برمحل پڑھا کرتی تھیں۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، باقاعدہ تلاوت قرآن کریم کرنے والی، منکسر المزاج، غریبوں کی ہمدرد، صدقہ وخیرات کرنے والی ایک نیک فطرت اور مخلص خاتون تھیں۔ خلافت، نظام جماعت اور خاندان حضرت مسیح موعودؑ کے ساتھ گہرا عقیدت کا تعلق تھا۔ اپنے حلقہ میں صدر لجنہ کے علاوہ بھی مختلف حیثیتوں میں خدمت کی توفیق پائی۔ رمضان میں اپنے گھر پر درس القرآن، افطاری اور نماز تراویح کا اہتمام کروایا کرتی تھیں۔ لجنہ کے اجلاس بھی لمبا عرصہ آپ کے گھر پر ہی ہوتے رہے۔ میاں کی وفات کے بعد گھر کی ذمہ داریاں بھی خوش اسلوبی اور صبر واستقامت کے ساتھ ادا کرتی رہیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں پانچ بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

(4) مکرمہ انجم افشاں صاحبہ

اہلیہ مکرم ارشد اقبال بھٹی صاحب (نیگومبو، سری لنکا)

6؍مارچ 2019ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ حضرت مسیح موعودؑ کے صحابی حضرت چوہدری امین اللہ صاحب کی پوتی اور مکرم چوہدری محمد یوسف صاحب (بیڈن روڈ لاہور) کی بیٹی تھیں۔ مرحومہ پنجوقتہ نمازوں کی پابند، تہجد گزار، قرآن کریم کی باقاعدہ تلاوت کرنے والی، خوش اخلاق، سادہ طبیعت کی مالک ایک نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ خلافت اور نظام جماعت کے ساتھ گہرا عقیدت کا تعلق تھا۔ اپنی اولاد نہیں تھی لیکن جہاں بھی رہیں سب بچوں کے ساتھ بے انتہا پیار کا تعلق تھا اور بچوں کی تربیت بہت عمدہ رنگ میں کرتی تھیں۔ لاہور، تربیلا ڈیم، مانسہرہ، ایبٹ آباد اور سری لنکا میں مختلف حیثیتوں میں لجنہ کی خدمت کی توفیق پائی۔ مرحومہ اللہ کے فضل سے موصیہ تھیں۔

(5) مکرمہ مسرت بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم گلزار احمد صاحب اٹھوال (نصرت آباد، ضلع میر پور خاص)

10؍مارچ 2019ء کو 77 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحومہ نے نصرت آباد میں سیکرٹری مال کے علاوہ صدر لجنہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ لجنہ کے جملہ امور میں صدر لجنہ ضلع کے ساتھ بھرپور تعاون کرتی رہیں۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، مہمان نواز، ایک مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ قرآن کریم پڑھنے اور پڑھانے سے خاص شغف تھا۔ بیسیوں احمدی اور غیر احمدی بچوں کو قرآن کریم پڑھایا۔ خلافت کے ساتھ بہت عشق اور محبت کا تعلق تھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم چوہدری تنویر احمد صاحب (امیر ضلع میر پور خاص) کی والدہ تھیں۔

(6) مکرمہ ارشاد بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری اللہ دتہ صاحب مرحوم (ویمبلڈن پارک، لندن)

یکم مارچ 2019ء کو 90 سال کی عمر میں پاکستان میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ ایک نیک، مخلص، باوفا، دعا گو بزرگ خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں چار بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم وسیم احمد صاحب سروعہ (مبلغ سلسلہ مقدونیہ) کی تائی تھیں۔

اللہ تعالیٰ مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

......☆......☆......☆......

تصحیح: اخبار بدر شمارہ نمبر 35 (مورخہ 29؍اگست 2019) صفحہ نمبر 14 میں جنازہ کی درست تاریخ 3؍مئی 2019 ہے۔ احباب درستی فرمالیں۔ ادارہ اس سہو پر معذرت خواہ ہے۔ (ادارہ)

کلامُ الامام

نمازوں میں باقاعدگی اختیار کرو

(ماخوذ از ملفوظات، جلد 1 صفحہ 263)

طالبِ دعا: اللہ دین فیملیز اور بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

کلامُ الامام

تہجد میں باقاعدگی اختیار کرو

(ماخوذ از ملفوظات، جلد 3 صفحہ 245)

طالب دعا: ناصر احمد ایم.بی (R.T.O) ولد مکرم بشیر احمد ایم.اے (جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک)

نئے شامل ہونے والوں سے حسن سلوک کرو

جو نئے تمہارے اندر شامل ہوتے ہیں، نئی روحیں آتی ہیں، اس اجتماع میں اضافہ کررہی ہیں ان سے حسن سلوک کرو اور اپنے عمل سے ان کی تربیت کی کوشش کرو، حسن سلوک بھی کرو اور اپنے عملی نمونے ایسے دکھاؤ کہ تمہیں دیکھ کے ان کی تربیت ہوتی جائے۔

(ملفوظات، جلد 3 صفحہ 349)

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

طالبِ دعا:

SYED IDRIS AHMED s/o SYED MANSOOR AHMED & FAMILY

Jama'at Ahmadiyya Tiruppur (Tamil Nadu)

ملکی رپورٹیں

مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کی جانب سے بلڈ ڈونیشن کیمپ کا انعقاد

مورخہ 15 اگست 2019 کو مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کی جانب سے ایک بلڈ ڈونیشن کیمپ کا انعقاد کیا گیا۔ اس موقع پر مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کے دفتر ''ایوان طاہر'' کی عمارت پر لائیٹنگ کی گئی۔ صبح دس بجے یوم آزادی کی مناسبت سے پرچم کشائی کی گئی۔ محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے قومی جھنڈا لہرایا۔ اس موقع پر ملکی و لوکل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ و مجلس انصاراللہ قادیان کے ممبران اور دیگر خدام و اطفال موجود تھے۔ تقریب کے بعد حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ اس پروگرام کے بعد گیارہ بجے بلڈ ڈونیشن کیمپ کا انعقاد کیا گیا جس میں شہر کے غیر مسلم معززین کو بھی دعوت دی گئی۔ قادیان کے علاوہ گورداس پور اور بٹالہ سے مختلف این جی اوز سے تعلق رکھنے والے نوجوانوں نے بھی شرکت کی۔ نیز جالندھر کے اوہری ہسپتال سے بھی بلڈ بنک کے اونر تشریف لائے تھے۔ اس موقع پر 60 یونٹ عطیہ خون پیش کیا گیا۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ بعدہ محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ نے ''حب الوطن من الایمان'' کے موضوع پر خطاب کیا۔

(نصر احمد غوری، مہتمم مقامی مجلس خدام الاحمدیہ قادیان)

جماعت احمدیہ حیدر آباد میں نماز عیدالاضحیٰ کی ادائیگی

جماعت احمدیہ حیدر آباد میں مورخہ 12 اگست 2019 کو نماز عیدالاضحیٰ ادا کی گئی۔ محترم سیٹھ محمد عظمت اللہ غوری صاحب کی زیر قیادت عیدالاضحیٰ سے چند روز قبل تمام مساجد میں وقار عمل کیا گیا۔ مسجد احمدیہ سعید آباد میں صبح نو بجے مکرم مولوی شیخ نور میاں صاحب معلم سلسلہ نے نماز عید پڑھائی اور خطبہ دیا۔ مسجد احمدیہ بی بی بازار میں صبح ساڑھے سات بجے مکرم مولوی صہیب احمد وانی صاحب مبلغ سلسلہ حیدر آباد نے نماز عید پڑھائی اور خطبہ دیا۔ مسجد احمدیہ فلک نما میں مکرم مولوی طاہر احمد صاحب نے صبح آٹھ بجے نماز عید پڑھائی اور خطبہ دیا اور مسجد احمدیہ جوبلی ہال میں خاکسار نے نماز عید پڑھائی اور خطبہ دیا۔ تمام مساجد میں سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے گزشتہ سال کے خطبہ عیدالاضحیٰ کا خلاصہ پڑھ کر سنایا گیا۔ نماز عید کے بعد احباب جماعت نے ایک دوسرے کو گلے مل کر عید کی مبارک باد دی۔ اس موقع پر جماعت حیدر آباد کی جانب سے 27 بکروں کی قربانی کی گئی اور افراد جماعت کے گھروں میں قربانی کا گوشت تقسیم کیا گیا۔ شام تین بجے احباب جماعت نے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایم ٹی اے انٹرنیشنل سے لائیو خطبہ عیدالاضحیٰ اپنے اپنے حلقے کی مساجد میں سنا۔

جماعت احمدیہ حیدر آباد میں جلسہ سالانہ برطانیہ 2019 دیکھنے کا اہتمام

مورخہ 2 تا 4 اگست 2019 جماعت احمدیہ حیدر آباد میں جلسہ سالانہ برطانیہ کی براہ راست کارروائی دیکھنے کا اہتمام کیا گیا۔ مسجد احمدیہ سعید آباد، مسجد احمدیہ بی بی بازار، مسجد احمدیہ جوبلی ہال، مسجد احمدیہ انور منزل کاچی گوڑہ، مسجد احمدیہ فلک نما اور نماز سنٹر بشارت نگر میں افراد جماعت نے جلسہ کی لائیو کارروائی مشاہدہ کی اور سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطابات، علمائے کرام کی تقاریر سنی اور عالمی بیعت میں شامل ہوئے۔

مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ حیدر آباد کی ریفریشر کلاس کا انعقاد

مورخہ 15 اگست 2019 بعد نماز فجر احمدیہ مسجد انور منزل کاچی گوڑہ میں مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ حیدر آباد کی مجلس عاملہ کی ریفرشر کلاس منعقد ہوئی۔ مکرم مولوی صہیب احمد وانی صاحب ایڈیشنل مبلغ انچارج حیدر آباد نے قرآن مجید کا درس دیا۔ بعدہ ممبران مجلس عاملہ نے تلاوت قرآن کریم کی۔ بعدہ مکرم سیٹھ محمد عظمت اللہ غوری صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد کی زیر صدارت ریفریشر کلاس کا آغاز ہوا۔ مکرم طٰہٰ الدین غوری صاحب نے تلاوت قرآن مجید کی۔ مکرم مصور احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ نے عہد خدام دہرایا۔ بعدہ خاکسار نے نماز باجماعت، تبلیغی کاموں میں تیزی، وقار عمل وغیرہ امور کے متعلق خدام کو توجہ دلائی۔ بعدازاں مکرم سیٹھ محمد عظمت اللہ غوری صاحب نے اطاعت و فرمانبرداری، حصول تعلیم، تربیتی اجلاسات کا انعقاد اور مجلس خدام الاحمدیہ کے شعبہ جات کے متعلق خدام کو توجہ دلائی۔ بعدہ مکرم مولوی شیخ نور میاں صاحب معلم سلسلہ نے ماہانہ کارگزاری رپورٹ بروقت مرکز بھیجنے اور لائحہ عمل کے مطابق کام کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ آخر پر مکرم مصور احمد صاحب نے عہدے داران کو جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی طرف توجہ دلائی۔ آخر پر ایک محفل سوال و جواب منعقد ہوئی۔ بعدہ صدر اجلاس نے دعا کروائی اور یہ ریفریشر کورس اختتام پذیر ہوا۔

جماعت احمدیہ حیدر آباد کی تبلیغی مساعی

مورخہ 20 جولائی 2019 بروز ہفتہ تھلیسیمیہ اینڈ سکل سیل سوسائٹی کی طرف سے ایک پروگرام میں جماعت احمدیہ کو مدعو کیا گیا۔ محترم امیر صاحب جماعت کی ہدایت پر خاکسار، مکرم مولوی شیخ نور میاں صاحب معلم سلسلہ، مکرم صہیب احمد وانی صاحب مبلغ سلسلہ، مکرم غلام آصف الدین صاحب، مکرم غلام طیب احمد خان صاحب اور مکرمہ امۃ السلام صاحبہ ایک وفد کی صورت میں پروگرام میں شامل ہوئے۔ اس پروگرام میں کئی صد افراد موجود تھے۔ تمام افراد کو جماعت احمدیہ کا پیغام پہنچایا گیا اور لیف لیٹس تقسیم کیے گئے۔

(محمد کلیم خان، مبلغ انچارج حیدر آباد)

خطبہ نکاح

فرمودہ سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مؤرخہ 12 نومبر 2017ء بروز اتوار مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ تشہد و تعوذ اور مسنون آیات قرآنیہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت چند نکاحوں کے اعلان کروں گا۔

پہلا نکاح عزیزہ حانیہ فرزانہ اختر (واقفۂ نو) کا ہے جو چوہدری محمد سعید اختر صاحب (لاہور) کی بیٹی ہیں۔ یہ نکاح عزیزم سید احسان احمد کے ساتھ تین ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے، جو اس سال جامعہ احمدیہ یوکے سے مربی بن کے فارغ ہوئے ہیں۔ سید مبشر احمد صاحب ڈنمارک کے بیٹے ہیں۔ دولہن کے وکیل ان کے ماموں حمید احمد صاحب ہیں۔ حضور انور نے فریقین میں ایجاب و قبول کروایا اور پھر اگلے نکاح کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ سمیرہ حیات کا ہے جو ظہیر احمد حیات صاحب (لندن) کی بیٹی ہیں یہ نکاح عزیزم ابراہیم احمد (طالب علم جامعہ احمدیہ یو.کے) کے ساتھ تین ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے، جو کوثر احمد صاحب ہالینڈ کے بیٹے ہیں۔ حضور انور نے فریقین میں ایجاب و قبول کروایا اور پھر فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ سلمانہ پرویز (واقفۂ نو) کا ہے جو خالد پرویز صاحب (Walsall) کی بیٹی ہیں۔ یہ نکاح عزیزم افتخار احمد صیام (واقف نو) ابن طارق سلیم صاحب کے ساتھ بارہ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔ حضور انور نے فریقین میں ایجاب و قبول کروایا اور فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ فاخرہ خان کا ہے جو طاہر احمد خان (کارکن جامعہ احمدیہ یوکے) کی بیٹی ہیں۔ یہ نکاح عزیزم شوکت رزاق ابن عبدالرزاق صاحب (Richmond) کے ساتھ آٹھ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔ حضور انور نے فریقین میں ایجاب و قبول کروایا اور پھر فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ صبارخ خان کا ہے جو ملک عبد القیوم صاحب (ربوہ) کی بیٹی ہیں۔ یہ نکاح عزیزم ممتاز احمد مرزا ابن اعجاز احمد مرزا صاحب (Morden) کے ساتھ بارہ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔ دولہن کے وکیل جہاں زیب خان صاحب ہیں۔ حضور انور نے فریقین میں ایجاب و قبول کروایا اور فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ عروہ عارف کا ہے جو رفیق احمد عارف صاحب کی بیٹی ہیں۔ یہ نکاح عزیزم ہشام بن سیری صاحب (Morocco) کے ساتھ بارہ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے اس آخری نکاح کے فریقین میں ایجاب و قبول کرواتے ہوئے لڑکے سے انگریزی میں ایجاب و قبول کروایا۔ بعدازاں حضور انور نے ان تمام رشتوں کے بابرکت ہونے کے لیے دعا کروائی اور ان تمام نکاحوں کے فریقین کو شرف مصافحہ عطا فرمایا۔

مرتبہ: ظہیر احمد خان مربی سلسلہ

انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی۔ ایس لندن

......☆......☆......☆......

کلامُ الامام

اپنے دینی علم کو بڑھاؤ

(ملفوظات، جلد 9، صفحہ 275)

طالب دُعا: نصیر احمد، جماعت احمدیہ بنگلور (کرناٹک)

کلامُ الامام

نوافل کی طرف توجہ دو

(ملفوظات، جلد 3، صفحہ 245)

طالب دُعا: مقصود احمد ڈار ولد مکرم محمد شہبان ڈار، ساکن شورت، تحصیل و ضلع کولگام (جموں کشمیر)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

حقیقی کامیابی پانے کیلئے اور بامراد ہونے کیلئے اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول کی کامل اطاعت ضروری ہے

(خطبہ جمعہ 24 مئی 2019)

طالب دُعا: صبیحہ کوثر، جماعت احمدیہ بھونیشور (اڈیشہ)

وصـــایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہوتو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 9784: مَیں پروین اختر دانی زوجہ مکرم مبارک احمد دانی صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 59 سال پیدائشی احمدی، ساکن پرداتحصیل پتھورہ ضلع مہاسامنڈ صوبہ چھتیس گڑھ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 9رجولائی 2019 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی جائیداد مشترکہ ہے اس کے علاوہ ایک دوکان ہے، زیور طلائی 1 انگوٹھی، ایک جوڑی کان کے ٹاپس، ایک چین (کل وزن 15 گرام 22 کیریٹ) نقد-/20,000 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار-/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: اختر الدین خان　　الامۃ: پروین اختر دانی　　گواہ: سید محمد ارشد

مسل نمبر 9785: مَیں عدنان احمد ولد مکرم سلطان احمد خان صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی، ساکن حلقہ ناصر آباد ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 21رجولائی 2019 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار-/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سلطان احمد خان　　العبد: عدنان احمد　　گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 9786: مَیں عظمت خان ولد مکرم سکندر خان صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 21 سال پیدائشی احمدی، موجودہ پتا: سرائے طاہر (سول لاین) ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، مستقل پتا: عزیز پورا گمٹ باری ضلع دھولپور صوبہ راجستھان، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 25رمارچ 2019 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار-/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محبوب احمد　　العبد: عظمت خان　　گواہ: امیر احمد

مسل نمبر 9787: مَیں شوکت احمد چوہان ولد مکرم عبد الرشید چوہان صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 23 سال پیدائشی احمدی، موجودہ پتا: سرائے طاہر (جامعہ احمدیہ) ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، مستقل پتا: طاہر آباد، آسنور ضلع کولگام صوبہ جموں کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 30راپریل 2019 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار-/800 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: فاروق احمد شیخ　　العبد: شوکت احمد چوہان　　گواہ: عبد الحئی ریشی

کام جو کرتے ہیں تری رہ میں پاتے ہیں جزا ☆ مجھ سے کیا دیکھا کہ یہ لطف وکرم ہے بار بار (المسیح الموعودؑ)

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE

WATCH SALES & SERVICE
LCD LED SMART TV
VCD & CD PLAYER
EXPORT AND IMPORT GOODS
AND ALL KIND OF ELECTRONICS
AVAILABLE HERE

Prop. NASIR SHAH　Contact.03592-226107,281920, +91-7908149128
NEAR LAAL BAZAR, AHMADIYYA MUSLIM MISSION GANGTOK SIKKIM

مسل نمبر 9788: مَیں سلیمان احمد ولد مکرم غلام احمد اسماعیل صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 19 سال پیدائشی احمدی، موجودہ پتا: سرائے طاہر ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، مستقل پتا: کرونا گاپلی ضلع کولم صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 6رمئی 2019 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار-/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عثمان احمد　　العبد: سلیمان احمد　　گواہ: شہزاد احمد سی. کے

مسل نمبر 9789: مَیں سلطان احمد ولد مکرم شریف احمد صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 33 سال پیدائشی احمدی، ساکن محلہ احمدیہ حلقہ دار الفضل ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20رجولائی 2019 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار-/7696 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ناصر احمد بٹ　　العبد: سلطان احمد　　گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 9790: مَیں T.K Nazar ولد مکرم ٹی. کے. جسن صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ مزدوری عمر 61 سال پیدائشی احمدی، ساکن احمدیہ منزل (کلکولم) ڈاکخانہ کاراپورم صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1راپریل 2019 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زمین 1.51 سینٹ جس میں ربڑ کے پیڑ ہیں قیمت 30 لاکھ روپئے، زمین 25 سینٹ جس میں ربڑ کا باغ ہے مع گھر قیمت 25 لاکھ روپئے۔ میرا گزارہ آمد از مزدوری ماہوار-/6000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ٹی. کے. امیر علی　　العبد: T.K Nazar　　گواہ: ٹی. ایم. عبد الجلیل

مسل نمبر 9791: مَیں لعل بھانو زوجہ مکرم شاہجہان علی صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 38 سال تاریخ بیعت 2000، ساکن تاپاجولی پاتھر ڈاکخانہ بالوکوری ضلع برپیٹا صوبہ آسام، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 14رجون 2019 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی کان کی بالی 8 آنہ 22 کیریٹ، حق مہر-/21,000 روپئے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار-/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ناصر الدین　　الامۃ: لعل بھانو　　گواہ: شاہجہان علی

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

اپنے عملی نمونوں سے اپنے ماحول کو اسلام کی خوبیوں کے بارے میں بتانا ہے

(اختتامی خطاب بر موقع جلسہ سالانہ بلجیم 2018)

طالب دُعا: ذیشان احمد ولد سردار احمد صاحب مرحوم اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ امروہہ (یو. پی)

TAHIRA ENTERPRISE
Manufacturer of Leather & Rexine Goods (Belts, Wallets, Ladies Bags,etc)
Prop. : Mashooque Alam, Kolkata (WEST BENGAL)
Mob : 9830464271, 967455863

برانچ
دانش منزل (قادیان)
دگل کالونی (خانپور، دہلی)

طالب دعا
آصف ندیم
جماعت احمدیہ دہلی

GSTIN: 07AFDPN2021G1ZY
Proprietor: Asif Nadeem

Mob: +919650911805
+919821115805
Email: info@easysteps.co.in

EasySteps®
Walk with Style!

Manufacturer & Supplier of All Type of Women's and Kid's Footwear
مستورات اور بچوں کے ہر قسم کے فٹ ویرز کے لیے رابطہ کریں
Address: Duggal Colony, Khanpur, New Delhi - 62
Address: Danish Manzil, Near Gurdwara, Qadian, Punjab

PHLOX
All for dreams

PHLOX EXIM(OPC) PRIVATE LIMITED
MARCHENT EXPORTER OF DERMA COSMETICS, COSMETICS, MEDICATED AND NUTRITIONAL PRODUCTS

OFFICE NO. B/205, SIGNATURE-II, BUSINESS PARK
SARKHEJ SANAND ROAD SARKHEJ CIRCLE
AHMEDABAD-382210, GUJARAT (INDIA)
Mob: +91 8335898045 Tel: +91 7966177405
E MAIL: PHLOXEXIM@GMAIL.COM
WEB: WWW.PHLOXEXIM.IN

ارشادِ نبوی ﷺ
خَیْرُ الزَّادِ التَّقْوٰی
(سب سے بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے)
طالب دعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگولین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش: 2237-0471, 2237-8468

Zaid Auto Repair
زید آٹو رِپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615

Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَسِّعْ مَكَانَكَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

Courtesy: Alladin Builders
e-mail:khalid@alladinbuilders.com

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL

a desired destination
for royal weddings & celebrations.
 # 2 - 14 -122 / 2 - B , Bushra Estate
HYDRABAD ROAD, YADGIR - 585201
Contact Number : 09440023007, 08473296444

Ahmad Travels Qadian

Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses
Contact : 9815665277
Propritor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

Prop. Mir Ahmed Ashfaq
Cell: 9701226686, 7702164917, 7702164912

A.S.
WEIGH BRIDGE
100 TONS ELECTRONIC TRAILER
WEIGH BRIDGE
NATIONAL HIGHWAY 44, KURNOOL ROAD, JEDCHARLA

طالب دعا:
شیخ حاتم علی
گاؤں اُتر حاجیپور، ڈائمنڈ ہاربر
ضلع ساؤتھ 24 پرگنہ
(مغربی بنگال)

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
'الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

Pro. B.S.Abdul Raheem
S.A. POULTRY HOUSE
Broiler Integration & Feeds
(Godrej Agrovet Ltd)

Office Address :
Cuttlery Building
Opp Pvt Bus Stand, Nellikatte, PUTTUR
Contact No : 9164441856, 9740221243

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian

کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

MBBS IN BANGLADESH

Why MBBS in Bangladesh?
• Secure Enviroment • Education at par with India • Food habits same as in India • Nearest to India, one can travel by road, by train & by air also • Good Faculty & Infrastructure

DEGREE RECOGNISED BY MCI/IMED/OTHER WORLD BODIES

The Admissions avaliable in following Medical Colleges
• Bangladesh Medical College Dhaka • Dhaka Community Medical College Dhaka • Dhaka National Medical College Dhaka • Holy Family Medical College Dhaka • Community Based Medical College Mymensingh • Monno Medical College Maniknagar • Uttara Adhynukh Medical College Dhaka • Tairunessa Medical College Dhaka • International Medical College Dhaka • TMSS Medical College Bogra • Green Life Medical College Dhaka • Popular Medical College Dhaka • Anwar Khan Modern Medical College Dhaka • Diabetic Medical College Faridpur • Ragaeb Rabeya Medical College Dhaka

Some of the Women's Medical Colleges are
• Addin Womens Medical College • Addin Sakina Medical College Jessore • Sylhet Womnes Medical College Sylhet • Z.H.Sikder Womens Medical College Dhaka • Uttara Womens Medical College Dhaka

Bilal Mir
Needs Education Kashmir
An ISO 9001:2008Certified consultancy
Qureshi Building Opposite Akhara Building Budshah chowk Srinagar-190001,Kashmir India
Mobile : +91 - 9419001671 & 9596580243

GRIP HOME
PROPERTY MANAGEMENT

طالب دعا
Mohammed Anwarullah
Managing Partner
+91-9980932695

#4, Delhi Naranappa Street
R.S. Palya, Kammanahalli
Main Road, Bangalore - 560033
E-Mail : anwar@griphome.com
www.griphome.com

Valiyuddin
+ 91 99000 77866

FAWWAZ OUD & PERFUMES
No. 44, Castle Street, Ashoknagar,
Opp. Hotel Empire, Bengaluru - 560 025.
+91 80 41241414
valiyuddin@fawwazperfumes.com
www.fawwazperfumes.com

FAWWAZ

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’ادعیہ ماثورہ اور دوسری دعائیں خدا تعالیٰ سے بہت مانگے اور بہت توبہ واستغفار کرے اور بار بار اپنی کمزوری کا اظہار کرے تا کہ تزکیہ نفس ہو جاوے اور خدا تعالیٰ سے سچا تعلق ہو جاوے اور اسی کی محبت میں محو ہو جاوے۔‘‘

(ملفوظات جلد 9 صفحہ 451)

طالب دُعا: افراد خاندان محترم ڈاکٹر خورشید احمد صاحب مرحوم جماعت احمدیہ ارول (بہار)

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.

Love For All, Hatred For None

AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143

JMB

Love for All Hatred for None

99493-56387
99491-46660
Prop:Muhammad Saleem

MASROOR HOTEL

TEA,TIFFIN,MEALS,CHICKEN-BIRYANI,FAST-FOOD AVAILABLE HERE

Near Naidu Petrol Pump, Khammam Rd. Warangal (Telengana)

طالب دعا: محمد سلیم (جماعت احمدیہ ورنگل، تلنگانہ)

MARIYAM ENTERPRISES
SECURITY WITH COMFORT
Baseer Ahmed
9505305382, 9100329673
email: baseernafe.ahmed@gmail.com

CCTV SOLUTIONS

DVR • NETWORK VIDEO RECORDER • ATTENDANCE MACHINE
ELECTRONIC SECURITY LOCKS • VIDEO DOOR PHONES • HD CCTV CAMERAS

طالب دعا:
بصیر احمد
جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ
(ضلع محبوب نگر)
تلنگانہ

NISHA LEATHER

Specialist in :
Leather Belts, Ladies & Gents Bag
Jackets, Wallets, etc
WHOLE SALE & RETAILER
19-A, Jawaharlal Nehru Road, Kolkatta - 700087
(Beside Austin Car Showroom)
Contact No : 2249-7133

طالب دعا: مجیب عالم، جماعت احمدیہ کلکتہ (بنگال)

وَسِّعْ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

G.M. BUILDERS & DEVELOPERS
RAICHURI CONSTRUCTION
SINCE 1985
OFFICE:
PLOT NO.6 DURGA SADAN TARUN BHARAT CO.OP
HSG. SOC, NEAR CIGARETTE FACTORY,
CHAKALA, ANDHERI (EAST), MUMBAI-400069
TEL 28258310, MOB. 09987652552
E-MAIL: RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM

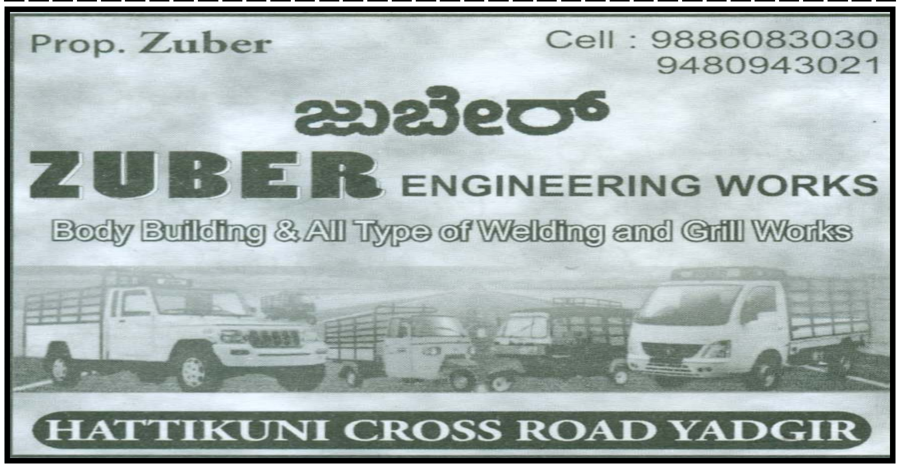

طالب دعا:
شیخ سلطان احمد
ایسٹ گوداوری
(آندھرا پردیس)

99633 83271
Pro. SK.Sultan
97014 62176
Oxygen Nursery
All kind of Plants are Available.
Rajahmundry
Kadiyapu lanka, E.G.dist.
Andhra Pradesh 533126.
#email. oxygennursery786@gmail.com
Love for All...Hatred for None

INDIAN ROLLING SHUTTERS
WHOLESALE DEALER
SUPPLIERS OF ALL SPARES PARTS OF ROLLING SHUTTERS
Specialist in : GEAR & REMOTE SHUTTERS

Prop : HAMEED AHMAD GHOURI
Add : Beside Andhra Bank, Balapur X Road, Hyderabad (T.S)
Mobile : 09849297718

New Lords Shoe Co.
Mob.8978952048
Malakpet Opp.Vani College, Hyderabad (Telangana)

action Bata Paragon VKC pride

طالب دعا: عطیہ پروین، فرزند، نوید عالم، مبارک احمد، محمود احمد اینڈ فیملی وافراد خاندان جماعت احمدیہ حیدر آباد

EHSAN
DISH SERVICE CENTER
Opp. Four Storey Civil Lines Qadian
All types of Dish & Mobile Recharge
(MTA کا خاص انتظام ہے)
Mobile : 9915957664, 9530536272

طالب دعا:
اقبال احمد ضمیر
فلک نما، حیدر آباد
(تلنگانہ)

KONARK Nursery Hyderabad

MUZAMMIL AHMED
Mobile: +91 99483 70069
konarknursery@gmail.com
www.facebook.com/konarknursery
www.konarknursery.com
Plants for Seasons & Reasons...
Cactus . Seculents . Seeds
Landscaping – Rental Plants – Exports – Imports

SUIT SPECIALIST
Proprietor
SYED ZAKI AHMAD
Bandra, Mumbai
Mobile : 09867806905

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

ارشاد باری تعالیٰ

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَذَرُوۡا مَا بَقِیَ مِنَ الرِّبٰوا اِنۡ کُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِیۡنَ (البقرہ:279)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ سے ڈرو اور چھوڑ دو جو سود میں سے باقی رہ گیا ہے، اگر تم (فی الواقعہ) مومن ہو

DAR FRUIT CO. KULGAM
B.O AHMED FRUITS
Prop. Masood Ah Dar Asnoor (Kashmir)
Contact: 9622584733, 7006066375 (Saqib)

ارشاد باری تعالیٰ

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِذَا تَدَایَنۡتُمۡ بِدَیۡنٍ اِلٰۤی اَجَلٍ مُّسَمًّی فَاکۡتُبُوۡهُ (البقرہ:283)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! جب تم ایک معین مدت تک کیلئے قرض کا لین دین کرو تو اسے لکھ لیا کرو

Prop. AFFZAL SYED
Cell: +91-7207059581
+91-9100415876
MWM
METAL & WOOD MASTERS
Office & Stores : Md Lines Toli Chowki (Hyderabad-500008) T.S
e.mail : swi789@rediffmail.com

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

جو شخص صدق نیت سے شہادت کی تمنا کرے اللہ تعالیٰ اُسے
شہداء کے زُمرہ میں شامل کرے گا خواہ اس کی وفات بستر پر ہی کیوں نہ ہو
(صحیح مسلم، کتاب الامارۃ)

طالب دعا: افراد خاندان و فیملی مکرم ایڈووکیٹ آفتاب احمد تیاپوری مرحوم، حیدرآباد

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

کھڑے ہو کر نماز پڑھو اور اگر کھڑے ہو کر ممکن نہ ہو تو
بیٹھ کر اور اگر بیٹھ کر بھی ممکن نہ ہو تو پہلو کے بل لیٹ کر ہی سہی
(صحیح بخاری، کتاب الجمعۃ)

طالب دعا: افراد خاندان مکرم جے وسیم احمد صاحب مرحوم (چنتہ کنٹہ)

کلامُ الامام

سچی توبہ کرو اور خدا تعالیٰ کو سچائی اور وفاداری سے راضی کرو

(ماخوذ از ملفوظات، جلد 3، صفحہ 191)

طالب دعا: مصدق احمد، نائب امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

کلامُ الامام

حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کی بھرپور کوشش کرو

(ماخوذ از ملفوظات، جلد 1، صفحہ 265)

طالب دعا: قدسیہ عالم بنت مکرم نور عالم، جماعت احمدیہ جے گاؤں، بنگال

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

قرآن کو بکثرت پڑھو اور اپنے عملوں کو اس کے مطابق ڈھال کر
عملی سچائی کے ذریعہ اسلام کی خوبیاں دنیا پر ظاہر کرو
(ماخوذ از ملفوظات، جلد 3، صفحہ 155)

طالب دُعا: تنویر احمد بانی (زعیم انصار اللہ جماعت احمدیہ کلکتہ) بنگال

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

قرآن کریم کی تعلیم پر عمل کر کے ہی
تقویٰ پیدا ہو سکتا ہے اور عملی خوبیاں پیدا ہو سکتی ہیں
(ماخوذ از ملفوظات، جلد 1، صفحہ 265)

طالب دُعا: قریشی مظفر احمد، جماعت احمدیہ خانپورہ (چیک) جموں کشمیر

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

خلافت کا نظام بھی اللہ تعالیٰ اور
اس کے رسول کے احکامات اور نظام کا ایک حصہ ہے
(فرمودہ خطبہ جمعہ 24 مئی 2019)

طالب دعا: شیخ صادق علی اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ تالبرکوٹ (اڈیشہ)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

خلافت کی باتوں پر عمل کرنا بھی تمہارے لیے ضروری ہے کہ
یہ اللہ تعالیٰ کے حکموں میں سے ایک حکم ہے
(فرمودہ خطبہ جمعہ 24 مئی 2019)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین ننگل باغبانہ، قادیان

10 Years Quality Service 2003-2013
Study Abroad
سٹڈی ابراڈ
All Services free of Cost
Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.
About Us
Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years
Achievements
• NAFSA Member Association , USA.

• Certified Agent of the British High Commission
• Trusted Partner of Ireland High Commission
• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.

Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh.
Phone : +91 40 49108888.

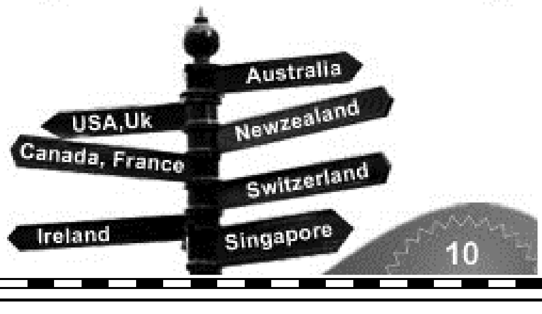

Study Abroad
10 Offices Across India
بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں
CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57
ہفت روزہ بدر قادیان
Weekly **BADAR** Qadian
Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516
Postal Reg. No. GDP/001/2019-20 Vol. 68 Thursday 5 - September - 2019 Issue. 36

MANAGER
NAWAB AHMAD
Tel. : +91 1872 224757
Mobile : +91 94170 20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.700/- (Per Issue : Rs.11/-) By Air : 50 Pounds or 80 US Dollars - 60 Euro (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

آنحضرت ﷺ کے عظیم المرتبت بدری صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اوصاف حمیدہ کا ایمان افروز تذکرہ

مکرم طاہر عارف صاحب مرحوم سابق صدر فضل عمر فاؤنڈیشن کی خدمات کا تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 30 ؍اگست 2019 بمقام مسجد بیت الفتوح (مورڈن) برطانیہ

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بدری صحابہ کے ذکر میں جن صحابی کا آج پہلے میں ذکر کروں گا ان کا نام ہے حضرت عتبہ بن مسعود ھذ لّی۔ حضرت عبداللہ بن مسعود آپ کے حقیقی بھائی تھے۔ آپ مکہ میں ابتدائی اسلام لانے والوں میں سے تھے۔ حبشہ کی طرف دوسری مرتبہ ہجرت کرنیوالوں میں آپ شامل تھے۔ حضرت عتبہ بن مسعود اصحاب صفہ میں سے تھے۔ اصحاب صفہ کے بارے میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے رضی اللہ عنہ لکھتے ہیں کہ: مسجد کے ایک گوشے میں ایک چھت دار چبوترہ بنایا گیا تھا جسے صفہ کہتے تھے۔ یہ ان غریب مہاجرین کیلئے تھا جو بے گھر بار تھے۔ یہ لوگ یہیں رہتے تھے اور اصحاب الصفہ کہلاتے تھے۔ انکا کام گویا دن رات آنحضرت ﷺ کی صحبت میں رہنا، عبادت کرنا اور قرآن شریف کی تلاوت کرنا تھا۔ ان لوگوں کا کوئی مستقل ذریعہ معاش نہ تھا۔ آنحضرت ﷺ خود ان کی خبر گیری فرماتے تھے، بعض اوقات آپ خود فاقہ کرتے تھے اور جو کچھ گھر میں ہوتا تھا وہ اصحاب الصفہ کو بھجوا دیتے تھے۔ انصار بھی ان کی مہمانی میں حتی المقدور مصروف رہتے تھے اور ان کیلئے کھجوروں کے خوشے لا لا کر مسجد میں لٹکا دیا کرتے تھے لیکن اسکے باوجود ان کی حالت تنگ رہتی تھی اور بسا اوقات فاقہ تک نوبت پہنچ جاتی تھی اور یہ حالت کئی سال تک جاری رہی حتی کہ کچھ تو مدینہ کی آبادی کی وسعت کے نتیجہ میں ان لوگوں کیلئے کام نکل آیا اور کچھ قومی بیت المال سے ان کی امداد کی صورت پیدا ہوگئی۔

یہ لوگ دن کو بارگاہ نبوت میں حاضر رہتے اور حدیثیں سنتے۔ ان میں سے کسی کے پاس چادر اور تہہ بند دونوں چیزیں کبھی ایک ساتھ جمع نہ ہوسکیں۔ چادر کو گلے سے اس طرح باندھ لیتے تھے کہ رانوں تک لٹک آتی تھی۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہی بزرگوں میں سے تھے۔ انکا بیان ہے کہ میں نے اہل صفہ میں سے ستّر اشخاص کو دیکھا کہ ان کے کپڑے انکی رانوں تک بھی نہیں پہنچتے تھے۔ آنحضرت ﷺ کے پاس کہیں سے صدقہ آتا تو آپؐ ان کے پاس بھیج دیتے اور جب دعوت کا کھانا آتا تو ان کو بلا لیتے اور ان کے ساتھ بیٹھ کر کھاتے۔ اکثر ایسا ہوتا کہ راتوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کو مہاجرین وانصار پر تقسیم کر دیتے یعنی اپنے مقدور کے موافق ہر شخص ایک ایک دو دو کو اپنے ساتھ لے جائے اور رات کو ان کو کھانا کھلائے۔

حضرت سعد بن عبادہ ایک صحابی تھے جو نہایت فیاض اور دولت مند تھے وہ کبھی کبھی اسّی اسّی مہمانوں کو اپنے ساتھ لے جایا کرتے تھے۔ اہل صفہ کی تعداد مختلف وقتوں میں مختلف رہی تھی۔ کم سے کم بارہ اور زیادہ سے زیادہ چھ سو بتائی گئی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے ساتھ نہایت اُنس تھا ان کے ساتھ مسجد میں بیٹھتے ان کے ساتھ کھانا کھاتے اور لوگوں کو ان کی تعظیم وتکریم پر آمادہ کرتے۔ ایک بار اہل صفہ کی ایک جماعت نے بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں شکایت کی کہ کھجوروں نے ہمارے پیٹ کو جلا دیا ہے یعنی صرف کھجوریں ہی کھانے کو ملتی ہیں اور کچھ ملتا نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگ کہتے ہو کہ ہمارے پیٹوں کو کھجوروں نے جلا دیا ہے۔ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ کھجور ہی اہل مدینہ کی غذا ہے۔ لوگ اسی کے ذریعہ سے ہماری مدد بھی کرتے ہیں اور ہم بھی انہی کے ذریعہ سے تمہاری مدد کرتے ہیں۔ پھر آپ نے فرمایا کہ خدا کی قسم ایک یا دو مہینے سے اللہ کے رسول کے گھر میں دھواں نہیں اٹھا ہے۔ یعنی میں نے بھی صرف پانی اور کھجور پر بسر اوقات کی ہے اور میرے گھر والوں نے بھی۔ بہرحال یہ اصحاب کامل وفا کے ساتھ وہیں بیٹھے رہتے تھے۔ جب یہ پڑھ لکھ گئے تو پھر یہ قاری بھی کہلانے لگ گئے اور پھر دوسروں کو تعلیم دینے کیلئے بھی انکو بھیجا جاتا تھا۔ بعد میں انہی اصحاب میں سے بہت سے بڑے بڑے عہدوں پر بھی فائز ہوئے۔

حضرت عتبہ بن مسعود کی حضرت عمر بن خطاب کے دور خلافت میں 23 ہجری میں مدینہ میں وفات ہوئی اور حضرت عمر نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ جب حضرت عتبہ بن مسعود کا انتقال ہوا تو آپ کے بھائی حضرت عبداللہ بن مسعود کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ بعض لوگوں نے آپ سے کہا کہ کیا آپ روتے ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ یہ میرے بھائی تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں میرے ساتھی تھے اور حضرت عمر بن خطاب کے علاوہ سب لوگوں سے زیادہ مجھ کو محبوب تھے۔

حضور انور نے فرمایا: اگلے صحابی حضرت عبادۃ بن صامت انصاری ہیں۔ بیعت عقبہ اولیٰ اور ثانیہ میں یہ شریک تھے۔ انصار کے قبیلہ خزرج کے خاندان بنوعوف بن خزرج کے سردار تھے۔ حضرت عبادۃ غزوہ بدر احد خندق اور تمام غزوات میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ شریک تھے۔ حضرت عبادۃ 34 ہجری میں رملہ فلسطین میں فوت ہوئے۔ وفات کے وقت ان کی عمر 72 سال تھی ان کا قد لمبا جسم فربہ اور بہت خوبصورت تھا۔ حضرت عبادۃ بن صامت کی روایات کی تعداد 181 تک پہنچتی ہے۔ عقبہ کی رات یہ بھی سرداروں میں سے ایک سردار تھے۔ ایک دفعہ نبی کریم ﷺ نے حضرت عبادۃ کو بعض صدقات کا عامل بنایا اور انہیں نصیحت فرمائی کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا اور صدقات کی صحیح تقسیم اور ان کی حفاظت کا حق ادا کرنا۔ اس پر عبادہ بن صامت نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر مجھے عامل نہ بنائیں تو اچھا ہے۔ نبی کریم ﷺ کے زمانے میں انصار میں سے پانچ آدمیوں نے قرآن کو جمع کیا تھا اُن کے نام یہ ہیں: حضرت معاذ بن جبل، حضرت عبادۃ بن صامت، حضرت ابی بن کعب، حضرت ابو ایوب انصاری اور حضرت ابودرداء۔

حضرت یزید بن سفیان نے فتح شام کے بعد حضرت عمر کو لکھا کہ اہل شام کو ایسے معلم کی ضرورت ہے جو انہیں قرآن سکھائے اور دین کی سمجھ بوجھ دے تو حضرت عمر نے حضرت معاذ، حضرت عبادۃ اور حضرت ابودرداء کو بھیجا۔ حضرت عبادۃ نے جا کر فلسطین میں قیام کیا۔ جنادۃ سے مروی ہے کہ میں جب حضرت عبادۃ کے پاس حاضر ہوا تو میں نے انہیں اس حالت میں پایا کہ انہیں اللہ کے دین کی خوب سمجھ تھی۔ جب مسلمانوں نے ملک شام کو فتح کیا تو حضرت عمر نے حضرت عبادۃ اور ان کے ساتھی حضرت معاذ بن جبل اور حضرت ابودرداء کو شام بھجوایا تا کہ وہاں لوگوں کو قرآن کریم کی تعلیم دیں اور ان کو دین سکھائیں۔ حضرت عبادۃ فلسطین چلے گئے وہاں امیر معاویہ نے ایک معاملہ میں مخالفت کی جسکو حضرت عبادۃ ناپسند کرتے تھے۔ امیر معاویہ نے اس پر سخت کلامی کی تو حضرت عبادۃ نے کہا کہ میں ہرگز آپ کے ساتھ ایک سرزمین میں نہ رہوں گا پھر وہ مدینہ چلے گئے حضرت عمر نے پوچھا کہ تمہیں کیا چیز ادھر لے آئی ہے۔ حضرت عبادۃ نے حضرت عمر کو ساری بات بتائی۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ تم اپنی جگہ واپس چلے جاؤ۔ اللہ ایسی زمین کو خراب کردے گا جس میں تم یا تمہارے جیسا کوئی اور نہ ہوا۔ اس لئے تمہارا واپس جانا ضروری ہے اور امیر معاویہ کو بھی یہ فرمان لکھ کر بھیجا کہ تمہیں حضرت عبادۃ پر کوئی اختیار نہیں ہے۔ حضور انور نے فرمایا: بہرحال حضرت عبادۃ کے متعلق اور بھی روایتیں ہیں جو انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ خطبہ میں بیان ہوں گی۔

حضور انور نے فرمایا: اب میں ایک مرحوم کا ذکر کرنا چاہتا ہوں جن کا میں جنازہ حاضر پڑھاؤں گا، وہ ہیں مکرم طاہر عارف صاحب جو 26 ؍اگست کو بڑی صبر آزما بیماری کے بعد یو.کے میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے تھے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ان کو کینسر کی تکلیف تھی اور بڑے صبر سے انہوں نے اس تکلیف کو برداشت کیا۔ پہلے یہ سرکاری افسر تھے اسکے بعد آجکل ان کو میں نے صدر فضل عمر فاؤنڈیشن بنایا تھا۔ مکرم طاہر عارف صاحب 13 ؍فروری 1952ء کو پیدا ہوئے۔ مکرم طاہر عارف صاحب کے والد مکرم چوہدری محمد یار عارف صاحب مبلغ سلسلہ تھے، آپ کو بطور مبلغ انگلستان خدمت کی توفیق ملی نائب امام مسجد لندن بھی رہے۔ چوٹی کے مناظر اور جید علماء میں شمار ہوتے تھے۔ طاہر عارف صاحب کی والدہ محترمہ عنایت ثریا بیگم تھیں اور ان کے دادا حضرت چوہدری غلام حسین بھٹی صاحب سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ طاہر عارف صاحب بڑے علمی اور ذوق رکھنے والے آدمی تھے اور بڑے کہنہ مشق ادیب اور شاعر بھی تھے۔ کئی کتابیں بھی انہوں نے تصنیف کی ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کوئی نہ کوئی کتاب ان کی ہمیشہ زیر مطالعہ رہتی تھی۔ باقاعدگی سے قرآن کریم کی تلاوت کرنے والے اس پر غور کرنے والے اور نماز تہجد ادا کرنے والے تھے۔ ہمیشہ جماعتی خدمات کیلئے حاضر رہے۔ بڑے نڈر انسان تھے۔ بہت وسیع مطالعہ تھا اور ذہن بھی بڑا اچھا تھا۔ خلافت احمدیہ کے لئے بڑی غیرت رکھنے والے تھے۔ ساری زندگی اس کوشش میں رہے کہ خلافت احمدیہ کے سلطان نصیر بنے رہیں۔ میرے کلاس فیلو تھے کالج کے زمانے سے میں ان کو جانتا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس وقت سے علم حاصل کرنے کا بڑا شوق تھا۔ جماعت کے خدام اور واقفین زندگی کیلئے خاص احترام اور پیار کے جذبات رکھتے تھے اور اس کے علاوہ احمدی دوستوں کی جائز مدد کیلئے ہروقت تیار رہتے تھے۔ فضل عمر فاؤنڈیشن میں ان کی خدمات کا سلسلہ 2014ء سے شروع ہوتا ہے اس وقت میں نے ان کو ڈائریکٹر فضل عمر فاؤنڈیشن مقرر کیا تھا پھر 2017ء میں چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب کی وفات کے بعد جو اس وقت صدر فضل عمر فاؤنڈیشن تھے، میں نے ان کو صدر فضل عمر فاؤنڈیشن مقرر کیا اور تا وفات یہ صدر فضل عمر فاؤنڈیشن رہے۔ ان کے پسماندگان میں ان کی اہلیہ انیسہ طاہر صاحبہ ہیں اور بیٹے اسفند یار عارف اور تین بیٹیاں ہیں طیبہ عارف اور عزیزہ اوج اور بنا طاہر عارف۔

انکی بیٹی طیبہ عارف طاہر صاحبہ لکھتی ہیں کہ ہمارے والد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے بے پناہ دنیوی ترقیات سے نوازا مگر آپ نے ہمیشہ احمدیت کے تشخص کو بڑی جرأت اور غیرت کے ساتھ برقرار رکھا۔ نہایت دیانتدار قابل اعتبار افسر تھے۔ دین کو ترجیح دینے والے اللہ پر توکل رکھنے والے ایک منکسر المزاج انسان تھے۔ آپ خدا اور اسکے رسول ﷺ کے عشق میں بھی محو تھے۔ ہماری امی کہتی ہیں کہ آپ کو ہمیشہ بہت انصاف پسند اور نرم مزاج پایا۔ بلاتفریق چھوٹے بڑے امیر غریب ہر کسی کے ساتھ عہدے سے مبرا ہو کر حسن سلوک سے پیش آتے۔ حضور انور نے فرمایا میں ان کو ذاتی طور پر جانتا ہوں یہ سب کچھ حقیقت ہے۔ واقعی یہ ایسے ہی تھے۔

مبارک صدیقی صاحب لکھتے ہیں کہ خلیفہ وقت سے انتہائی عقیدت اور اطاعت کا تعلق رکھنے والے تھے۔ بہت ہی اعلیٰ پائے کے شاعر اور ادیب تھے۔ میں نے ایک دفعہ ان سے کہا کوئی اپنا پسندیدہ شعر سنائیں۔ اس پر انہوں نے خلافت سے عقیدت کے متعلق اپنا یہ شعر سنایا:

آقا تیرا غلام تیرے پاس ہو کبھی
قدموں میں لوٹ جائے بدن گھاس ہو کبھی

حضور انور نے فرمایا: جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے مجھے ناظر اعلیٰ مقرر کیا تب سے ہی انہوں نے میرے ساتھ بڑا عزت اور احترام کا سلوک کرنا شروع کیا اور پھر خلافت کے بعد تو اخلاص و وفا میں بہت بڑھ گئے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے ان کے درجات بلند کرے اور ان کے بچوں کو بھی کامل وفا کے ساتھ جماعت اور خلافت سے وابستہ رکھے۔

......☆......☆......☆......

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad